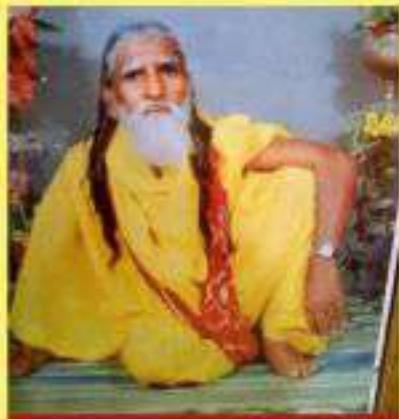
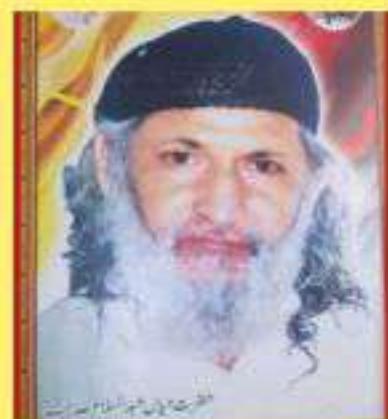


تھارون والشہ

۱۰۰



پاوارٹ حٹ وارٹ



حضرت سید

عبدالسلام

مرف میان بالکا ابو بکر

رحمۃ اللہ علیہ

فیضان نظر

حضرت خواجہ

سید منبر علی شاہ

وارثی چشتی اجمیری

رحمۃ اللہ علیہ

عرفان سلسلہ وارثیہ قادریہ

ایفت بنی کروپ

عرفان سلسلہ وارثیہ قادریہ کی ایک بہترین کاؤش
وارثی کتب اب پی ڈی ایفت میں آپ سب وارثیوں کے لیے۔
منجانب : رمیز احمد وارثی
جو لوگ سلسلہ کی کتب جو پی ڈی ایفت والی پڑھنا چاہتے ہیں
تو اس نمبر پر رابطہ کریں۔

923101157013

تعداد فوجیه

تحلیق

بید شاه ولی

کو احاطہ تحریر میں ضبط کر لینا یقیناً انسانی شرف کا اعلیٰ ترین نقطہ کمال ہے لیکن یہ ظاہر ہے کہ ایسی مجمع الصفات والکمالات ہستی کے تمامی محسن و محامد کی تشریح و تفصیل انسانی طاقت سے قطعی بعدی ہے، اس لئے میں نے اپنا مقصد صرف تعارف رکھا ہے۔ اور حضور والا کے واقع زندگی کو خود اپنے لئے پا عث حصول سعادت ابدی سمجھ کر صرف بتہ جستہ اور اجمالي طور پر پیمان کر دیا ہے، اسی کے ساتھ ہمیری ایک خرض خاص یہ بھی ہے کہ سلسلہ فضلائے و ارشیہ کے ان تمام گھر ملاں کے آبدار کو ایک رشته میں منسلک کر کے پیش کر دوں جن کے اصحابے گرامی میری امکانی کوششوں سے کے بعد مجھکو معلوم ہو سکے ہیں۔ یہ اس لئے کہ اکثر دشیت

گمراہ افراد طک نے بعد وصال حضور حالم پناہ مخفی اپنی دنیا
 طلبی کے لئے اپنے آپ کو فقیر وارثی کا مشہور کرو چنا ایک حرام
 چشمہ اختیار کر رکھا ہے، اور لوگ انکو احرام پوش سمجھ کر انکے
 حرام نزدیکیں گرفتار ہو جاتے ہیں اور طرح طرح کے دہوکے کھلتے
 ہیں، اسی فہم میں قید احرام پوشی اور بعض خصوصیات سلسلہ
 حوار شیعہ کی شرح بھی کردی ہے، تاکہ عوام اس معيار پر کھوئے
 اور کہرے کی جانش کیسکیں اور جھوٹے فقراء کے لیے مصنوعی
 فریب کا رکھو وہ کوئی ہو قعہ نہ لے کہ وہ اس سلسلہ عالمیہ کو
 پہنچاہ کر کیسی حضور کے ارشادات کو بھی جہاں تک فہرستی
 معاوم ہو ابا عثت ترمیٰں رسالہ تعارف ہے سمجھ کر درج کرتا ہوں
 یعنی ہے کہ ارباب حال و صاحبان مقام انکام طالعہ

کر کے کیف و چدائی اور سرور روحانی حاصل کرنے گے۔

موجودہ نظام استاذہ شریف کا ذکر بھی مناسب موقع
بچھ کر پیش کش ہے، ایسا ہے کہ خالی از قوائد نہ ہو گا، اسقدر
عرض کر دینا اور ضرور بھی سمجھتا ہوں کہ میرے مخالف چون
ہیں پھر یہ تختصر رسالہ مخنس سلسلہ و ارشیمکی خاطر تحریر کیا ہے
اسلئے میرے مخالف بھی ڈھنی ہو سکتے ہیں یا صرف اُن رشرعت
کو اجازت مطالعہ ہے جو اپنے پہلو میں حق شناس اور رہشار
محبت دل رکھتے ہیں، مجھے معلوم ہے کہ رسالہ نبہ اکی شدید
مخالفت کی وجہ کے لیے وہاں مخالفین کے دو طبقہ ہوں گے
پہلا طبقہ صرف عملائے ظاہر کا ذریعہ جو صوفیاءؒ غیر محققین
کا ہے ہیں ان دونوں کو اپنی اپنی جگہ مغذہ و روح جو ہوں اسلئے کہ

پہلے کرده کی نظر تو تھی ہے اور دوسرا کردار مجوب بابیں
 حالات نہ میں کسی کو برا کھ سکتا ہوں اور نہ کفر و زندگانی کے
 فتوؤں سے صریح ہو جانا میری سر شست ایک مستانہ
 طریق غاشمی درکار ہے۔ بیکھر جھوٹخیں جو ہی حل میں ہے
 اپنے طریق ذوق کے متعلق عرف استدرا اشارہ کر دینا
 کافی سمجھتا ہوں کہ یہ ایک بندہ عشق ہوں عشق میری
 ابتداء ہے، عشق ہی میری اتحاد، عشق کا کمال حسن ہے،
 حسن کی غایت عشق، تعیناتِ نفعی پر گز بگاہ نہو۔ تو وہی
 عشق ہے وہی حسن ہے
 فاشر میکو جیم واز گفتہ خود دلشادم
 بندہ عشق ہم واز ہر دو جہاں آنادم

آخریں ان حضرات کی خدمت میں جو رسالہ تعارف کو
 نظرِ محبت سے دیکھیں یہاں خلوہ و راستِ حقائق استعمال
 کرتا ہوں کہ وہ فقیر کے حق میں دعائے خیر فرمائ کر اور دعا بھی
 صرف نہ، سی و نو روز کہ این ادارہ کی طبقے بتاں آوارہ تریاوا
 فقیر کی طرف سے پہنچ قدر اس طبقے کی تندیز، قصر قبول
 کریں کہ یہی سرمایہ گدایاں عشقی ہے اور یہی ایکا حاصلِ حیات
 زر پشمہ آتیں بردار و گوہر راشماشان

فقیر

بیتل هر چال سریش ”اثاویہ“

جے ہنڈہ

نور

ناظرین امین پر اس نایہ ناز رسالہ تعالیٰ کو

کو خبائی لوئی شاہ محمود احمد صنادلی نجف

حسانہ علیاً دریں دلوہ شرف کیتی مرت برت

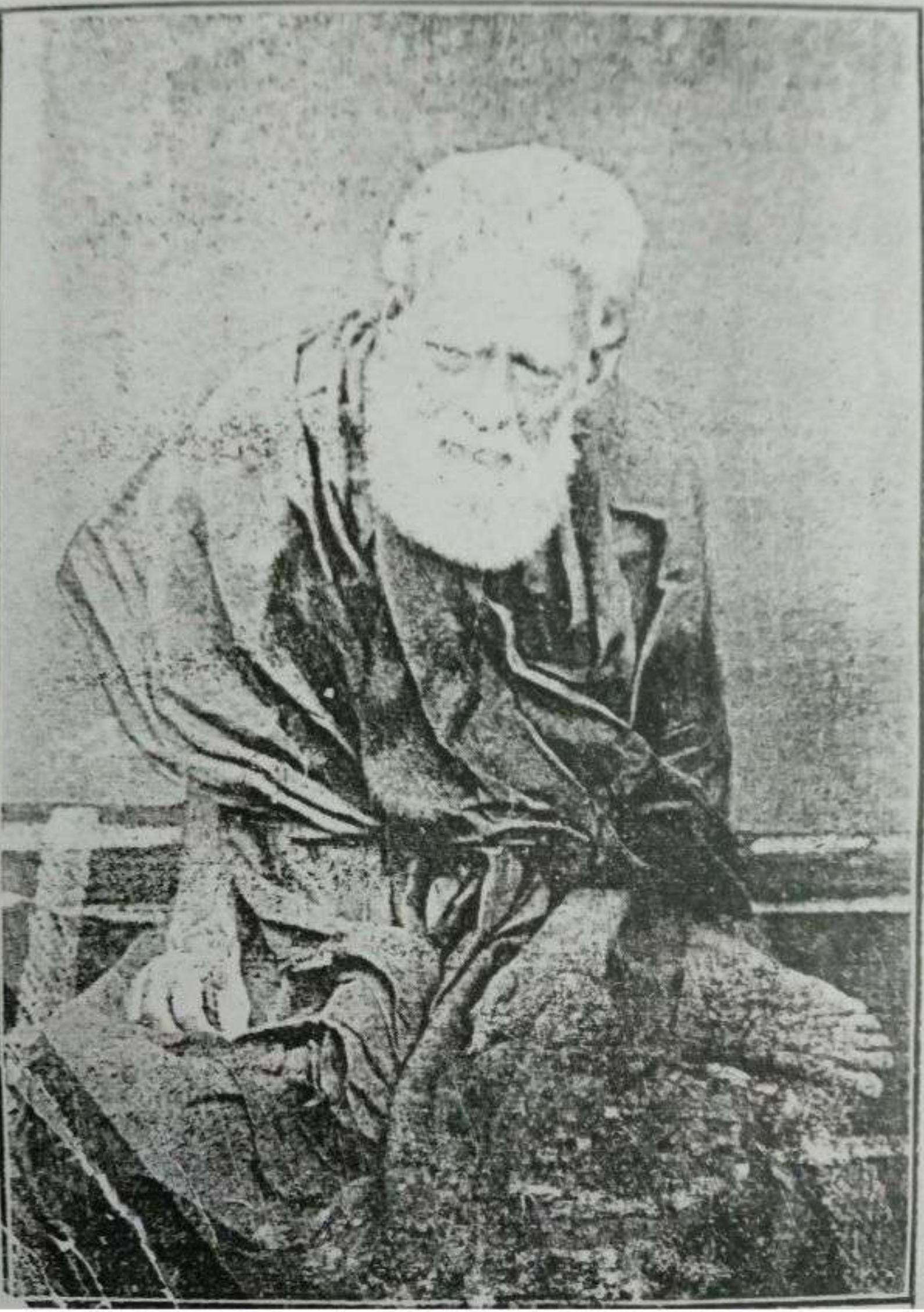
امن بخیال خصوصیت قلبی دل بخان و موالت

کندھی بہتیا پیش کر کے آزاد مندوں بولیت ہے

ہبیہ شتمان کا منظور نظر جو کے رجھ

اک نظر بندہ نواندی کی ادھر و دار

کنیلہ فیر سیدم رنی ماوچت



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اے جمالت برتاؤ زد ح奩 نامی عالم است

لیک ہر کس حسب فہم خود کندہ قال و مقال

حدادی کل الکھل وجود مطلق کے لئے شایان

شان ہو جائے آتیزہ قدس پر ہر چین افکندر د کونا زش سجدہ ہے

لعت اُس نہیور کامل مجسم حقیقت مظہر اتمم دا کسر

صلی اللہ علیہ و آله و سلم کو سزاوار ہے جسکی شدائیں عُشن سے

تمام عالم شہود و نبیم خمیسجا انسیب کا گوشہ نگو شہ جگہ

رہا ہے ۰

تو بیانِ پاگی سر بسر نہ آپ و خاک اے نازمین
 والحمد لله جمال ہم پاگ کے تبر و حی فدا کے نامزین
 اللہ اللہ

ہستی عالم کیا ہے؟ عشق و محبت کی ایک تجلیٰ طیف،
 عشق و محبت کیا ہے؟ حُسْن ازل کا ایک انعکاس
 منظہرِ بُجھی کائنات کا ذرہ ذرہ حرکت میں ہے، حرکت ثبوت
 حیات بُجھی ہے اور حکم معنی حستی بُجھی صد
 مرادِ جو دل بھی خواہ النبیا دو طبق اعدتِ حجتیہ
 کہ دل پیشہ رہا پیشہ میں سارے میں وہ اگلے بین سیخود
 آہ و آنکھیں جو محبوب حقیقتِ احوال، حیث داد دل جو
 نا آشنا کے راز ہو خالقِ محسوسات کی ہر خضا اک کریت

حقیقی، ایک نقطہ جامعیت کے لئے بتاب و مصطلب ہے
 آہ عارفِ ردمی نے اسی موقع پر خوب فرمایا ہے کہ سہ
 بشرط از سب چوں حکایت میں کند
 دز جدہ انی ہاشم کایت میں کند
 آفتاب اپنی جگہ بیرون گئے ہے لیکن جب اسکی شعایعیں
 ایک حصہ سے نکلا ہجھرا کر جدہ اہوتی ہیں ان میں کی ہر لمحہ
 صدر ہاتھوں جوار تھاٹ مختلف الواس واصوات پیدا کر دیتی ہے
 جسکی زبان پر ایک اور صرف ایک ہی تغیرہ ہوتا ہے۔
 شور افگنندان بعضالمم خونکہ خود ضرور
 جلوہ کروان حسن را کمزی پیش کم پہنچوں

آن پری از دیده خود خوشترست بود
 لیکے میل دیدن حسن خودش منظور بود
 بہر حال یہی ایک حقیقت ہے جس نے اہل اور ائمکی کثرت
 نمائیوں کی آئینہ بردار ہے، وہ جو ہر کامل جو محل قدس میں
 ہر احساس و ادراک ہر تقید و تعین ظاہر و باطن سے پاک
 اور پاک تر تھا جب اپنی جلوہ نگاریوں کا اظہار خود چاہتا ہے
 تو یہیکے منہ نظر و منظاہر کا ایک طسم حیرت انداز خود سامنے
 آجائنا سہی اور عالم شہزاد کا ہر ذرہ فرمائے افی انا اللہ کا
 منتظر بن جاؤ ما سہی سے

پھر لی عمر قم می اشنا سے جہاں کروز خلوت
 آ در پیہ گمراشنا سے جہاں علیں جہاں شد

اے منیری آں یار کہ سپنہ نام و نشان بود
 از پرده بروں آمد دیانا نام و نشان شد
 چنانچہ بھی لور تحقیقت تھا جتنے پہلی مرتبہ حضرت آدم کی شبانی
 کو منور کیا اور سجدہ ملائک ٹھیک رایا
 لباس بوا پیشہ لوشیدہ سجدہ ملک گشتم
 پہلے سورجِ محمد حامد و مجموعہ بودستم
 پھر اسی طرح بھی حشمت یعقوب میں گھر بنا کیا کہیں تھاں لوسفی
 یعنی جبلود گرمی دکھانی، بھی طور پر جبلک موسیٰ کے ہو شد حاس
 اپنی رونما فی میں رئے بھی علیہ کی ہمندوالی کی تو مفرود اجسام کو بوج
 تازہ بخشی رفتہ رفتہ فاران کی چڑیوں کو جبلک تاہم احتمال نہ رکھی
 حضرت محمد اللہ کی قیامت کا ستارہ روشن کیا اور بھی بھی آمد

کی گودیں نہود ارہوا محمد مشکل عرب آمد و مسحی نگریں رب
آمد نہ صرف نہود ارہوا بلکہ فوق برائیت دار شاد سے اسی فتنا
عاليٰ تاب نے وہ جلوہ پار می کی کہ بیک وقت پر درہ
خاکی دادی ایمیں سے چشمکش زندگی کرنے لگا۔

اے صحیح سعادت رجہیں تو ہویدا

ای حسن چپرست تبارکہ تعالیٰ

یعنی صدیق سے صداقت کے حشیبے جاری می کی کرت
فاروق میں نصرت فتح کے جلوے وکھائے، بصیرت عثمان
میں اگر چاہیت قرآن مجید کا سحر سرد اپانہ برا اسلام اشیاء تالیب
حضرت مولیٰ الکحل سیدنا علیؑ این اپنی طالب کر مل العجمی
کو اپنا محل اطمینان قرانہ دپاتو عالمگیر مشکل کشاوی کا پیر اٹھایا

اور بندے کی صورت میں خدائی کی شانیں و کھاتیں، نیبے عز و
جلال اپنے ای فخرانامی طلبی مرضی مشکل کر سکے تیرپیدا
سید الشہادت حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا میں جبلودنا
ہوا تو رضا و سلیمان کے دو نورانی دریا پہاڑ کے یعنی شہزادگی
لگاؤں قبا سرایہ نازش دارین سید کوئین حضرت امام جعیف
حضرت امام جعیف کی صورت میں سفر و شی و جان بازی
کے حیرت انگیز تماشے کھائی، انسکے بعد سید الشاحدین
سلطان الصابرین حضرت سیدنا امام زین العابدین علیہ السلام
کے پردے میں صہر و استھنال کے عذر کم المثال کیا زما۔ می

پیش کئے جائے

کسوست و یکریو پیش کچھ دیکر دیکر دیکر دیکر دیکر دیکر دیکر دیکر دیکر

اممہ کیا رقصوان الحدیث جمیعین کے احصاء نوری کو فراز کا
کھیل تو سارے بھان کے کو راضی اور تمہارا ہوں کو جادہ دہڑا
کا راہ پر پنايا۔ فخر البلاد بعد اد کی جانب نج کیا تو خضرت پیر
شیخ محب الدین حسین بن عبد القادر حلبیؒ کو تجلیاتِ غوثیت
والوار قطبیت کا مظہر انتھ پنايا۔

بن گیا بعندرادہی تبید مکمل کا طور
شان عبد حسین میں حبیب قادرؒ کی حلقہ کری
وین خپر کی صفا و منت چاہی تو خضرت خواجہ خواجہ سکان
قطب الملة عطا ہے رسول خواجہ معین الدین حسین بن شیخی
کے لباس میں ابھیر سے ظلت کہہ ہند کو لوٹ کفر سے
پاک کیا۔

پا و حذیتِ حق نکثرت خان چه بارک
صادِ جانے اگر گرد زنی رشته نیکیست

الغیر عزیز ای نور مقدس یاخو رسالت کل آجین بندی
کرنا ہوا پبلاد ایام است ولایت پختا کر نظام کو استحکام مخوب
بہ اسلام منظاہر دا امار دا ائمہ د صفاتیہ د مسیح و مسیح کرنا ہوا د بارہ
تیشنا پرستی نہ سموں پر کنشوں میں آغوش حضرت
محمد و محمد نبی پرست شاہ اشرف اب طیالب و مخدوم

لیلی ہنسیو دستمان پریا بن منقاد کو شرف اولین آپ بارکے د طبع چنے کے
لیلی ہو اونچی د بارک بستی د سو پیور کو سورج پر بعدہ عزیز شفیع د ہم شہاد بر جز بند لاد دم

د سائیہ تھے العذر علیہ نہ دیو د شریعت کو اپنارا جیدیہ پنکھت فرار د بارہ بارچو پشم

د زریعی اسکی د بدهہ تبرکاتیں گز دی دین

سید عز الدین میں نے مخدوم سید علام الدین آنجلی
 بزرگ رحمۃ اللہ علیہم احمدین کے تواریخ اعلیٰ طفت میں پورش
 پاک کرنے والے دوست کا نیجہ برداشت ہوا قصیدہ دلوہ شریعت
 میں مشرقی تحریکیات استاذیہ بنا۔ اور عرف تاجمیں حضرت ارشاد
 عالم نواز کے مبارکہ حکم کا مسمیٰ قرار دیا۔

رسید نامہ مخدوم از ملکہ منف

لئے سعی خواز کن لذت ہو شہو الیہی بنا
 ابھر ہو توہی ہو اچوچھہ بنا توہی بنا
 اقدھریل محمد مسٹریتھے توہی بنا

ملکہ و نات آنسو در کل پیشہ مخیر موجو جستہ ابرارہ و معال الاول شاہزادہ مرتد شریعت

بہ پیشہ منورہ درتہ بیانات ۲۶ سال۔

پیغمبر و صاحب رعلیٰ صرفی تو ہی بنا اُن شکلیں ننگر کے خود منکرا کشا تو ہی بنا
 خانق و مخلوق کا تو نبی پیغمبر خود بیاس آپا پسے دیکھئے کو آیہ نا تو ہی بنا
 کروں تھا تو تھا کہ جو حاکم موالیں شہید سخنست شیخ شاہ کر بلائے تو ہی بنا
 ظاہر و شاکر کر فتح شاہ ربلائے تو ہی بنا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و لادت با سعادت بر و زخمی ۳۴ از رب پا در غانہ کعبہ و شہادت بر و زد
 دو شنبہ و نندہ ۲۷ رامادن مصیان شہادت صریف و نہ کنات اشرف -

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہادت یافہ مرتضیٰ پیر اپنے
 دیوبندیان کر بلائے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو شنبہ ۲۷ رامادن مصیان شہادت ۲۷ محرم
 و پرداشت مگر از محرم کے صنایع و پرواہ نالہیں کے ۲۷ رجیسٹر شہادت
 مزار مقدس ذی جنتہ الباقع است -

فاسکم حمزه بھی اور سید رضا توہی بنا
اور محمد علی خاچب چباتوہی بنا

با قدر و چھر نام موسی کا نام موسی
حضرت پیدا گرد تجدی بھی اور شفیعی

وفات بر ذی الحجه

تاریخ وفات ۱۲ صفر الی بیان ۵۰ در چہبہ گویندہ مرقد جنت زادت
تاریخ وفات ۶۰ در چہبہ بیان ۴۳ رجب سالہ ۱۰ گویندہ صراحت
شیخ در بعد او است -

تاریخ وفات ۹ مرداد مصہان و بیان ۷ رجب و زیارتی میپفرمایند
تاریخ وفات ۱۰ و زد و شنبہ ۳۰ رجب المربی مرقد شریعت نزد نیشاپور
وفات بر ذر شنبہ از شوال مرقد شریعت منکر پنجاب -

وفات ۱۳ رجب مرقد شریعت نیشاپور -

بُونغوبنگ اور سید علی عسکری | اپھر ابوالثَّمَامَہ بْنَ اَبِی الْقَاتِلِ وَہی بنا
تو ہی بُنگر سید السادات مخدوم جہاں | سید مکرم شریف میر و سرا تو ہی بنا
ایشرف بُنگر خود رکھا ائی طالع | شاہ عز الدین بیگ اپھر خسرو تو ہی بنا

۳۰ دفاتر اردی قعده تاریخ چهار شنبہ مرقد شریف در نیشاپور
۳۱ دفاتر بر وزیر یکشنبہ ۲۲ ربکرم مرقد در نیشاپور است۔

۳۲ و نات ۶ ربیع الاول ایشرف مرقد در نیشاپور

۳۳ شہزادت ۹ ربیع المدھن ایشرف مرقد در دہلو۔

۳۴ ارشعبان ۱۸۷۶ھ دفاتر تہود مرقد رسول پور غلط
بادھ بُنگر۔

۳۵ - ۱۶ ارذی الحجہ ۱۸۷۶ھ دفاتر نہود نعمود۔

حشر سید شه محدث و حمله اذلیل بزرگ است این ریبود و بعد از احمد او هی بنا
گه بنا سید عصر که شاهزادن العابد است گه عمر نور افخار او بیان نوی بنا

سلیمان وفات حارشوال شاهزاده هرقد شریف در موافق رسول پور زاده
که شور چنین یاد می کنند آنچه بدهیم می تواند حضرت خواجه فیض الدین هنایه جرج و دلیل
ادستاد آن شیخ ابوالبرکات و مشیخ بزرگی که همه یا خواجہ خضر علیهم السلام اینجا داشته
خواجه مسعود و فیض الدین اجازت داد گه محدث و حمله اذلیل بزرگ
اولاد من هست تعلیم و تحریر کلم معاونند - سیمیا - گیمیا - یرمیا - اخخاریا
سلیمان وفات حارشوال شاهزاده هرقد در رسول پور است.

سلیمان وفات حارشوال شاهزاده هرقد در رسول پور است.

سلیمان - و زیارتیم که بعد از مریده همچو داده

سلیمان وفات حارشوال شاهزاده هرقد در رسول پور -

سید احمد تحریف میران صفانو ہی بنا
او سلامت باگی شمع ہدا تو ہی بنا۔

پیر عبد الامان سلطان میں تکمیل نہ از
خان اکا تم حضرت شاہ شکر اشرف ولی

لیکه آنچنان پا از رسول پورگشتور د رفته بجهه دیوا شتر چیزه آشرا پیها کاره

پر کنایت مالا پہاڑ پر ملائے۔

کے۔ وہیں تبتا پہنچا ۲۴ رہساہ میمع الادل آئندھیں

هزار در دیو اشتریف بکامیکے نہ کوئے

۳۳۰ - دوست پنجه ای رساند ذکی الحجه احمد بن حنبل

مزار دیوان اشرف بچلے مذکورہ۔

۳۵ - دنات هار ماه خواں امکرم (ع) محدث

مزاہ دیو امیریت بچالے ملک کو رہ۔

بنگے حضرت سید قرآن علی شاہزاد من
خسر و اشکم میلیم در فنا تو بی ہنا
و درست ای شہزادی بکریہا وارثت خلی
بیسے وارثت وارثت آن جبار و بی ہنا

فروپھا یہمار خود کر پھنا اپنا طبیب
در دنگر در د بی پدم کی وی ما توسی بنا

۱۵ - آنچنانچہ در شهر پونهاد عالم عزی و فارسی و طہرہ حاصل کرد
جیگم لا چوا پہ شہرند کا در در صران میں ۱۲۰ھ وصل بحقیقت نہ

حرت شریعت پکوارتا ایسا پر لد شتم سو ضع سچہیہ

۱۶ - روز تپعہ و قعہ نہر نہ بکریہ امنڈ پکرم صفر ۲۳۳ھ
کو تجاپہ شکلمت میں ستو بھوت - اور دیو لا شریف میں ہزار پر

انوکھے قصیرہ بکھری عالم و عالمیان سمجھے ۔

جریج طبوع صبع کی خبر کا اعلان نہیں کئے تھے و خوشگوار جمیونکے
امتحن شرق کے تابناک آثار، اور اجرام فلکی کی تعریش ضمیمیں
بیشتر سے کر دیتی ہیں اس بطرح اس لازوال آفتاب قدس کی
نایاں ہونے کی اطلاع اکثر اکابرین وقت میں اور اقطاب نہ
کو دیکھا جکی تھی۔ اور حالمہ رواح سے حضرت اقدس کے رشحات

سلو۔ سراج العارفین سید السادات مولینا شاہ عبدالرزاق

ص صبغہ بالسوی رحم کا پیغمبر و مستند ارشاد ہے۔ کہ
میری پانچویں پشت میں ایک آفتاب طالع ہو گا جسکی
روشنی میں اپ دیکھتا ہوں، چنانچہ پانچویں پشت میں حضور
کے ظہور نے اس حقیقت کو بے ثواب کر دیا۔ اسی طرح حضرت
شیخ الشیوخ مولینا شاہ نجات اللہ عما حب رحم حضرت بیدنا

انوار و فتوحاتی بالہنگی کی بخشش کیا ہو رکھا تھا اسی فتحا۔ سے عالم پر تحریک
ہو چکی تھیں اپنی اطمینان قدر سمجھتے ہیں پیشہ تر ہیں عوام حاضر کا
ہر حصہ اس خفیہ بالطن بازٹر تبلیغیات و تھا طرز انوار سے نظر اور حکایت

بیانیہ نوٹ حصہ (۲۵) حاجی خاوم خان شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پڑپت
تھے اور حسنہ حرب کے دادا پیر دیوبندی شریعت کی طرفت پیشہ مبارک کے
کہو لکھ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ اُس آفتاب کی روشنی سے جیسا اپنے
عینہ کو بھرتا ہوا بتوہنہ فریب پر آمد ہوئا چھاہتا سیاہ۔

اسی ملحج کی پیشہ نگاری میان اکثر پیشہ تر کا بر عالم کشف و تعالیٰ کی زبان بدو
آجایا کرتا ہے جن میں کوئی ناطقی کا امکان نہیں ہو سکتا اس لئے کہ پیشہ تر
برادر است، عالم ارداح سے متصل ہوتے ہیں ایسا ف
رومی نے خوب فرمائے سو گفتہ او گفتہ الحمد بود ذکر چہ باطل قوم عجلۃ اللہ بود

لڑکا ایڈم کے مصائب

پرواؤ بخیر ایجھی سے بل اپل پچی ہوئی ہے
 بچتی ہیں ٹھنڈی ٹھنڈی اسرا کی بیانیا
 ایپدیں لے اڑی ہر سال نامہ دی
 شہنشہ نے اسکے پیغمبر نے کیلئے سمجھا دیا ہے
 جوڑ کو جنم اسی اموجوں نکی رفت پر جنم
 پہنچنے کے نوبہ کا آج قل ہے
 مچھلیں گئیں شہنشہ مندر میں ٹھنڈی ہے
 شندیل راستہ میں انجمن دکھار ہے ہیں

ہر چندیکھ ریس بیل آنیں ہوئی ہے
 بچتی ہو کی ہیں ہر سو انوار کی الہاتباں
 اتنا فصل گھل پر کے بل بلوں ہیں شادی
 جوں گھونٹے فرش بہنڑ کے ہو چکا ہے
 بڑھ جڑھ کے سایرے دریا کر رہے ہیں محمد
 ہے پیدا کرد وہیں اور اشتر جو کاغل ہے
 نہ مہب کی سماں کی اپنی اپدراہ ہو رہی ہے
 اجرام جوں خاہ میں چھٹا رہے ہیں

کے لٹاپ بہ کشاور و کہ نمودرو پاکے
 سرخا کیاں جھرنی سرخ شیاں بجا کے

وَسْبِحْنَاهُ لَنَّ اللَّهُ

قدرت کاملہ قانون ہے کہ جب خدا نت و مراہی کی
تا بیکیاں انتہا سے کال پیش جاتی ہیں تو یہاں کوئی دیباتے
رجست جوش میں آ کر جو ہمیں لینے لگتا ہے اور ایک سکر پر پیٹ
دار شاد عالم طہور میں آتی ہے جو از سر نو کم شدگان را و
حقیقت و نشر کا ان پیشہ سعفانت کی رہنمائی میں مصروف
ہو جاتا ہے مگریں اس کا مقصد طہور ہوتا ہے اور یہی اسکا
مقصد اسے فطری کر دے

ہر خطہ پہنچل آں ہست عیا پر آمد۔ گہ پیر و جوال شد
ہر دم بلباس دگران یار پر آمد۔ دل برو دنہاں شناخت

جتنا کہ میں بود کہ می آمد و میر نہست۔ اب قرآن کے دیدگی
 نامراقبت آن شکل عرب دار ہوا ملے۔ دارِ اجہان نہ
 چلئے اجپ اس محیمہ شندو پہاہت ملے پہاڑ خواستے پرم
 اظہار میں نزولِ اجہان فرمایا تو عالم کا ذرہ ذرہ صد
 پیغمبر اپنی ملائیت سے ڈھنکا ہوا تھا۔ تعمیر پہاہت
 پیوش بہ آواز اور حیثیت سے تیقینت میں سراپا چشم
 نہما تھما کہ سے

شروع پرستار اصم فردش آمد
 سرو گال الفر و شر آمد شمع شعاع پوشا آمد

یہت یہماراً مہماً خطر طرد که
 یہ کرید جنہاً ایش رفیعی کا مولیٰ نہت



سَلَامُ شَوَّقٍ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ بِنَفْدِ مُحَمَّدٍ وَ جَاهَةٍ

السلام کے اکابر قلم شانِ شہیدا
بجانِ جانِ شہید ارج روانِ شہیدا

السلام لکھنِ شہید پارچہ چیدار
جفاہرِ سایہ بھی پیغم و تپسیتی چیدار

احمد و فاطمہ زہرا کی نشانی تسلیم
اے میرے پیغمبرن پاکتے چالی تسلیم

شہید پور خدا آپکو لاکھوں مجرسوے
منظہر شان خدا آپکو لاکھوں مجرسوے

وارثتہ لٹھائی بسجدِ شام کھشک بھارہ شام کا سلام

ایک سچا بھائی پور کو اسی سعیت پیغام برخواہ کم کا سلام

عالم امکان میں قدم رکھتے ہی فطرت الہیہ نے وہ حناص
 تاریخ پر می پیش کیا جو دربار شہنشاہ دو عالم سید کلوں نین
 منہر کل حضرت محمد مصطفیٰ اصلی اللہ علیہ وسلم سے وراشا
 آپ کے لئے شخصی صوص ہو چکا تھا۔ ابتداء ہی سے بے شمار
 خواری اُنوار اور کام کا حیرت انگریز سسلہ نہ نوع ہو چکا تھا
 جو بھر انہر اپنے نکے چارہ کی ہے اور تماقیساً عم نہ کرائیں انسان اُن
 چاری و ساری رہیں گا۔ یقولیں کے!

اگر گہتی سر اسہر باد کیرد

پڑائی مقبلاں ہر گز نہ صیرد

آپ کے اصل اہم کے اہم کردار کیا چہ ہے یہی زیستیان تسلیف
 کیا ہے کیا تاریخ اسلام کو اس عالم و وجود میں ظہار جنمیں فرمایا

منور آپ ای روح طفیلی ہی طبق فرمادہ تھے اور ستن شریعت نہیں کال است
 متجاوزہ نہ ہوا تھا کہ حضرت کے والد بزرگوار حکیم حافظ اقبالی سید
 قربان علی شاہ صاحب قدس سرہ نے داعیِ اجل کو لپیک کیا
 اور اسکے تھوڑے عرصہ بعد ہری حضرت والدہ صاحبہ نبی جمی عالم جاوہ دالی
 کی راہی۔ والدہ ماجدہ کے حلستہ فرانکیے بعد حضور نبی آپی نے ادھی حربہ کے
 کنار شفعت میں پروردش پائی پانچویں سال اپنی بادشاہی کو توپی ساتوپی
 سال قرآن بیاک حفظ کر لیا۔ اسکو بعد علوم طلبہ لئی کوئی پبلقت تو تھیہ
 منع طمع نہ ہوئی اور ساتھ ہی سانحہ خلودم الہیہ درستہ فتح پاٹھیہ کے
 منازل و مدارج کی بھی کمیل اپنے برداری سی قبیلہ کو نہیں دکھل دیں
 قطب الاطاب حضرت سید تا عابد خادم علیہ السلام اور برسر سے فرمائے رہے
 تا انکے جبکہ عمر شریف گیارہ سال کی ہوئی تو آپ حسبی منور بیعت

ہوئے بعد خلعت خلافت سے بھی سفر از کئے گئے۔ ہر چند کم عاقہ میں
 میں بعض حضرات کو اس کسی نیک طارے خلافت پر کمپنے والے اختلاف
 بھی ہوا یا کبھی مشتبیہ آپ کو تحریر کر کی گئی۔ حضرت کے ہر وہ حضرت
 حاجی خاوندی شاہ حسین آپ کے دربار میں بالطفیلہ و راستہ اور
 فطری سے خوب و اٹھتے تھے۔ آپ نے مصلح ظاہری پر مطلق
 توجہ فرمائی۔ اور وہی کہا ہوا آپ کے مناسبت حال
 تھا۔ **ذالک فضل اللہ یعنی من بنی اسرائیل واللہ ذو ا**

لفضل الاعظیم

حصہ ۱۷) حاشیہ صفحہ (۲۴۸) آپ نے زانہ شہر خوار کیا ہیں ماہ رمضان اور محرم شریف
 ہی نکو والدہ صاحبہ کا دودہ نو شہریت کرایا اور جبکہ والدہ صاحبہ فضـ
 نہ فرمائی جو کہ والدہ صاحبہ کا دودہ کیا تو فرمائی اللہ زانہ فرمائی تھی

حضرت حاجی سید خاوند علی شاہ اشیعی اعلیٰ کے حجای پر
معظومت میں سور ہوئے ہی افیم ولاپت و محبت کی عنان
حکومت شود اچھے دستِ حق پر مستھنا میں سکھ کر کوئی
لمونا الہکی بجانا شروع کیا۔

بالا سکھ رشی زہوشمند می پیغامت سنارہ بلندی
ابھی عمر فخریت تیر چودہ سال ہی کی تھی کہ سلسلہ تعلیم
یقینت و ارشاد شروع ہو گیا تو رہ چوں تک نسبت مکمل ہے
غائب تھی اس لئے کسی خاصلی نہ ہبہ و ملت تک آپکا
پیضان ہدایت تحریر و نہ تھا، ہندو مسلم، عیسائی
و خود می ماڑ رشتہ تک کہ ہر رثی و نیب کے
لئے کوئی مخاطب دیا رہا اسکا سے ۱۱ کم ملکہ عاشقان جمال
لئے آپکے بارے وصال یہم احمد فخر ہے، غزال بارگ لکھنور ملکہ کو لئے بیس جمع خواہ خدا

دارالشیعہ میں محو و مستخرقی ہو اور شروع ہو گئے، حتیٰ قدر نہیں
یہ ہے کہ آپ مجتبیہ حمال الامیم تھے اس لئے عالم ہم کا یہ
حمل تھا کہ جس سے ایک نظر دیکھ دیا بیسا خدا پیکار آئے

آفاق پاکرو پیدا ہم دھرم سنتا ہی و روز بردہ اصم
بیمار خوبی دید ۱۰ ہم سکریں تھیں پر دیکھ دی

رسانی و محبت آپ کی حضرت فاطمی تھی، چھڑہ صبا کے سے
ہمیشہ ایک سرحدی عقیلیت و جلال انسکارر نہ کرتا تھا
یہ بھی ایک صحیح بات تھی کہ آپ کی نماہم عاد اٹھ و ختم اٹھ
یہماں ہے سندھ نہیں کے دریا اپنی تھے جس طرح کہ حضور
صَدِّيقُ الْكَوَافِرُ نہ کہہ لے سکتا ہے کہ سرحد کا نہ کہہ دے لے کہ حضور
یہجا کہ پھر ای عالم ہم راز نہ پھاڑ دیں تھوڑے سخت خفر ہے ملائکہ کو نہیں

تھے پیغمبرؐ کی حالت و کیفیت آپ پر بھی طامہ می رہتی
 تھی، اگر پر وزاری آپ کا ہم و قوت کا مشغل تھا، حکمران
 سیاہان کے ذریعہ آپ کے رازدار تھے اور آسمان کے
 بکریوں کا نئے ستارے آپ کے فتح ہے ہے شوق اور نصر ہے
 مصطفیٰ پاکی لذت گیر آپ نے پیغمبرؐ کی تحریک و تصریح کا عمل
 میں بھر فراہمی پہنچ کر کہ بحمدہ اللہ و تر اویحہ
 الودود اشتراک اندرونی جمیع آپ کی مسیحیت و منفرد طبیعت
 نے کوارانہ فرمایا جب شوق و یحودییتی اشیاء میں زیادہ
 لذت نے لکی تو اس شوق ہفتی یہ شہر نے کی جملت نہ دی
 اور نصر و بیکار کیتے ہوئے بیعت اللہ کی طرف پیادہ پاری
 ہو گئے۔

ہوش و خرد پھلی الفراق بینی کی بینیکوں میں حضرات کا خبر تھے ہے سفر جیا زندگی
قبل رو انگی حضور اقدس اپنے پیر و مرشد اعلیٰ حضرت
اعابجی سید نبادہم علیہ السلام حسما جمعیتہا قدر سرہ کے
وزیر مقدمہ سپر رخ حضرت وزیر اعظم حاصل کی پسکی غرض تھے
لکھنؤ کی شریعت لائے۔ اور وہاں سے آناؤ۔ کلا پیغمبر امام و
شیخ ایجاد۔ پیغمبر ایجاد۔ اگر وہ فتح پور پیغمبرگری ہو تو یہو تھے
بیان زمانہ عصر میں ایک پیغمبر کی تھی۔ پھر وہ پیغمبر تھے۔
یہ ظاہر ہے کہ شخصیروں والوں کے نظر از ج مقدمہ میں
استفاء اور شک لذات کا عمل تو اپنے ہماری سیکھ تھا چنانچہ
سفر بھی پا پیدا ہوا اور نظمی پیے سرو مہماں کے ساتھ مشرفوں
کیا اپنا پیغام بھجو وہ سال کی عمر سے چالیس سال کے سن فریض

تکہ ہر ہفتہ پر صرف ایک مرتبہ کہا نامناول فرماتے تھے
پھر ہر ہفتہ میں دوبار آخیر پر کچھ تو منع و نفاذ امانت
پر انتہ سالی کے باعث اور پھر حنفی امام کے اصرار شدید
کی وجہ سے مجبور ہو کر اوقات متناول طعام زیادہ فرمائی
خدا کا درن اپنے اسے لے کر آخر و قدر تک تولیں اور
انشوں سے زیادہ بھی نہیں رہا۔

پہچاس سال کی عمر تک گوشش۔ احمد پڑھلی پہاڑیہن
میں دیگر تکی طاری کی اللہ نے میں نہیں خواہا۔ اچھیہر لفظ
پہنچ کر خلیج جو شہزادہ پر کچھ چھٹا بھی نہیں کر دیا
آپ کی درخواست اپنے لئے دی دیں اس پر ایک شاعر کی نسبت
علاء میا کر دی۔ آخر اسی عالم فی وقی و شوقی میں طیوف
روشنیاں کیا اور اس کے بعد مختلف سطحیں میں شرکت

فرمائی۔ تو آپ کے نفوسِ قدر سب کے بر قبیل اثرات نے پیہا
 جسی اپنا رنگ دکھایا کہ مخفی خانہ سماعِ تمام شاگاہِ فرضی
 بسمل بنگیا۔ سکون ہونے کے بعد ہر نظر و ہر قلب نے اپنی
 عظمت کا اعتراف کیا۔ اور ہر چیزِ شوقی سجدہِ رینہ
 ہوئی۔ ایکسا اپنی وجہ پر آجھے کے ہلقہِ مریدین میں داخل
 ہوا۔ پتوں لیکر۔

	سچا جبکہ کشم پانڈ اور ٹھیکھتہ کے آکر حسنہ دریپڑا ہر محبت	
--	---	--

تعلیم و بدایتہ، علم و حق کا سلسلہ تمام پیام حضور اندرس
 جا۔ می رہا۔ پہاں کیسماں کیجیے ایک کشم اچھی سر لپیٹ سے اٹھا کر
 تمام درمیانی مقامات پر بارشی ہدایت کرنا ہوا انہوں کو زیرِ غصہ

ناگور نشر لیپیت سے پاک پڑن۔ اور عالمہ بہلکر کی طرف سے
 احمد آباد۔ اسی کیلئے میں بھی بھی کی کاشتہ لے چکا نہ میرن کو
 پھر اپنے کام کرنے کے لئے بھی بھی پڑھا۔ یہاں کمی خشتمہ
 بیضان کرو پڑیں دو ہفتہ تک کھاری رہا۔
 اس کے بعد سفر جہاز شروع ہوا۔ اور اس بھر عی سفر
 میں بھی ایک دو اوقتہ چھپا پڑا۔ ایک پہنچنیں آیا۔ کہ جہاز
 پہلتے چلتے بیکا بکرا کیا۔ تا خدا اور اہم کاران جہاز
 نے اپنی تکاہم جہد و کوشش صرف کر دی۔ لہجہ اسی تھام
 پر کارکاتھا وہاں میں ایک قدم اسی کی پہنچنیں نکلے۔ اسی
 جہاز میں ایک متمول تاجر ہبیار الیجن نامی بھی سفر کر رہا
 تھا۔ اسی شب کو اوس نے خواب پہنچا۔ دیکھا کہ حضرت

رسول کیم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ - نو خود
 اٹو کہا تک ہے لیکن ہمسایہ کی مطلوب خبر ہیں رکھنا ہم
 تا جرنے بیدار ہوتے ہی صبح کو طرح طرح کے کہانے
 پیو اکر تمام اہل چہاز کی دعوت کر دی اور جب سب لوگ
 جمع ہو گئے تو بخیالِ اختیارات خود بیان کو نکلا کہ مبارد اکونی
 اب بھی نہ ہو گیا ہو۔ چہاز کے نشیبی حصہ میکرہ ہم پھر حضور
 کے جمالِ مبارکہ پر نظر پڑی تو پہلے اختیار دور کر قدموں
 پر گزادر رہ دو کر استدعا سے قبولِ دعوت پیش کی انتہی
 نے پھیپھی قبول فرم کر احمد حضرت عوام اخیار پا۔ چہاز شور
 پل نکلا۔ پہ کرامت دیکھ کر تا جر اسرائیل مقتدر ہو اکہ
 روزانہ سب سے پیشتر کہانا حضور کی خدمت میں پیش

کرتا رہا اور آپ حرب میں ہفتہ میں صرف ایک بار
خندزاد ناول فرماتے رہے۔

بعد طے سافر پر بھر کی حضور انور نے جہاز سے
اٹکر کر پہلا قدم زمین جدہ پر رکھا اور احرام شریف
زیارت فرمایا۔ یہاں کی زیارت شما کے بعد کتبہ اللہ
شریف کی طرف روانہ ہو گئے۔ جسیدہ سے خانہ کعبہ
کے درمیانی راستہ میں جو واقعہ جمیعہ تھا ورنہ میں آتے
ان میں سے یہ ایک واقعہ تھا صاحب طہ پر قائلی ذکر ہے۔
جس کو حضور نے کیا اپنی زبان مبارکہ سے اکثر اہل شاد
فرمایا ہے۔ کہ راستہ میں ایک صاحب حبیب جذبہ دار ویژگی اور
ذوق و مشوق کے ساتھ ہبھم سے ملتے۔ جیسے کوئی کسی کیستے

ایک مدت سے بیناب و منتظر ہو۔ درویش نے غایت شوق میں اپنی جگہ سے اوہ حکمرہ سے معاونت کیا اور جوانات اُون کے سینہ میں محفوظ تھی درویش موصوف نے تمام کمال ہمارے پر دکی اور اسی حالت کیستہ میں ہماسے زال ذوب پر صریح ہبکر داصل بخی ہوتے۔ إِنَّا لِلّهِ وَإِنَا لِلّهِ رَأْجُوْنَ آپیڈ ایساں سے روائہ ہو کر کہ معظمه میں پھر پیچے اور ارکانِ حج ادا فرمائے۔ پھر ہمال سے مد پینتہ الرسولؐ کی جانب پھار روائہ ہو گئے۔ یہ پہنچ منورہ کئے راستے پر کیا بھی ایک بزرگ نے لٹائیا تھا ہوئی اور اون سے بھی پہنچنے والے ہی واقعہ پیش آیا ہمیشہ کہ ما پیش چلے ہی تصریف کے وہ کہ متعطل پہنچے درویش سے ظہور میں آ چکا تھا۔

اس سفر کی خصیموں چینیاں تھیں جنے پر چونہ دو اتفاقات معاوم
 ہو سکی ہیں کہ آسی حج کے دوران میں آپ نے جبالِ معنہ
 کو ۵ عرفات دکوہ طور کوہ لہستان - غارِ ثور - غارِ حمراء
 میں عرصہ تک خلوت فرمائی۔ بیت اللہ - بیت المعنہ میں
 سچے شہری اور شجاع اشرفت میں خاص طور پر راجحہ میں
 اپنے پیر اعلیٰ حضرت مولانا کریم اللہ وجہہ سے میختاہی
 حاصل کی۔ اس کے پیغمبر کریم اللہ سے معلمی کوئی جمیع شریعت و
 پیشہ اور شریعت پر فرمایا۔ اعلیٰ سخن پر ایسا
 اکثر خاندان اپنے کے دستِ حق پرستی پرستی میں ہوئے
 ایران - قسطنطینیہ رومنی - جرمن - افریقہ و فرانس میں
 بھی سیاحت فرمائی۔ ہنسگام پیر ملنٹنیہ ملٹان ابجد نہ صنان

اَنَّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ بُشَارَتٌ وَّاَشَارَتْ بُنُوئِی کے مطابق مع اعیان
 وَالشَّارِ آپ کے دائرہ مریدین میں داخل ہوتے انہیں ملا کر
 کے ریگستان اور پھاڑیوں میں آپ کے اکثر فقراء سے
 خرد پوش بھی دیکھے گئے تھیں جنہیں سے کوئی تو صاحب
 ریاضت و محنت شائقہ نظر است - اور کوئی صاحب تصریح
 ارشاد حق تیپہ بہے کہ آپ کے دیپواںگان عشق سے
 کوئی مقام خالی نہیں - ہر چیز آپ کی تحریر نظر وں کے
 شکار موجود ہیں - اور الشَّاهِ الرَّسُولِ تَعَالَى تَأْفِيمُ عَالَمِ
 موجود رہنگے۔

الفرض تمام تہبر کے مقاموں اور زیریافتگاہوں
 سے بینہ پاگ کو معارف و تکنیکات اہمیت

بیرون اور سور فرماتے ہوئے اور ممالک مختلف کے تشریف
 کامانِ ہدایت اور نشانہ ارث خاود کو اپنے شریعت و پیداوار
 سے سیرا پنا فرماتے ہوئے وار وہ طعنہ ہوئے۔ پہل کیا
 رہا تھا۔ دولت دنیا سے تو آپ پہنچے ہی با تھے اٹھا کر نشانہ
 لیکن نئے حصہ کشیدے جے ہمہ اور کانڈات اٹھا کر نشانہ
 چاگرات تھے انہیں کبھی نذر آب کر دیا تھا۔ ایک مکان
 سکونت روک پیدا تھا۔ اس سے بھی وہ اپنے ہمیکر کہنے لگا۔ پایا
 آپ کے لئے هر یہ بن و دیگرا کا برقیں بخوبی سے مسحی
 ہوا ہے کہ آپ نے کل شریعت ادا فرمائے ہیں۔ پارہل
 نکس یک الحیث سیاحت ممالک عرب و ہجوم چاڑی عراق
 و ص و شام میں فضروت رکھ دیں مرتباً حج پیا شرکت

فرمائی اور وہاں سے ولپی کے بھروسات مرتبہ ہندوستان
سے شریف لے گئے انہیں تین بارہ براہ مشکل کابل کی طرف
پر کرتے ہوئے دعویٰ مرتبہ دخانی جہاز کی سواری سے
اور دو مرتبہ پاد بائی جہاز کے ذریعہ سے حج ادا فرمائے
بیش۔ صرف ایک مرتبہ بارا دھج بیوی اشریف سے نزدیک
لے گئے ہیں اور ربانی سفر چنور کے مختلف مقامات
ہندوستان سے ہوئے ہیں۔

کبھی اج پیر شریف کبھی وہلی سے کبھی ملکان شریف
وغیرہ سے چالنے کا اتفاق ہوا ہے رسائل سفر جو پہلے
وں عماری ہوا تھا وصال فرمانے سے چار پانچ سال
پیش تک اپر اپر چار بھی رہا اور تین یوہم سے زیادہ باقی

اماں مقدمہ سے کسی منفاذ پر قبیلہ نہیں فتح را لیا۔

جنور اقلیت کی عمر شریعت کا پیغمبر حضور پیر و سید
جنت

پر کنڑہ اٹھ گئے۔

اسی دراثت نہیں کا پہنچا بڑا حجہ پر دوستی
ایک بیان مستوفی رہا۔ آپ نے جیسی بھی حالت میں فخر رہا
جیسی فرمائی تھی تو یہ اختشاع اور روائی کے ساتھ
اطلاع رکھے کہ ایسی حالت میں ایک معنف کے لئے کامل
و اتفاقات اور مستند بحالات کا جمع کرنا کس قدر کو کنڈن
و کاہ برا اور دن کے مدد اور ہے۔ ذکورہ بالاشکار
کے پیش نظر ہوتے ہوئے بھی میں نے اپنے واسطے لانے کی
بیچاہے کہ جو روایات و واقعات مصہد قہ تو انکی پیمائش

معلوم ہوں اور ہی دبھر مالہ "تھارون" کردن
اے لئے ناظرین فیض کو معاشر فراہم نہیں: اگر مجھ پر ملے
کمی پوری نہ ہو سکے۔

یہ اسرائیلی خاص طور پر قابل توجہ ہے کہ حفظ و اقتدار
کا سفر نہ صرف مقاماتِ مقدسہ اسلامیہ تک ہے بلکہ مکاروں
رہا ہے بلکہ جس طبع آپ کی ذات عالم نواز تھی اور آپ
کے ہر نہیں پڑھ سکے لوگوں کے لئے نہیں ویران
حالت کیتے رہیں اوسی طرح آپ سے اپنے اپنے مسفر کو کہاں ملک
اویس پرورد ہجیں تکمیل کیتے جائیں گے اور کہاں بلکہ اپنے نہیں دیکھ
سکے تمام سدا پد اور پچھر کرنا ہے اولیا پہنچنی اپنے مشہد
لئے گئے۔ اور دنیا کے طبقائیں کوئی بھی چیزوں میں دنایا

ہیں چھوڑاں

جمالِ نیو سفنا آمد گئیں تم از مے
بقدرِ خونیں ہر کس از مے

حضور انور کے باطنی اور صناف تک تو ہمارے خیال کو
بھی رسائی ممکن نہیں آپ کے ظاہری صفات بھی ایسے
تھے کہ جن کو اگر کلشنِ اخلاق الہی کا مکمل ستہ کہا جائے تو
بانکل صبح تعریف ہوگی اور قطبی مبدأ لغتہ نہ ہوگا۔ مشتملاً
بچھر پیدہ و تھریہ۔ توجید و استقرار۔ ترک و توكل۔ محض
و استغنا۔ پاس و قصع و وقار عزم۔ غربا پر وہر بانی۔ ایں ممال
ایک قدر دالی۔ سادگی و ولہری۔ عاشقانہ سوز و گذار بیشتوفا
نار و آنداز۔ صریح ہیں و نیہر صریح ہیں پر کیساں ظیر توجہ۔

تواضع و احتراف - صبر و فنادعات - عشق و محبت - لیلیم و رضا
 جو اور نعمتوں کی طرح و راشا آپ کو اپنے اسلام سے
 پدر جدہ انہم عطا ہوئی تھی۔ باوجود کبسری حسن و جمال کا یہ
 عالم کر دیکھئے وہ انا اپنے ہوش و حواس پر کبھی فاکم نہ روکتا
 ہر جمع میں آپ سر بلند نظر آتے تھے۔ چہرہ انور چھپا کہ
 روشنی میں نظر آتا تھا۔ ویسا ہی انہی چھپتے ہیں صفات
 شفاف و بکریہ لیا جاتا تھا۔ پاسے بیمار کس کی لطافت کو
 خاک بھی کر دی رکھ کر سکتی تھی۔ جو بات حضور والاس سے اپندا
 ہیں سرز و ہو گئی دہ کو یاد اعلیٰ و مفتح ہو گئی جس سخن کے
 بہار پہلے بار قیام فرقہ پاہم پیش کیے واسطے اُس کا مکان
 حضور کا مستقل قبیامگاہ بن گیا جس را ہستے آپ پڑھ لیا

کیس تشریف لے گئے۔ بس ہی راستہ ہمپیشہ کے لئے مخصوصا
 ہو گیا۔ تکمیرہ سر لانے نہ ہوتا تھا۔ داہمی کروٹ پر اسٹراحت
 فرمانے کا معمول تھا اور آخیر ہمارے نک اس کی پابندی المحوظ
 خاطر ہی کو سمجھے میں زخم بھی ہو گیا۔ مگر آپ کے اس معمول
 اسٹراحت بس تادم آخر فرق نہ آیا۔ احرام تشریف پاٹھ
 در پار خداوندی جو پہلے حجتے زیبیتی فرمایا تو تمام عصر و سر ا
 بیاس پسندیدہ فرمایا۔ حتیٰ کہ فرمی آپ کے طرفی کا خوف ہوا
 اور وہی بعد صمال آپ کا کفن بنا۔ جامہ زیبی کا بھی
 عالم تھا کہ باستثمار سرخ صفائی میں سیاہ رنگ کے ہر نگہ کا
 احراام تشریف آپ کے حملہ اٹھر پر تزییج و شریف معلوم
 ہوتا تھا۔ ہمپیشہ آپ نے خرابی پر قیام فرمایا۔ جسے ان سے

سفر اختیار کیا اُسی دن سے آپ ہمہ ان خداوندی ہو گئے
 یعنی ساری عمر دعوت ہی بیرونی سفرزادی نشست میں
 منہ کبھی زیر کمر نہیں لگائی۔ چونکہ انوا پیشہ کے آپ
 عادی نہ تھے۔ زیبادہ اکٹھاں یا ایک رانویاد و روانہ
 ٹھٹھے کا مہمول تھا۔ آپ ہر کسی دربار سے ہجتی کوئی سماں
 ڈھونم آئیں گیا۔ اندازہ کلائم تھا بیت دلکش تھا۔ زبان
 سپاہیک میں کسیدہ رکھتے تھے۔ اس طبقہ مشترکہ اور
 بنتکار الفاظ اور ٹھٹھے کی عادت تھی۔ آپ پانویں ہی
 باتوں میں مشکل مسئلے بسانی حل فرمادیا کرتے
 تھے۔ جبکہ کسی عالم تھا بیساکی کو راتی صفر تھا زبان سے
 اظہار کرنے کی نوبت نہ آنے پانی تھی بلکہ حضور والادوڑہ

پہلے اوس کے سوال کا جواب صریحت فرمائ کانی سکیں
فرمادیتے تھے۔ آپ کی خامشی بھی خالی از لطف نہ تھی۔

ہمیشہ آپ کے سکوت سے انداز و قارہ اور شان
جموہیت کا اظہار ہوتا تھا۔ ضریح افسوس میں چلے انتہا
حلق و خاکسارہ می تھی۔ آپ کی گستاخی خود سماں سے پاک
سمی بھی کوئی لفڑی کھاتے نہ ہے میں ادا فرماتے ہیں سنا
کیا۔ آپ کے مجاہد پر بخودی و کیونکہ کاظمی ہونا
بھی لازمی تھا۔ سارا مم و معما نجھ میں حضور نے ہمیشہ
سبقت فرمائی۔ غریب یہ کہ آپ کا وجود باوجود جموعہ
نخاہ صفات پر کریم اور احتلاقی تھیں کہ ایک ریا
تھا جعلیق و معارف کا ایک گلشن تھا۔ حسن حسوری

و معنوی کا یا ایک ایسا آئینہ تھا جس میں ہرنا اپنے
دیکھنے والے کے استعداد و طلب کے موافق نہیں یا

نظر آتا تھا س

ز فرقی تابع تھے میر گرد کے می نگرم
کشیدہ دامن دل بیکشید کے جا اپنے چا -

عالیم و جو دل میں جو چیز آتی ہے ایک دنیا میں مقصد۔ اپنے سانحہ
بیکرا آتی ہے۔ حضور مسیح عالمی اللہ علیہ السلام
جیسا اپنا فرض رسالت لخاتم دے کے پھے اور آپ کی
ذات خاص تھے جو خدمات تعلق تھیں باحسن لوجوہ
پوری ہو کر میں تو بیکاریک ایک فرمان ٹھیک آیا۔ حکایت
حکایت ہمیں بلکہ پہلے ایمن تر اشارہ میں کہ الہمت لکھ

و دینگر ۔ یعنی مرتبہ کھریہ تھے جو پہمہ آپنے ڈبیش آنسے والا
تھا معلوم فرمایا اور پہاڑ نام کر جتنے الوداع کے
موقع پہاڑ کو آپ نے ایک بڑے مجسح کے ساتھ ظاہر
چھٹی فرمادیا ۔

دوست - آہ - دوست - پہلی ہوئی تجھیت ہے
کہ جن تھے آج تک کسی کو نہ بخراہتِ الکارہ ہوئی سمجھا اور
ہو سکتی ہے ۔ یہی وہ منزل ہے کہ جہاں سے لندن باہر
ذمی روح کا فرض ہوئا ہے ۔ یعنی ہومای ولی گناہ بخوار
ہو پانہ اپنے سعی ۔ ماں ہو پیا باب پیدیا ہو ہبھی ۔ یعنی ہو پا
بھن ۔ دوست ہے پا دشمن ۔ ہمشیا پس ہو پا ڈیوانہ بھر عال
سوت کا باختہ کسی کے ساتھ رحمائیت نہیں کر سکتا اسلئے

اکہ اس کا یہ عمل فطرتِ الہیہ اور حکمتِ کاملہ کی طرف سے
 فرض خاص کی طور پر ہوتا ہے۔ لیکن کیا حکم وہ صحیت ہو کہ باوجود
 اس یکہ نیت کے موت سب کی ایک ہی طرح کی بوت
 ہوئی ہے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ نہ ہر اک ایک جگہ پا عہد
 پلاکت ہے تو وہ صریح چکا۔ اپنے چیات کا کام دینا
 ہے۔ انسان فطرناً محسوس ہر پیدا کیا جاتا ہے۔ لیکن وہ
 نشانِ الہیہ کے خلاف بخاوت کرنے کے اپنی اعمال زندگی کو
 تاریکاً اور زارہ پکڑنے کے زمانہ سے ہے وہی کی لیٹا فست وہ
 پاپیتگی کا پڑا انکھ مار جانا فی الحال و صفا میں پرستی کا نہیں
 اعمال کے اترت مرتب ہو کر ایک بیرونی باشندگی شکلِ احمدیہ کے
 کر رہے ہیں جوں کو عام لگائیں نہیں جو پیغمبر کے سیں۔ لیکن

خاص ہر وقت اور ہر ملکہ مشاہدہ نظری کر سکتے ہیں۔ وہی
خواص ہے۔ جو ایک منافق پر ہمیزگار۔ ایک سوچتہ جہان۔ ایک
زادہ سالوس۔ ایک سرتیپاگنہگار۔ اور ایک غافل مطلق
پڑھتا ہے۔ کیا کوئی کہ سکتا ہے کہ یہ سب نہایتیں ایک
ہی نوعیت کی ہیں۔

انبیاء را کرام۔ اولیا تے عظام کی رو جیں جس طرح
پاک و صاف ہوتی ہیں۔ اسی طرح اس جہان کو جھوٹے
کے بعد بھی پاک و صاف رہتی ہیں۔ حضور امام الاولیا
سید نادارث پاک نبھر کی روح مقدس بھی انہیں
پاک و مطہر روحیں سے ایکسر روح تھی جو اول سے
آخر تک پاک اور پاک تر ہی اور وہ ایک خاص منفرد

بیکرہ آئی اور جب اپنا کام کرچکنے اپنی مقام ملار اعلیٰ تھے
مشتعل ہو گئی۔ اور کوہ ہماری مادی آنکھیں حضرت اُندر
کی سکھ مبارک سے محبوب ہو گئیں لیکن خبیثتًا ایسا نہیں
قریبِ العبر بلط باطنی کے مدارجی کشے ہیں۔ اور یہ - ایک
شخص قریب رہ کر دور اور دوسرا شخص دور رہ کر تربیت
اور قریب تر ہو سکتا ہے۔

حسن کی سحر کاریاں عشق کے دل سے پوچھئے
وصل کس بھی ہجہ سما۔ ہبھر بھی وصال سما

اس لئے در اصل یہ نہ سمجھہ لینا چاہئے کہ حضرت
اُندر اُن کی ذات ہم سے بالکل دور و مستور ہو گئی بلکہ
اس کا اختصار قطعی ہمارے ربط باطنی پر ہے۔

حضرت اقدس کے وصال پر طالب کے مختصر حالات
اس طرح پڑیں گے ۱۴۱۵- ۱۵ محرم الحرام کو زکاہ کم کی
شکایت شرع ہوئی۔ ۲۰ محرم سے طیعت زیادہ
ناساز ہونے لگی۔ انگریزی داکٹر اور یونانی ہندیاں کا ایک
بڑا جمیع حاضر ہو گیا اور پانچ اور خلافت خلائق شرع ہو گیا۔ اسی
وقت میں علی الست کی خبر ہر طرف شہر ہو گی اور ہر جنہاً
و اسارے سے خلیج ہوں، اور مختلف میں مر پدیں و مبتولین
کے گروہ کے گروہ آئنے لگے۔ یہاں تک کہ یہ تھارا دن گزیا
تیس ہزار کے پہلو پڑ گئی۔ صدمہ قدر و چیرات کا انتظام
بہت بڑے پیمانہ پر آشنا تر شریف کے دروازہ پر
کیا گیا۔ غرباً اور سماں کیں کو خالہ اور پارچہ شب و روز

تیسم ہونے لگا۔ بالآخر کوئی علامج کارگرنہ ہوا۔ اور فراج
عاليٰ روز بروز مال اخلاص پہنچایا۔ پہنچانکے کم ۲۹
اکتوبر ۱۹۷۳ء پہنچنے سے پہلے کے وقت حضور نے دریافت
کیا کہ یہ تین بھائیوں کی اگر کیا جائے تو اس کے
بعد حضور نے پہنچنے کا مامراست ارشاد فرمائے جتنا کام خاص
حضرت یہ ہے کہ اکھی بھی مشکل کی کھوار
کی طاقت کی طاقت کی۔ ہمیں آلمی۔ چار بھائیوں
کے ساتھ ہوں گے۔

حضرت کے اس ارشاد سے جملہ حاضرین متعدد سما
جوئے۔ اور رکھا تھا خدا ہم اسی ارشاد کی تاویل سے عالمیں
دعا یوسف ہندوستان کے۔ ان کو خیال ہوا کہ اسکی کھواریست

شب تاریک مراد ہے۔ شاید اس کا سلسلہ قریب انتماء
 ہے کہ ٹانگ ٹوٹ گئی۔ اور ہمیں سواری سفر کی ہے۔ وہ
 آگئی اور ہم تجھے کا وقت پسند فرمایا ہے۔ چنانچہ اپنا
 ہمی ہوا کہ بارہ گھنٹے کے بعد ٹاریک ۳ بجکر ۱۳ منٹ پر وہ
 دل غریب صورت ہماری آنکھوں سے اس طرح پوشیدہ
 ہے کی کہ حاجی فیض خواہ شاہ صاحب خادم خاص ٹھنڈے
 پالی میں شہید ملا کر بارہ بارہ دے رہے ہے۔ اس وقت
 ذکر الہی کی ضریب جو بعثم کی خشکی کی وجہ سے کسی نہ در
 با واز نکل رہی تھیں اس آہستہ ہو گئیں اور اسی حالت
 میں ۳ بجکر ۱۳ منٹ پر قریب صبح صادقی جو وقت کا اُس
 محبوب سے قربت خاص کا ہے حضور والانے ثابت

وصال نوش فرمایا۔ پنجم صفحہ المختصر ۲۳۱۳ جمعہ کا
وان تھا کہ حضور انور ہماری می طاہری آنکھوں سے پرست
فرما کر جواب عظیمت میں مستور ہو گئی اور اس دائرۃ تیہود عالم
کو چھوڑ کر اس نقطہ سرحدی کو بلائے جو کل کا مقصد حقیقت ہے۔

۵

اے عزیم سفرگردی و رفتاری زبردا
بستی کر خوبیش و شکری کردا

بیدر و قدیع کے بعد آخر کار نہ بجے شام کی وقت آئی تمام
پر حضور کا جسرا اٹھ رکھا دائے نماز جنازہ پس پر دخاک کیا گیا۔
جہاں سے حضرت اقدس سرکح طلاق اور وح نے آشیانہ حقیقت کی
طرف پرواز فرمائی تھی کہ اس ساتھ ہوش ربا اور

قیامت نہ کی تھیو پر کچھ کپش کی جاسکے۔ دہ دیلوار
کا جانشی لباس تھا۔ آسمان پر غدر کی کھٹکا چہا فی ہولی تھی
ہنگامہ گریہ ویکانے محیط ہو کر عالم کو سر پر اٹھا کھڑا تھا

۰۵-۰۵-۰۵

	فائلہ سالا رسفر کر کیا ہے
	فائلے کو زیر پروزیر کر کیا

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِحُونَ

رشاد

تاریخ و عمل حضور امام لاولیا حضرت صیدنا خواجہ داریشی یاک ٹالیا	چاند زهراء زین عمر تقشی
روح شہر یادگار مسجد طاخو	حضرت داریشہ امام الائمه
لہجہ افغانی مقصودی	لہجہ افغانی مقصودی

صلالی مردم آجھو ملہ

سلام اے منہ آمائے کمال ۔ السلام اے روئی بزم جمال
 السلام اے صدر بزم الی ناز ۔ السلام اے داری شاالم نواز
 السلام اے روئی پانی رسول ۔ السلام اے زیب لہستان بیول
 اے سیم روح پرورد السلام ۔ اے قرارِ شبِ مصطفیٰ السلام
 اے ضیا تے دیدہ ہندوستان ۔ اے توانِ مجشید دہڑما تو ان
 خاطر ما دو ریت ناشاد کرد ۔ خانہ آباد نا برد پاڑ کرد
 یوسفین کشمکشیہ ما باز آ ۔ رحم کن بہ حال اہل قافیہ
 جبے لوچان ان حالِ مشتا فاں تباہ ۔ ہمچو شبِ روز غریباتِ سیاہ

لئے جو روی سلام ہر جا کو در باری شاہ میں شرمندیست حاصل ہزار رائے کے ناچیر مصنف
 کو پہلے منظوم مسلم عرض کرنے کی سعادت نصیر ہوئی سہی۔

رجم کن بحال بیدم رحم کن
رحم کن لے جانی عالم رحم کن

خدام پار گاہ کو ہمیشہ یہ آرزو رہتی تھی کہ ہمیشہ لبھائے
سارے سے مستفید ہوں! اور حضور کے گلستانِ خفايق
و معارف سے گلہائے مراد چین کر دامن ہمید بھروس مگر
اپ کی ہمیشہ وعظت خداداد سے درعوب ہونے کی
وجہ سے خود سلسلہ کلام کے آغاز کرنے کی توجہات نہیں
تھی بلکہ جب کبھی طبع عالی کو متوجه پاتے جو کہنا ہونا کہ نہ تلتے
چونکہ مراجع ہمایوں ہمیشہ سے انحصر و جامیعت پسند
واقع ہوا تھا۔ اس لئے کوئی معااملہ کیسا ہی اہم کیوں نہ ہو
طوالت ہر حال میں ناپسندیدہ خاطر ہی اور بہانتک

طریقہ بیعت میں بھی جو امیت ہے و احتکھا رہ جاؤ گے تھا اس طریقہ
رہا۔ یعنی نابت و استحقاق کے بعد

صرف

بائچ پڑتا ہوں پیر کا خیز پاک خدا درست علیک
مرید ہونے والے کو پڑھایا اور دوستِ عشق و محبت میتے
مازلاں کر کے رخصت فرمایا خرض یہ کہ آپ با توں ہی
باتوں میں بڑی بڑی شفعت کرتے اپیاس فرمادیتے تھے۔
آپ کی شیریں کلامی صریحان محبتوں کے حق میں داروں
شغافی اور آپ کا سکوت متاتفاق ہے خروجیں نہ سبلائیں ہیں

خاموشی پر اک نسوانگی، نشاہانہ بیٹھنا ہی
پائزہ میں لداخیے ولی دیوارہ بندیا بھی

حضرور والا کے کلمات ہدایت آیات تھے تو لا تعریف
و لائخی ہیں جن کا جمع کرنا و رکنار شمار بھی احاطہ امکان
ہے بالا ہے۔ اسی لئے پرکار بخیالِ زینتِ ربیعہ تعارف
و بیزیر بچان طرف افادہ طالبینِ حسن قدر رکنجا یش سمجھی گئی ہے
و سچ ذلیل کرنا ہوں۔ وَ مَا عَلِيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُهُ

اَرْشَادُ اَتْنِيْضُ اَيَا

(۱) جو خدا پر کھرو سے کرتا ہے۔ حند اس کی مرکز
حضرور کرتا ہے۔

لئے۔ مخوازہ ”مشکووات حقانیت“

- (۲) جو سالنس لکھے وہ اللہ کے نام کے ساتھ لکھے۔ جو سالنس بعیرا اللہ کے نام کے لکھتی ہے وہ مردہ ہے۔ ایک ذکر ایسا بھی ہے جس کو نہ سالنس سے تعلق ہے نہ زبان سے۔
- (۳) اگر شوق کا طلب صادق ہے تو ہر فردہ میں خلیب کی دینہ نصیب ہو سکتی ہے۔
- (۴) جو تم سے محبت کرے اوس سے محبت کرو نہ کیوں کے ختنی ہیں دعا کرو نہ بد دعا تم رضاویں کے بنند ہو۔
- (۵) تسلیم و رضنا جب ہے کہ شرکو بھی خیر سمجھو اور خیر تو خسپت (ہنگامی)۔
- (۶) معاشرِ حق کا ترسانا اور حجاب و عتاب کرنا ہی۔

رحم فضل ہے۔ عشوی کی دی ہوئی تکلیف کہیں
پسراہی ہے۔

۷) فقیر کا کوئی کھرناہیں ہے۔ اور سب کھرفقیر
کے ہیں۔

۸) لگوٹ بند وہ سمجھ جو تمام مخوبوں کو اپنی
مال اور پہن کے مثل جس طرح جانتا ہے اوسی
طرح وہ خواب میں بھی کسی غورت کو لفڑانی
خواہیں کے ساتھ نہ دیکھے۔

۹) جو طبع میں کھر جاتے وہ ہمارا نہیں۔ بڑی فقیر
پیسے کو باتھ نہ پہیے۔

۱۰) ہر شخص پر مدد نمی شریعت و اتباعِ سنت لازمی
ہے۔

(۱۱) عشق بین حروف میں مركب ہے۔ ع-ش-ق۔ عین
 عبادتِ الٰہی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ شین شرع
 شریف کے تمامی شرایط ادا کرنے کی ہے۔ ایت کرتا ہے
 ق۔ قربانی کی رغبت دلانا ہے کہ اپنے نفس کو سچے
 ذوق و شوق سے فریان کرو۔ عاشق کی ابتدا
 میں عین اور شرع کے آخر میں عین ہے یہ اشارہ
 ہے اس بات کی طرف کہ جو کوئی شرع شریف کے درجہ
 کو آخر تک طے نہ کرے وہ عاشقی میں کمال حاصل نہیں
 کر سکتا۔ کمال عشق یہ ہے کہ عاشق معشوق ہو جاوے
 عاشق وہی ہے جو ذاتِ معشوق میں محظوظ ہو جاوے
 عاشق ایک ملامت ہے انسان دین و دینا ہے

گذر جاناتے ہے عشق میں ترک ہی ترک ہے اور اپنا
آپ فراق ہے۔ منزلِ عشق میں ذاتِ صفات
ہو جاتی ہے اور صفتِ ذات۔

(۱۲) خیال میں صورتِ معشوق کی نقش کرنا پاہتے
جو صورتِ نقش ہو گی وہی بعد صرگِ حرم فتاہم
رہتی ہے بلکہ اوسی کے ساتھ اوس کا حشر ہوتا ہے
(۱۳) نہ بہب عشق میں کفرِ دلام ہے جو کچھ عاشقِ معشوق
کی سبکت کے وہ بجا اور ورست ہے۔

(۱۴) لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ نَرْبَانِي كہنا اور ضرب لگانا اور
بات ہے۔ بے دیکھ کسی چیز کا خیال حال ہے دیکھ کے
عاشق ہونا ممکن ہے۔ جب کوئی کسی کا عاشق ہوتا

ہے تو اوس کی کوئی سانس معاشقہ کی بادستے خالی نہیں
 جاتی ہے۔ عاشق کی سانس بلا کسب و فکر عبادت ہے
 عاشق غافل نہیں ہوتا۔ عاشق کی بھی نماز ہے اور یہی
 روزہ ہے۔ عاشق بیس انتظام نہیں عاشق کا مرید ہے ایسا
 نہیں مرتا۔ عاشق کو خدا معاشقہ کی صورت میں ملتا
 ہے۔ محبت ہے تو ہم ہزار کو س پر تمہارے ساتھ ہیں
 محبت عین ایمان ہے۔ فیپر کرم شاخ ترباد ہ ہوتے ہیں۔
 کبونکہ منزل خشق سخت و شوار گزار ہجراں لئے طالب
 اس راستہ کو کم پسند کرتے ہیں۔

(۱۵) وَفِي الْفُسْكَهِ فَلَا تَبْصُرُ وَمَنْ جُواَكِرَ بِمَحْجُوبٍ
 تَصْبِهِ يُقْبَلٌ هُوَ كَمْ - اپنے میں جو سانس چلتی ہے یہی ذات

- پس تصدیقی مسئلہ ہے۔ تصدیق ہزاروں ہیں
اپکے کو ہوئی ہے۔ یہ سرخص کا حصہ نہیں۔
- (۱۶) ابھیں اعتماد کی روح ہے۔ جس کی نظر دوست
پرہزادس کا دشمن کوئی نہیں۔
- (۱۷) اس کا بذات کا نام دنیا نہیں۔ غفلت کا
نام دنیا ہے۔
- (۱۸) پیروں کو رسمی مرید بہت ملتے ہیں گرہاد
فتنت سے ہاتھ آتا ہے۔
- (۱۹) مرید کو اپنا تفہیں کامل کرنا چاہتے۔ مرید ہوتے
خاک کے ڈھیر ہی سے حاصل کر سکتا ہے۔
- (۲۰) خاندان قادریہ کے مریدوں پر بادوں پہنچا

انہیں ہوتا ہے۔

(۲۱) وہ میرید کیا جو پیر کو جائیں کر میرید نہ ہو اور وہ پیر کیا جو وقت پر کام نہ آتے وہ پیر تو مثل اس درد کے ہے جو لکھیا تھا وہ ہوتا ہے۔

(۲۲) میربے یہاں محبت ہی محبت ہے۔

(۲۳) فقیر کی بیس سب سلسلے ایک ہیں یہاں نہیں ہے۔

(۲۴) منزلِ عشق برتر ہے۔ ذکر و اشغال سے جو کسب ہے۔

میں نہ ہبھٹھ رکھتا ہوں اس لذت میں
ستجادہ شیخی وغیرہ نہیں ہے۔ جو مجھہ سے محبت
کرے خاکرے بہو بایا چمار وہ میرا ہے۔ معرفت
کسب کی تپیز نہیں ہے۔ میں کیا جس کو حسد اونکہ کیم

اپنی صرفت بخشنے کسی کا اجبار نہیں۔

(۲۵) جنہا جس کا محافظہ ہوتا ہے۔ اوسے کوئی
نقیان نہیں پہنچا سکتا۔

لڑکہ میر حبیب

ادین حسین آں نبی وارث علی
چشم و چراز نعیم لطفوری وارث علی^۱
اسکے لاشی و مظلومی وارث علی
جاں بیول روح نبی ولی حسین
سرورِ باطن پہنچنی وارث علی^۲
حضرت ششکلین مری حلال ششکل
ہمشکل دیکم ششی علی وارث علی^۳

سو جان سے جان بیدق خستہ ترے نثار

لے روح و راحی قلبی وارث علی^۴

سیکڑوں کو راہ پر لائے تیرے کھوئے ہوئے
 کیا نظر تھی جس نے مردوں کو سیحا کر دیا
 خاندان عالمیہ دار شیخ میں یہ مسلمہ ماہہ الجھٹ ہے
 کہ جب صاحب سلسلہ نے لے کیا اپنا خلیفہ اور جانشین
 نہیں بنایا تو پھر آنیدہ طالبین طرف کو مُنگل سلسلہ
 اور آرز و قرآن اور شاد و ہدایت کے مستفیض
 ہونے کی کیا سبیل ہو گی اس موقع پر اس ناشدہ نی
 بیکمالی کا بھی امکان ہے کہ تیرہ سلسلہ حضور ہی کی
 ذات تکہ مُحَمَّد در بابکیون نہیں نہیں نصیب دشمناں
 ایسا خیال کرنے کا موقع نہیں بلکہ جہاں اس بیانی
 سرکار کے اور تمام اندائز زمانہ سے نہ اسلے تھے

اُسی طرح اس بارہ خاص میں بھی اُک طرز جد آگاہ نہ
 تھا کہ یہی فقراء احرام پوش جعلیے کہ آپ کے زمانہ
 حیات میں مجائز بیعت تھے اور جا بجا سلسلہ رشد و
 ہدایت جاری کئے ہوئے تھے اب بھی بدستور
 جاری کئے ہوئے ہیں اور بیٹھا ر طالبین فیض یا
 ہوئے اور برابر ہو رہے ہیں - زمانہ حیات سرکار
 عالم پناہ میں جن جن فقراء صاحبِ سلسلہ کے دست گرفتہ
 میاں ب پیر میر حضور کے سامنے پیش ہوئے تو آپ
 نے کبھی انطہار ناخوشی نہیں فرمایا بلکہ ہمیشہ بمنظور
 شفقت اُن کو دیکھا اور مسرور ہو کر بھی ارشاد
 فرمایا کہ سُنُو سُنُو تم ہمارے مرید ہو یہ ہاتھ اور دو

ہاتھ ایک ہے ادن سے اور ہم سے محبت رکھو۔
 ان ذاتات پر غور کرنے سے تو صاف ثابت ہوتا
 ہے کہ حضور والا نے رسم و رواج زمانہ کیماں فتن
 خلافت ظاہری اپنے مسلک و مذاق کی بنا پر اپنے
 سلسلہ میں پسند نہیں فرمائی اور اس ظاہری ترکیب
 خلافت کا ہمیشہ کے لئے اپنے سلسلہ عالیہ میں سدا با
 فرمادیا مگر پرکات و فیوضات خلافت سے اپنے خرقہ
 پوشیں کو محروم نہیں رکھا۔ بلکہ با تحفیض زید و پر
 ہر خرقہ پوش کو مجاز بیعت دار شاد فرمایا۔
 حضور والائے زمانہ میں جن فقراء خرقہ پوش
 کا سلسلہ رشد و ہدایت زیادہ وسیع پیغامہ پر جاری

تھا اُن میں سے یہ چند حضرات خاص طور پر قابل ذکر
 ہیں یعنی حضرت حق اللہ شاہ مولیٰ یا مولیٰ صاحب
 داراللّٰہ زمینت خاتقاہ جو رہ علما پور رہ یا سنت کو ایسا
 وجہا بے حاجی مخدوم شاہ صاحب داراللّٰہ جون پور تھی۔
 زمینت خاتقاہ کلکاٹہ سید حسن شاہ صاحب متولن
 کہیو لی۔ حاجی سیاہی شاہ صاحب داراللّٰہ سرحدی۔
 حاجی کلی شاہ صاحب داراللّٰہ متولن بڑیل۔ حاجی
 معصوم شاہ صاحب دہلوی۔ بنجایہ قادر شاہ صاحب
 داراللّٰہ بھرا یوں۔ یا مولیٰ شاہ صاحب داراللّٰہ
 با بود پوری۔

رسمیوں ایں اللہ علیہ السلام احمد بن عین

لِعْنَةُ حَوْدَى

صہان ہے خدا کا ہر چنان دار اک شان کبریٰ ہے وائے شان وارث
 عشق و ارث کو دیر و حرم مطلب کونین ہو جد ہو داعظ جہاں وارث
 ہر نام ناہم اذکار ہر جا قیام مان کا کیا پوچھتے ہو مجھے نام شان وارث
 بابل تری صد اسی ہوتا ہے درود میں تو لے اڑی کمان سے طزر بیان وارث
 خوش کا تاج و تخت اور نجف قارہ و آنا نہیں لظر میں ہر بیان وارث
 میدان خشکی بھی زندگی رہو آئی کا پیش و او جیکا روزانہ وارث
 زلہد کو ہر وہیار ک بیت الحرم کی سجد
 بیل م ہما نا سرخوا در آستمان وارث

تَعْلِيمٌ وَتَلْقِينٌ

مر جیا جلوہ دیوار کیا کھاترا اور نکنے والی کی آنکھوں کو تماشا کرنا
پڑا اور اس سبلیہ ہے کہ حضورؐ کے درست گرفتہ عام طور پر حمد بات عشق و محبت
سے خصوصیت کے ساتھ معمور پائی جاتے ہیں! اسکے علاوہ
بلا کھینچ ماوٹا آپ نے جس کو اپنی تعلامی میں داخل فرمایا اسکی
ذکر و طرف کے موافق کہی باغتہ از طاہری ہے پیرا یہ باطنی کہ علم
شرور قرآنی ہے اور اس نعمت سے ظالیباً حسب استعفہ اور کوئی محروم
نہیں رہا ہے جو در لیض کا جیسا درض دیکھا اُس حکیم حاذق نے اس
کے حسب حال دو اچھے زیر فردی اور وہی اد سکے حق میں ترباق
اک سیر ثانیت ہوئی۔ ۶

شلّ حافظ احمد شاد صاحب وارثی اکبر آبادی رہ کو صلوٰۃ
 ملعوس کی ہدایت کی تو شیخ نظر علی صاحب وارثی شیخ علی
 کو علادو اور اشغال کے ایک پارہ کلام مجید کی روزانہ تلاوت
 لازمی کر دی۔ میان عبدالصمد صاحب شیخ علی مرحوم کو صلوٰۃ
 العشق کی تعلیم فرمائی تو ولی شاہ صاحب الصارمی وارثی رہ
 امر وہی کو اسم حق کے ذکر میں انسی قوی ضرب لگانے کا فاعده
 بتلایا کہ جیسے کسی چیز پر ہوڑہ چلتا ہو۔ حاجی معصوم شاہ فضا
 وارثی وہی رہ کو اسم حق کا ذکر ہون تعلیم فرمایا کہ ہر ضرب یا حجج
 کی سائنس کے ساتھ سمت اعلیٰ کو جائے۔ حق اللہ شاہ فضا
 تعلیم شاہ صاحب وارثی علاپوری رہ کو منوا اتر ضرب بغیر بساط
 بیگانی۔ پر اولاد علی صاحب رامپوری کو شغل بیسرگی بتلایا۔ تو

چودہری خدا جن شاھِ صاحب کو اسم حنفی کا ذکر دامنی بطور پاس
 انفاس پر علیہم فرمایا۔ حاجی نعمت علی شاہ صاحب وارثی سید
 کو ذکر اسدی کی تعلیم فرمائی۔ نعمت ائمہ شاہ صاحب کو ذکر
 داشت کا ذکر بنایا۔ میان رسم شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ
 علیہ کو پاس انفاس میں وضیعی کی ہدایت فرمائی۔ احمد شاہ
 صاحب کو سہ ضریبی کی اس طرح پر تعلیم فرمائی کہ قلب کے نجیب
 کی پلیون میں سے ہر ضرب کے ساتھ ایک پسلی اور کو آجائے
 شاہ شاکر صاحب وارثی کو ذکر اس مذات جملائی طریق پر تعلیم
 فرمایا۔ حاجی فیض شاہ صاحب کو لفظی داشت کا اعلیٰ طریق
 بتلایا تو فضیحت شاہ صاحب وارثی رح کو علاوه اور شغل و
 اشغال کے آخر میں شغل درود شریف ارشاد فرمایا۔ غرض کسی کو

سلطان الادکار کا آسان طریق بیلا یا تو کسی کو سلطان النصیر
 کے سامنہ بزرگ و تصور شیخ لاقاعدہ بھایا کسی نہ معی و مدعی
 وغیرہ کے مرآت ارشاد فرمائے۔ قصیدہ بردہ شریف دلائل المیزات
 کی کسی کو اجازت عطا فرمائی تو کسی کو اسما ربارمی تعالیٰ میں سے
 کوئی اسم پڑھنے کو ارشاد فرمایا۔ کسی کو نہ رعوتیہ تو کسی کو فریض
 پنج گانہ کے علاوہ نو انل کی بی بلگانی۔ کسی کو دایم الحصوم بنایا تو کسی کو
 حج بیت اللہ کے لئے فرمایا۔ کسی کو سیاح کسی کو گوشہ نشین بنایا
 کسی کو آزاد کسی کو پابند بڑھپ کیا۔ عام اہل ہند کو ارشاد ہوتا
 تھا کہ ہر ہم کو پہچانو پچھرنا پہچنا جسکے کا گوشت نہ کرنا تو ہر ہمود و لعنة
 کو جسم ہونا تھا کہ کہو لا اللہ الا اللہ ربی۔ وحی اللہ موسیٰ کلمیم اللہ محمد یو
 القده۔ اور حرام چیز کے استعمال سے قطعی ممانعت فرمائی جاتی تھی

اگر اس تعلیم و تلقین کے علاوہ اکثر دعویٰ خوش نصیب یے بھی کرو
 گئے ہیں جو بالا تعلیم و تلقین اور غیر یا صفت و مجاہد پر یقین دلت
 آن کی آن سین قطہ سے دریافتہ سے آفتاب بن گئے۔
 چنانچہ اس موقع پر ایک واقعہ بطور تمثیل عرض کردیتا کافی
 سمجھتا ہوں کہ جسکے ملاحظہ کے بعد ناظرین بآسانی سمجھ سکتے گے
 کہ حضور رام الاولیا کے دربار میں کس سرعت کے ساتھ طالبین
 فیضیاب ہوتے تھے۔ چنانچہ حضرت مقصود علی شاہ صاحب
 شاہ بہمن پوری خلیفۃ حضرت شاد ناصر الدین صاحب حشمتی
 تھا اور ہمی خیر و را پاد بھی قدس سرہ تے یہ واقعہ چودھری خدا بخش
 صاحب ہر جو موارثی سے اپنا حشمت دیدیے بیان فرمایا ہے کہ بن
 ایک مرتبہ بارگاہ وارثی میں مقام شکوہ آباد حاضر ہوا تو اوس وقت

محلکو یہ معلوم ہوا کہ کوئی شخص مردی ہو رہا ہے میں باہر بھجو گیا
تھوڑی دیر میں میں نے دیکھا کہ حضرت حاجی صاحب قباہہ جہ
تشریف لئے جاتے ہیں میں نے تعظیماً کہڑا ہو گیا۔ مگر وہ نہست چلدے
چلے گئے اور ہر خادم نے مجھ سے کہا کہ اندر چلے حضرت
طلب فرمائے ہیں مجھے حیرت تھی کہ میں نے تو ابھی باہر جاتے
ویکھا ہے! سی حیرت داستغیاب کی حالت میں خدمت صورت
خالی میں حاضر ہوا تو آپ نے مسکرا کر ارشاد فرمایا کہ ابھی ایک
شخص مردی ہو کر باہر گئا ہے جو شخص ہم سے مردی ہو گئے ہم سے
اپنا سانپنا لیتے ہیں کھڑاوس کا فعل اور اس کی قسمت جو
صورت چاہئے اخذ یا رکر لے۔

ایسا ہی ایک دوسرا واقعہ محبت شاہ صاحب حماہری نے جی

شیخ رشید الدین عماح ب فضلی متوطن سکندرہ راؤ سے بیان
 فرمایا ہے حقیقت یہ ہے کہ بصریں نے عجیب عجیب قیامت
 کا مشاہدہ کیا ہے ظاہر ہے کہ ان بر قتی تاثیرات اور فیوضات
 یہ کات کے ساتھ تعلیم کیا چڑھ رہے حضور انور کی صفت افاضہ
 نہایت عمیاز درجہ رکھتی تھی اور اہل اللہ کے نزدیک یہ صفت
 تمام صفات سے پرتر شمارہ کی جاتی ہے ۔

تجھے ایک چاند تے لاکھون کے گھر کے روں
 میں صدقہ چاؤں صر سے ماہتاب کیا کتنا
 حضور امام الاولین کے مریداں و مطیعوں کے بظاہر و بُلْقَے ہیں
 ایک تو مریداں حلقة لگوش کا گروہ و مرا طبقہ فقراء احرام لوٹش
 کا مریداں کی تعداد کروں تک پسچھتی ہے اور فهرس کا شمارہ ہر دن تک

پونچکر ختم ہو جاتا ہے
 اُمریکا سے وہ لوگ مراد ہیں جو تامی تعلقات دنیا دی ویساں
 اُنکی دآبائی برقرار رکھتے ہوئے حلقوہ علامان دارثی میں داخل
 ہوئے ہیں حالانکہ ان کی بھی کسی میں ہیں میثلاً نمبر وہ لوگ
 ہیں جو بالمشافہ صحیت سے مشرف ہوئے ۔

نمبر ۴۔ وہ لوگ ہیں جو بالوکیا لت بذریعہ پایام بقید حیات یا بعد
 ممات وائل سلسلہ عالیہ دارثیہ ہوئے ہیں ۔ (۳) وہ لوگ
 غیر مذہب و عیر قوام میں جو اپنے قوم و مذهب آبائی میں رہتے ہوئے
 حضور کے اُمریکہ ہوتے ہیں اور وہ لوگ ہیں جو پریغ خداوکتا پت مذکور سلسلہ ملت
 نمبر ۵۔ وہ بیمار بخت ہیں جو خواجہ میں صحیت سے مشرف ہو
 ہیں۔ وہ لوگ ہیں جو میاں اور مجمعون میں گوشہ دامنہا کر

حضرت کے حلقوں پوش ہوئے ہیں۔

نمبر ۶۔ وہ حضرت ہیں جو اپنے ہر دنیا داری لیا اس و تعلقات کے
ہوئے قیوض داری کی بد دلیت دھماکہ باطن ہوئے ہیں۔
میں اپنی تدوین معلومات کے موافق ایسے برگزیدہ لوگوں
میں سے صرف چنان شہرو زبرگون کے نام نامی واسا اگرامی
خندال نذر کرہ عرض کئے دیتا ہوں لیکن اس نا مکمل فہرست
پر کمیل تعداد کا گمان نفرمایا جائے پاکہ حصہ قدر جواہر نے
یہ سمسیٹ سکا اور حصہ قدر آفتاب کی کربوں کو یہ جمع کر سکا
اور حصہ قدر گھما کے ہوا میں چون سکا ہوں صرفہ اسی حصہ قدر نذر
نا فخر کیا ہے۔ یہی کہ تو اچھے سر فراز نہیں دھماکہ داری کیا
پردار بذریعہ طیبہ پر حمولہ اعیذ بالکریم صاحب حسن بن حبیب می داری

مولانا محمد الدین صاحبی پاکی پوری وارثی رح مولانا حاجی نعیم محمد
 صاحب چرانی دارثی رح مولانا عبدالسلام صاحب غوثیم آپوی
 دارثی رح مولانا عجیب الدین صاحب بہامی وارثی - حاجی رکن
 خالص صاحب دارثی اواب بخشی - خواجہ دودالغفار علی صاحب
 دارثی رح الہ آبادی چودھری خدا بخش صاحب دارثی رح
 اکبر آبادی - مولوی سید ولما علی صاحب چران دارثی رح
 رام پوری شیخ عبد الصمد صاحب دارثی مسولوی شیخ منیر علی
 صاحب دارثی مسولوی رح حاجی ظہور اشرف صاحب دارثی
 اسمبلی رح مولوی عقیض علی شاہ صاحب دارثی پیٹے پوری
 حافظ گلاشا و صاحب دارثی اکبر آبادی - مولانا شاہ
 عبید الرحمن صاحب دارثی چکوری - مسولوی ہدایت اللہ صاحب

حدث سورتی وارثی رحمولوی محمد بارق صاحب وارثی
 بہاولپوری - مولوی محی الدین صاحب وارثی مظفر پوری رہ
 منستی محمد ابو ور صاحب وارثی سنبھال قابوی حافظ احمد القیوم
 صاحب وارثی کرناٹی عیرواحد علی صاحب محمد وہمزادہ سنیلوی
 وارثی جو حافظ حسن خان صاحب وارثی علی گڑھی مولوی
 غنی حیدر صاحب وارثی گیاوی - مرتضی محمد پراہیم یکم صاحب
 شیداواره نی لکھنؤی - میان منظفر علی صاحب وارثی عوف
 مظفر پاہا فتحوری دغیرہ دعمرہ
 اسی طرح فقراء احرام پوش کے بھی جنہی اقسام ہیں جنہیں ایک
 وہ ہیں کہ جنکو سرکار سے تجہیز معمہ انگوٹھ مرجمت ہوا اور وہ مکمل
 قیودات احرام پوشی کے پابند ہیں - دوسرا ہے وہ جنکو تمدعاً نہیں ہے

ہے اور وہ متاثر ہیں۔ تیسرا دھن بہادر نصیحت تھا مدد و رحمت جو
اوپر قیاد طبیوس اوزمکا اونکے حسب والخواہ رہا جسیسے کہ حاجی محمد شاد
صاحب وارثی جو شوری رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ وغیرہ تھے اور ہمیں

قبر و احصار حشم اپنی

نمبر ۱) حرام پوش فقیر کے واسطے جسے پورا حرام عطا ہوا ہو بزر حرام
کے کرتا۔ تو پی۔ عمامہ جوہ۔ پاچا مہہ بوڑے گھوستہ کا استعمال
قطعی ناجائز ہے نمبر ۲) باستثناء سُرخ و سفید۔ سیاہ ہر زنگ کا
حرام جائز ہے (۳) حرام پوش کا نام ہبھی ضرور تبدیل فرمایا
جاتا ہماجس میں لفظ شاہ ہوتا تھا۔ اور پروہا اوسی نام سے
ہمیشہ پکارا جاتا ہما (۴) فقیر کے واسطے سوال حرام ہے

(۵) فقیر کے واسطے تعلقات دنیا و می بھی قطعی حرام ہیں۔

(۶) فقیر کے واسطے آزادگی لامبی سہے (۷) تمایز خاتمہ صہی
میں فقیر کو غریب کرنے کی سخت ہما نعمت ہے (۸) فقراء، دارثی کی
لکھنیں بھی اسی حرام میں ہو گی (۹) فقیر اپنی تکفیر اور مصائب
کا کسی پڑا طہار نہیں کر سکتا (۱۰) فقیر کے واسطے یہی حکم ہے کہ
حصول معاش کے لئے کوئی تجارت نہیں کر سکتا قطعی ممتوکانہ
زندگی لبر کرے (۱۱) فقیر دنیا کے واسطے کوئی کام نہیں
کر سکتا خدا کے واسطے جہان پر دنیا درست ہے۔ (۱۲)

فقیر کو کسی کے واسطے دی اور پرہیزا کرنے کی سخت ہما نعمت ہے۔
گندم اتو پڑھو جپہ کا سے قطعی حراز کا حکم ہے (۱۳) فقراء
دارثی کو نہ مر کے بال قصر کر انہی اجازت ہے نہ حلوق (۱۴) فقراء

دارثی تھت چار پالی۔ کرسی۔ موڈلہا پر نہیں بھی سکتے۔ اسکا ابتر
ہمیشہ زین پر لئے تکیہ ہو گا حتیٰ کہ اُنکا جنازہ بھی چار پالی پر
نہیں جا سکتا (۱۵) فقراء وارثی کو مسدود پر جہہ رہنا لازمی ہے
(۱۶) فقراء وارثی کو بھیں کا کوشت کہا مکروہ ہے۔ (۱۷)
فقراء وارثی کے مشرب میں خلافت و جائشی نہیں ہے۔
(۱۸) فقراء وارثی کو جو دیجھ کر نکلی ممالعت ہے (۱۹) فقراء وارث
کو پابندی وضع لازمی ہے جہاں رہن آن بان سے رہنا چاہئے
(۲۰) چاندار سواری پر بلا اجات سوار ہونکی ممالعت ہے

لئھڑہ مکروہ

فلہ ہے جان تو دل تباہ وارث ہو غرضکہ محہہ ہیں جو کچھ ہو برائی وارث

وہ دل ہے دل جو آنہم ارجمند جمال
 دہی سہے آنکھ جو محو لفڑا کے وارث ہے
 زمین دلوں کے آنکھوں سے فرے چند ہوں
 کہ درودل کی دو انکھا کپا کے دارِ حق نہ ہے
 اسی لئے ہے سہرشوق اپنا وقف سمجھو د
 کہ فرہ فرہ میں دولت سرا کے وارث ہے
 نہ الگا نہ ریاضت نہ زید ہے نہ ورع
 متارع بیبل ہم خستہ عطا وارث ہے

مَرْكَاجُ اللَّهِ كَعْدَةُ اللَّهِ مَرْكَاجُ

بندہ عشقِ شدی تک نسب کوئے
کامڈیں راہِ فلان اپنے فلان خپر بیست

سُورَةُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰالَمِينَ

یعنی اُن فنکر، دارالٹیکنیکی اچمائی فہرست مختصر حالات کے جنکو تھا حص جنہی وارث پاک کے درست عطا پا شہد

احرام مرحمت ہوا ہے

مُوَتَّل

فتنہ نہ بدلہ ام مہماں وارثی اٹاوی مصنف سالہ ہذا
کتبہ الطافتین وارثی ماہ ذی الحجه ۱۴۲۳ھ مطبوعہ شمسی شہین پرلس
اکبر آبادی
اگرہ

فہرست مری ارمی شا علی اللہ مرقا

خط پر گرفتہ بہن عاشق تو سیح بالب پر

اچھے اچھے نظر آئے ترے بیمار وون ہن

سیلہ مشر و فشا کا صماحت بمقرب بارگاہ وارثی
 یہ مصہاد آپ دوسرا دیوالا شریف سے ہیں۔ آپکی حسٹی ماہر نا برد اور
 طریق ہے آپ عجوم مستغرق بادو تو حید ہیں آپ نے مسکار عالم پناہ
 کی خدمت نہایت دو رجہ خوش اختمادی سے ادا فرمائی ہے اپکا سدا
 بیعت نہایت دیمع پہانہ پر بداری ہے خدا آپ کو بادیت پر جمڑا زیر
 نہائے رکھے آئیں۔

میماں ناہم شاہ صماحت خلا وهم بارگاہ وارثی رحمہ اللہ علیہ

اپ کا قیام موضع کیسوںی صلح بارہ سوکی میں تھا آپ صاحب تفریز
چھریدیتے آپ نے اپنے تاہم نہ سرکار کی خدمت بڑی مستعدی
سے او اکی آپ کا فرار موضع ندکور میں ہے۔

میان واکیم علی شا و صاحب خادم بارگاہ وارثی حجۃ العلیم
آپ کا وطن دیوبانی شریعت تھا آپ بھی سرکار کے خادم خاص تھے
و پوشاک ریف ہی میں آپ کا وصال ہوا ہے۔

میان خدا جنش شا و صاحب خادم بارگاہ وارثی حجۃ العلیم
آپ کا وطن موضع بینڈ میں تھا آپ چند روز خدمات قرب ادا
کرنے کے بعد موضع ندکور میں بہرا دیتے کئے اور آپ تاہم نہ صیام
الدرہ اور قایم اللہ جل رہے بخوبی انس اور خاکستر کے کوئی چیز
نہ کاٹتے تھے اسی مجاہدہ میں وصال فرمایا مزار موضع نپید میں

آپ کا مشہد میں تھیں نواب کنج میں زیریارت گاہ عالم ہے
 میان رحیم شاہ صاحب تخلص نامہ صادم بارگاہ وارث
 آپ کا وطن قصبه دیوانشیری تھا۔ آپ نے سفر و حضر میں نہایت
 خوبی سے خدمات انجام دیے تو رحیم سرکار موضع لکھوارہ میں
 قیام فرمایا۔ آپ دوبار وارث میں خاص طور پر رسول ختم حصل تھا
 آپ پدر جہاں اکٹھا اگر و شاغل تھے بعد وصالی سرکار عالم پناہ
 رہ گئے عالم اپنے ہوئے۔ آپ کا فرار موضع لکھوارہ میں مرجع
 خاص و علام ہے جیاں آپ کے فضل اسی احراام پوش تھت
 مجاورت ہے باحسن الوجوه انجام وے رسم ہے ہیں۔

میان رحیم شاہ صاحب خاتم اور ارشاد رحمۃ اللہ علیہ
 آپ کا وطن قصبه دیوانشیری تھا۔ آپ کو بھی کچھ عرصہ کا شرف

خدمت گزاری امام الاولیا حاصل رہا آپ کافر اتو اح زودی
شریف میں واقع ہے۔

حاجی فیض بیو شاہ صاحب خا دم بارگاہ وارثیہ مدظلہ
آپ کا درطن صور ضمیح بہا ضلع سیدتاپور میں ہے آپ نے حکم سفر
عالم پہاڑ جھاؤا کیا اور تیس سال تک تقبیح ترک چیوانات
روزہ رکھا اور بعد مسفلی نور محمد شاہ خدا دم بارگاہ عالمی۔ خدا دم
خاص مقرر ہو کر تبا دم و حمال خدمت مفرد ضمیح نہایت خوبی سے
انجام دی اور ہنوز خدمت فمار ببار کر کے اُسمی شان سے انعام دے
رہے ہیں خدا آپ کو ایکی بہت تکریب پادگار دربار وارثیہ بنا کے
رکھے آئیں۔

حاجی لعمت علی شاہ صاحب وارثیہ رحمۃ اللہ علیہ

لیا زہب شاپ سے ٹا آخرو قوت چند بیسا آپ پر نہال سید رہا۔ آنے پر برداشت
 ذوالریشہ غل بزرگ نکھلے قبل وصال سرکار عالم تباہ حاضر و پار
 رہے من بعد اپنی جائے قیام موضع سیدھارہ میں وائیں
 مجبوس بہوئے وہیں آپ کا هزار پر انوار ہے۔
 حاجی تعمیرت اللہ شاہ صاحب وارثی مدظلہ
 آپ کا وطن ملاوان ہے سرکار کے عاشق ہیں وکر و شغل میں
 کامل و مستکاہ ہے صاحب تصرف بزرگ ہیں زیر صحیح آستانہ
 شریف آپ کا قیام ہے۔

میان چند و صہب شاہ صاحب چنانہ ہم پارگاہ وارثی رحم
 آپ صاحب تجربہ و فردی نکھلے آپ کو شرف خدمت گذاری سرکار
 چیل نخا فرار آپ کا عمر این مر جمع خدایت ہے۔

میان اڑاڑو شاہ صاحب وارہ میٹ رحمت اللہ علیہ
 آپ نہایت معصوم ہم صفت پر رک گزرے ہیں آپ کو سرکار
 سے عشق تھا قبل وصال سرکار عالم پناہ رہ گئے عالم بجا ہوئے
 میان مجبو بٹاہ صاحب وارہ میٹ رحمت اللہ علیہ
 آپ نہایت با وحشی فقیر و نین شمار کے جاتے تھے حضور
 کے عاشق تھے رسولی ہیں آپ کا فراہ ہے ۔

میان شیخ علی شاہ صاحب وارہ میٹ رحمت اللہ علیہ
 آپ کا شمار حضور وارثہ پاک کے علی شاہی ہیں تھا آپ شہید کر
 پد و سرکار کے ہیں دفن ہوئے ہیں ۔

میان طفہ شاہ پیر یا شاہ سور شاہ ناہر شما د چشتی دوس
 ان صاحبون کا صرف اسی قدر حال معاوضہ ہو سکا کہ سرکار کے

باد پسند فقیر تھے اور لکھنؤ میں بعد وصال مختلف مقامات پر وفات ہوئے
 مہیا ن جمیل شاہ صاحب دارالحیث رحم آپ بہت بڑے
 ذاکر و شاغل فقیر گذرے ہیں آپ کافزار کا کوئی خیر یعنی تشریف ہیں ہے۔
 مولوی لوز کرکم شاہ صاحب دارالحیث رحم آپ عشا ق دارالحیث
 میں ممتاز درجہ رکھتا تھا آپ کی روشن قلمبند رانہ کتفی دربار دارالحیث میں
 آپ کو کافی رسون حاصل تھا آپ کافزار بڑے گاؤں میخان
 اوار و برکات ہے۔

مہیا ن رمضان شاہ صاحب دارالحیث آپ نہایت
 آزاد مشرب فقیر تھے آپ کافزار صوب ضلع سہی پیسا ہیں کسی مقام
 پر رائش ہے۔ حاجی لوگوں شاہ صاحب دارالحیث
 آپ کا دشن چہار لوگوں ضلع مراد آباد میں ہے اور شاہ شمس الدین بنا

صابری رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند امیر ڈاکٹر لارن آپ نے جمع و زیارت مدنیہ ندویہ
 کے ملاادہ سیر عراق بھی فرمائی ہے دربارداری میں آپ کو خدمت
 نامہ نگاری تھوڑی ہوئی تھی حسکو باحسن الوجود آپ نے انجام دیا
 آپ صاحب عرص و خانقاہ ہیں آپ کا سلسلہ رشد و بدایت ہی
 بفضلہ دینیع پیمانہ پر ہے حلقة فقراء داری کے آپ ناظم ہیں آپ
 صاحب تصنیفات ہیں اللہ آپ کو زندہ سلامت رکھئے۔
 میان بیم اللہ شاہ صاحب داری ملطیقہ آپ کا
 وطن فرخ آباد ہے احرام پوشی کے بعد سے نواح دیوان اشرفیت
 ہی میں سر و سیاحت فرماتے رہے آپ سرکار کے عاشقون
 میں ہیں آپ کچھ روز سے سرکار عالم پناہ کے اجداد کے ہزارات
 پر جو متصمل موضع سپدھیا واقع ہیں مجاورت و جاروب کشی کرتے ہیں

میان ننکے شاہ صاحبؒ۔ آپ سیار ہتھے اور بیباہی
ہی میں کسی مقام پر وحشی ہوتے۔

پڑت فضل رسول شاہ صاحب آپ کا قیام بجکم سردار
عالم پناہ روڈی سڑکیت میں ہے اور آپ سنگھر کے فضل
ہیں۔ سرکار کی محبت میں داخل اسلام ہو کر حرام پوش ہوئے اور
الحمد للہ کہ تقبید حیات ہیں۔

میان گلاب شاہ صاحبؒ آپ صاحب سنجید تفریخ
ذکر زاد شعال میں عمر تمام کی سرکاری سے بگالی دار چہ مجدد نامہ کے
تھے کہیا مرہما میں وصال ہوا اور وہیں ہزار ہے۔

میان مستان شاہ صاحبؒ یہ پانچ شاہ صاحبؒ کے
کے فرزند تھے کچھ عرصہ مک مستانہ وارناح ولواشرفت میں دیکھے
گئے اب لاپتہ ہیں۔

میان سلطان شاہ صاحب تھے۔ آپ کا وطن پہنچانی تھی آپ کا فزار کامنو کے کسی گورستان میں بیان کے نامعلوم داقع ہے۔

میان اُجھار شاہ صاحب تھے۔ آپ کا وطن فرخ آباد تھا عرو صاحب تھے میان رحیم شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں مدت تک رہنے کے بعد تک منوں میں وصال ہوا اور وہیں فن کے حاجی عجمیا و علی شاہ صاحب تھے آپ سماج تھے اور آپ کا بھی وصال ہو گیا۔

میان عزیز شاہ صاحب تھے۔ آپ کا قیام الونجہ میں وصال اور وہیں آپ نے وصال فرمایا۔

میان حسام علی شاہ صاحب تھے آپ سماج تھے اور آپ نے بزرگام سماجت کسی مقام پر وصال فرمایا۔

میان امید علی شاہ صاحبؒ۔ آپ کا رسول پوریں قیام
تھا اور وہیں آپ نے دعائی فرمایا۔

حاچی مکی شاہ صاحبؒ۔ آپ کا دعویٰ موضع بُریل شملع باڑ
بنکی میں تھا صاحب جگرید لغزدی تھے آپ تمام عمر تھا کم رہے اور
متعدد رحلجھ ادا فرمائے آپ صاحب سلسلہ بُرگ تھے آپ کا
سماں پوریں دعائی ہوا اور وہیں دفن کئے گئے۔

حاچی سیاچی شاہ صاحبؒ مسجد می۔ آپ کا دعویٰ مسجد
پر تھا آپ صاحب جگرید لغزدی تھے آپ کے تھریفات کی شہرت
تھی اور آپ نے کہی بارچھ کیے آپ کا سلسلہ رشتہ وہابیت مسیح
پہنچانے پر تھا آپ کا فزار بخ دندوارہ میں مرجع ٹھلا یت ہے تھا
حاچی معصوم ہم شاہ صاحب وہابیتؒ۔ آپ کا دعویٰ دہلی میں

آپ نہایت بزرگزیدہ لوگوں میں سے تھے۔ آپ نے حج ادا فرمایا تھا اور آپ صاحب سلسلہ تھے آپ کی ذات سے بیشمار طالب خدا فیضیاب ہوئے۔ آپ کا مراد آباد میں وصال ہوا اور احاطہ شاہ بلا قی صاحب رحم میں فرار ہے۔

میان دین محمد شاہ صاحب تھے۔ آپ سرکار کے دستِ حق پرست پرو اخیں اسلام ہو کر حرام پوش ہوئے اور منہگام رسیحیت کسی مقام پر وصال فرمائے ورنہ ہوئے۔

میان پناہ علی شاہ صاحب تھے۔ آپ کا وطن خیر آباد تھا۔ آپ صاحب جمال بزرگ تھے اور لکھنؤ میں وصال فرمائے وکھنؤ لا خیر آباد میں وفن ہوئے۔

میان طالب شاہ صاحب تھے ان کا وطن بندورہ میں تھا۔

یہ صاحب مغلوب الحال تھے۔ پھر اُسے نامعلوم وصال فرما کر
وفن ہوئے۔

میان ناصر شاہ صاحب آپ نواح بارہ بیکی میں کشمکش
پر گوشہ نشین سنتے اور وہیں وصال فرمایا۔

میان ناصر شاہ صاحب آپ کا وطن قلع سیدنا پیر من
تھا۔ جوگ ابھیاس سے آپ کو غایتِ ورق تھا۔ صاحب
کشف و کرامات تھے فتح سورجود میں آپ کافرا ہے۔

میان ناصر شاہ صاحب دہلوی آپ کا وطن تھا۔ سر کا
علم پاہ کی درج سرافی آپ کا شغل تھا ویسا شریف ہیں وصال
فرما کر شاہ ادیس میں مدفون ہوئے۔

میان ناصر شاہ صاحب آپ نواح الہ آباد میں آپ کا قیام

تھا۔ اور وہیں آپ نے اپنی سلسلہ رشود ہدایت چهارمی فرمایا تھا۔

آپ دایم الصوم و قائم اللیل بزرگ تھے آپ کا بھی وصال ہوتا تھا۔
میان ناصر شاہ صاحبؒ آپ کا وطن شکوہ آباد تھا۔

پنکھا کشی کی خدمت آپ کے سپرد تھی۔ آپ نہایت باوضوع
فقیر تھے دیوار اشرفت احاطہ شاہ اولیس میں آپ کا عزار تھا۔

میان ناصر شاہ صاحبؒ زبانہ شاہی اور وہ آپ کسی ممتاز

خندہ فوجی پر مأمور تھے اور اوسی زبانہ میں آپ نے تک لباس
کیا۔ صاحب ریاضت بزرگ تھے نواح سلطان پور میں پے
وصال فرمایا اور وہیں کسی مقام پر آپ کا ٹزارہ ہے۔

میان ناصر شاہ صاحبؒ آپ کی نسبت صرف اسید قد
معلوم ہوا کہ آپ سیارج تھے باقی والستہ اعلم۔

میان دہیاں شاہ صاحبؒ بیسیجی وطن شا۔ اعاس
 بزرگان دین کی سرکت کا نہایت شوق تھا آپ کا بھی وصال ہوا
 خابجی رہ میان شاہ صاحبؒ آپ کا وطن فتح پور تھا۔ آپ
 دائم الصوم تھے۔ سرکار عالم پناہ سے بے حد محبت تھی آپ کا
 بھی وصال ہو گیا۔

میان پنکھا شاہ صاحبؒ۔ آپ کا وطن شاہ جہان لور
 ہے آپ کو نصف احرام مرحمت ہوا تھا۔

میان کھور سے شاہ صاحبؒ۔ آپ کا وطن لمیح آباد تھا
 نہایت شیخی متواضع بزرگ تھے وصال فرمائے۔

میان کدری می شاہ صاحبؒ اجوہ سیا قطع نیچن آباد دین
 آپ کا دیام رہتا ہے آپ کو سرکار سے محبت ہے۔

حاجی عباس علی شاہ صاحبؒ آپ صاحب کشف و
کرامات پندرگ تھے آپ کا سلسلہ رشید ہدایت جاری تھا آپ کے
وصال ہو گیا فراز آپ کا پست پورہ میں ہے۔

میان صید شاہ و ہما حبؒ آپ کا لکھنؤ میں وصال ہوا،
میان خدا بخش شاہ و صاحبؒ آپ کا قصیدہ کرسی میں وصال ہوا
میان کرامت شاہ تھا اس تھے آپ کا بخوبی مساجی کیا، وصال ہوا
میان لٹنا ہم ترکی ہما تھے آپ کا راس پورہ میں قیام تحالو
وہیں وصال ہوا۔

خاچی نمازی ہما تھے آپ سیدار ح فقیر تھے۔ آپ کی
ریاضتی محابدات حضرت المشائخ میں دیوان اشرف میں وصال
فرماتا اور شاہ او لیز میں آپ کا فزار ہے۔

حا بھی الہی شاہ صاحب آپ کا قیادہ ناپارہ میں ہے صاحب
انلاق و محبت بزرگ ہیں۔

سیاں چڑک شاہ صاحب حسین آپ نہماست پر جلال شان و آ
بزرگ سختے لواح بارہ بیکی میں وصال ہوا۔

مہمان لوٹک شاہ صاحب حسین آپ کا درطن شہاد آپ دکھاولو
شریعت میں وصال فرمایا اور ہوار شادا ولیس میں و فرم ہوئے
سیاں پرکش علی شاہ صاحب حسین لکھ دو میں قیادہ تہرا اور
دہن وصال فرمایا۔

مہمان موصوم ہم شاہ صاحب حسین و نوچلاؤں ذاکر شہانہ فتح
میں تسلیوارہ میں مقیم ہیں۔

مہمان طائفک شاہ صاحب حسین چند رسیدن زبان غلطی قت

ازاد مشرب فقیر تھے نوک پوریں وصال فرمایا۔

حاجی کلمن شاہ حبیب تھا۔ یہ بزرگ طبقہ عوامیان سے تھے یہاں کی
پرائیت داری سے اپنا بر قی اٹر کیا کہ ہمیں ماسپا ہو گرا جرام پڑھ ہوئے
اور لکھنؤ میں اجنبی جمع وصال فرمایا۔

میلان شاہ حبیب شاہ حبیب تھا۔ ان کا وطن سندھ ہوئی تھی
تر صدھ سے لاپتہ ہیں واسد اعلیٰ زندہ ہیں یا وصال فرمائے
میلان پین شاہ حبیب از کا صیاحی میں وصال ہو گیا
میلان وہاں کھڑا شاہ حبیب تھا۔ یہ نعلیع بارہ بیکی نیز جہاں
مقیم تھے ٹر صدھ ہوا کہ وہیں وصال فرمایا۔

شیلان شریعت شاہ حبیب تھا۔ اسی پر آپ کا وطن ہے آپ نے ایسا
در جہنم کسر غرام فقیر تھے وصال ہو گیا ہے۔

جہاں یک پیر شاہ صاحبؒ رہتی اندر وون سجدہ و وضع کرنے کا نامیں فرار ہے
 میان پیورے شاہ صاحبؒ آپ کا وطن ملیح آباد بھٹا
 اور آپ صاحب تقریب و تحریکتے آپ کا فراز ج نہایت حیلہم و
 متواضع واقع ہوا لکھا آپ کا فرار دا شرفیت یمن ہے
 تھوڑے مہم شاہ وارہ می رہ آپ دا کم الصوم و قیرتھی کو کلم پیور یعنی فرار ہے
 میان پیر شاہ صاحبؒ آپ کا وطن دو ولی شرفت بھٹا
 مخلوق ہوا ہے کہ بجالت سیاھی و صمال ہوا۔

میان خریب شاہ صاحبؒ آپ کا وطن نارنؤل تھا
 آپ ہندو بختی سرکار ہیں داخل اسلام ہوئے اور تھوڑے پیشی کے
 بعد سکے سدھے و مدد ہوش رہ ہے۔ تھوڑے آپ کا وصال ہوا
 اور ویسا انتہا فرمیا ہے میان پیور درگاہ میان آپ کا فرار ہے

میان رمضان شاہ صاحب میان عبداللہ شاہ
 صاحب میان رمضان شاہ صاحب میان بزرگون کا
 اس سے زیادہ حوال نہیں معلوم ہوا کہ صاحب کیف گئے اور
 سیاہی میں کسی مقام پر صال فرمائے گئے۔

میان پشاور تعلیٰ شاہ صاحب رحم آپ کا وطن نواح
 لکھنؤ میں تھا جگہ سرکار عالم نہاد بیت اللہ گئے اور وہیں
 وصال فرمایا۔

میان پشاور یا شاہ صاحب نواح پیرانچ میں آپ کا
 قیام تھا۔ اول اول آپ صاحبِ جدید اور منقولہ بالمال تھی
 آخرین مملوک بخالب تھا آپ سے بیشتر کرامات و خوارق عجائب
 کاظمیور ہوا ہے۔ عرصہ ہوا کہ آپ کا وصال ہو گیا۔

سیاں اور شاہ صاحب بزرگ نظر میں۔ آپ کا وطن دوستی کی
حصت درج پکر ہے آپ خاندانی نہیں ہیں، سرکار کے عاشق
صہادت اور صاحب تصریح و تحقیق نہ رکھ ہیں۔ آپ کا حل نہ
فقر ارواری کے صہدر تھا جو ہیں۔ خدا آپ کو تاد میرزندہ و
سلامت لے سکتے۔ آہم۔

میں اپنے تھیجی تھا جو صہابہ حنفیہ آپ کا وطن پا زید پور فیصلہ
ہے۔ آپ عربی۔ فارسی۔ بشنگرست کے خالم تھے۔ اول اُنہیں
اسچے پھر طلبی تھی تھی سما فرشاہ صاحب قیام قادری منع می
توں نہ رہ سکے تھر وہ بھیت و خدا فست مکمل کر سکے پایا لدھو وال
جمی بہاری تھے تکمیل ہو گیا ابھی اس کیا اور ان تمام فرا حل
صلوک و جوگ و نیک و طے کرنے کے لیند حضور امام الادلیہ حضرت

باز پاک کی خدمت میں حاضر ہوئے اس تھی سردار نے
 خدمت فتح عطا فرمائے چار چاند لگا دیئے۔ یعنی قطر کو دریا
 ذرہ کرایہ آپ بنا دیا۔ اگر آپ کو آسمان حفظ و تصدیق کہا جائے
 تو سمجھا ہو کہ آپ کی کیفیت مستعاری تھی کہ سارے جملے پر
 آپ کی بر قدر حیثیت کافور تی اثر ہوتا تھا۔ غرض کہ آپ سراپا
 شہرت رکھتے۔ اور ۷۔ ڈبی الجم کو آپ نے ہم وہیں کی
 شہریں وصالی فرمائیں کام و دفع باز پر پریں فزان پر انوار ہے
 سیدہ سریا وصالی وصالی آپ کا وطن شیخ زکریا پور ضلع کیا
 قبل احرام اپنی شریعت ہوئی آپ پر زیر بھاشانی بہدا اور
 حرام پوش ہوئے تو آپ کی سارا خوبی بھا عینہ اس پیشو کے ہو گیا
 آپ کو سرکار نے کمال درجہ محبت، اسی آپ کا سلسلہ پری

مردی اپنے پستان پر تھا۔ پس بیک محقق سماں دیوار شریعت
میں آپ کی قیف طاری ہوا اور یہ نہیں، ایک پادوں حال تک
وا منگیہ حال رہی آخر اپ کا اسی حالت میں ہم صفحہ کو میغایا
اپکے پلا خملع گھاسیں و حمال سوچیا اور وہیں اونٹے ٹھا لبین
ٹروتی نے وفن کیا۔

احمد بن علی شاہ صحاحت پڑھا۔ آپ کا وطن پشتہ شہرہ تھا۔ آپ
بڑے تھے پڑھے کش فقیر تھے۔ آپ اپنے نواحی میں سید فراز
مشہور تھے آپ کا ہی وصال ہو گیا۔

سید بزرگ پڑھے والی شاہ صحاحت آپ کا وطن رمضان
پور میں تھے۔ آپ کو صولانا نصیبی شاہ صاحب کی نظر
میں رہنے کا تاویر اتفاق رہا ہے۔ سر کار سے آپ کو کمال دری

محبت ہے الحمد للہ کہ آپ بقید حیات ہیں۔

پرم شاہ صاحبؒ آپ کا وطن ہر دو قی تھا۔ سرکار کی
محبت میں آپ نے ترک و نیا کر کے احرام پوشی اختیار کی
آپ اہل ہندو دیس سے تھے سرکار کے فیض ہبادیت سے آپ نے
موحدانہ زندگی اور اسلامی عقائد کے ساتھ و اصل تک مدد
میاں ابو الحسن شناہ حماجیت خانؒ آپ کا وطن اُماودہ ہی
اوایل عمر سے آپ نے ترک و نیا کر کے سرکار کی محبت میں
احرام پوشی اختیار کی بارہ سال تک متواتر تحریک سرکار
عالم پنہا دوا یکم المکونم و قائم الیکار آپ کا سلسلہ رشد و
ہبادیت دسیخون پہنانہ پر جاری ہے آپ کی محبت سے بہت سے
ظالمین فیضیاب ہوئے ہیں اور انشا اللہ ہوتے رہن گے

فصر، داراللیث میں آپ پہنچیا تھی و وجہ رکھتے ہیں۔ خدا آپ کو زندگی سے ملت ا رکھتا ۔

ہمیاں احمد شاہ صداح بھائی ہوئیں۔ آپ کا وطن بہمان تھا تو جہرداری تھے وہ بر قی انڑوالا کہ آپ بخوبی جوانی میں اپنی شہر بجا آبائی وزرحم دروانج تکی سے تاب ہو کر بہمان داراللیث میں احرام پوشی اختیار کر کے داخل ہو گئے اور آپ کی ذات سے جلے شہار طالبین کو فتحیا اب ہونی کا موقع ملا۔ ریاست بہوان میں آپ کا ہزار ہے۔

ہمیاں جمیل شاہ دعما حب وارثی۔ آپ کو پتلہ کے کسی درہ میں مقیم ہیں چالیس سال تک بحکم سرکار بھرا کی رشید وار و رشت کے عرق پیٹے کے کچھ نہیں کہنا یا واللہ عالم

ب کس عال میں ہن۔ حجت
 علیہ السلام پیغمبر اَو شاہ صاحب رَدْارِی شریح المُعْلِم
 آپ کا زمان شاہ عوامیکہ ضملع لیا میں تھا آپ کو علاوه عربی فارسی
 سنسکریت میں کامل ترتیب ہوئے ہونے کے فن طب میں پیدائشی
 قابل تشا فارسی عربی مہندی زبان میں آپ نے متعدد
 کتابیں تصنیف فرمائیں آپ کی موسیٰ محمدانہ روشنی سنتیہ چیخہ شمار
 مشرکین کو توحید پرست ہنا و یا عخشش و محبت آپ کی پرشی
 فتنگی تھی۔ سامع سے پہ چار فوٹ تھیا۔ آپ کے حبہ المهر
 سے روح کے پروار کر جائیں پہنچی میں پھر ہم تو اور اللہ ہو کی
 آواز پباری رہی آپ کافرازہ شکور گنج ضملع لمبید شہر میں اندر دن
 باغ لواب پر عبید اشکور خان صاحب داری مرحوم فیض

بیخیل خاص و عامہ ہے۔

میان سلا رو شاہ صاحب وارثی آپ کا وطن جو دنگر ہے۔ آپ انسانیت خوش اخلاقی و منتو اضع بزرگ ہیں۔
سوامی ہرات شاہ صاحب وارثی اور آپ کا وطن
ہما گلپور رکھا اور وہیں آپ پیشہ جو تاری کرتے تھے ترک بہال
کرتے کے لیے آپ نبڑوست موحد ہوئے۔ ترک غذا یعنی
آخر زمانہ ہیں آپ نے یہاں تک ترقی کی کہ سبز میوه ہبادت کو
صرف دیکھ کر زندگی سبز فرازاتے تھے اسی لطافت کیسا کو
آپ واصل حجہ پہنچائے آپ کے مانندے والے نسلع
ہما گلپور ہیں بکسرت ہیں۔

میان کا مرگ کا رو شاہ صاحب وارثی۔ آپ کا وطن بھی

بھا گلپو رہے آپ نے بھی سرکار کی محبت ہن تک دنیا کر کے
حرام پوشی اختیار کی ہے۔

میان رومن شاہ صاحب وارث رح میان عبدالرشد
شاہ صاحب وارث - میان ولایتی شاہ صاحب وارث
ان ہر سہ حضرات کا دطن یورپ تھا اور یہ لوگ پورپن سختے
گر سرکار عالم نپاہ نے انکو خفہت فقر سے سرفراز فرمائیں اور
عفن سے ملا مال کر دیا اس سے ریادہ اسکے تعظیلی
حلالات معلوم نہیں ہو سکیں کہ اب یہ حضرات ترندہ ہیں یا
لاہی عالم تھا ہو سکے۔

میان بیگانی شاہ صاحب وارث آپ کا دطن
بیگانہ تھا۔ آپ اہل مہدو و سے بختے لیکن فیضان وارث نے

دولت ایکان کے نمائہ خلخت قصر سے بھی بھر فراز بھی بھی
آپ کا توکل و استغنا ضرب المثل ہے آپ کا مکملہ ہیں
و اصل حق ہوئے اور وہیں آپ کا غار ہے۔

میان قاسم علی شاہ صاحب وارثی رح آپ کا وطن
گوندہ ہیں ہے اور وہیں بعد وھمال آپ بدقون ہوئے
میان قاسم علی شاہ صاحب وارثی رح آپ نہام پت
منكسر المراج اور مٹا اتفع در دیش کھئے آپ کا قیام کوئی
کنکار وارہ ہیں دکھا وہیں بعد وھمال بدنولی ہوئے۔

میان باقر علی شاہ صاحب وارثی رح آپ سیاح
کھئے اور سیاحتی ہیں کسی مقام پر وھمال فرمایا۔

میان بھوول شاہ صاحب وارثی رح آپ کا وطن اپنے

میں تھا اور وہیں وصال ہوا۔

میان جہاڑو شاہ صاحب وارثی شریح محمد علیہ
آپ خاقانی مہبران حضرت میں تھا اور وہیں وصال بھی ہوئے
میان ریاست علی شاہ صاحب وارثی رح آپ روا
ریاست بیشپور سے سکھے حضور کی محبت میں احرام پوش ہوئے
آپ کا فرار بیشپور میں ہے۔

میان احمد شاہ صاحب وارثی۔ آپ کا وطن گنج
وندوارہ ہے سرکار سکھے محبت ہے برادران طرف سے خلوص
موئی شاہ صیاد اور قیصر رندو آزاد درویش سکھے شاہ بھانج پرین جنگل
پسندید و پسند اور جو صاحب وارثی۔ آپ کا وطن اندر دیکھ
آپ بہمن سکھے مگر برپہ بھال وارثی نے اپنا پرس شمارہ بیانیا اور آپ سے

بیشمار مخلوق کو ہدایت ہوئی۔ اب عصہ سے آپ کا مستقل
قیام دیکھا تشریف یعنی ہے اور تمہری وقت حاضری آستانہ کے
رو نافی لطف سے مشرف ہو رہے ہیں۔

حافظ احمد شاہ صاحب وارثی رحرا آپ کا طن اکبر آباو
مکھا وہ رحم پور میں آپ منصر مریاست ستے عالم مسیح ہونیکے
علیاً وہ آپ غایمت درجہ کے مدد شرع تبریگ کئے تھے۔ ترک لپاں
کرنیکے بعد رب سے آزاد ہو گئے ملک کو جمیل محبوبیت میں ایسے
اس مقلاں سے کلام لیا کہ زیر سما پیدا و ختم اخوا رجان و بکر پوئند
نہ میں ہو گئے۔

میان تا ورشاہ صاحب وارثی رح بعد احرام پوشی
آپ کو سیاحی کا حکم ہوا اور سر و سیادت ہی میں آپ نے

اپ نے کہیں وصال فرمایا۔

میان شاہزادہ صاحب ارثی رح آپ کا وطن فرح آباہما
بعد خرقہ پوشی آپ سیر و سیاحت میں کسی مقام پر صلی بحق ہوئے
میان نگور شاہزادہ داری آپ کا قیام مغلسرائے
میں ہے اور آپ کو سرکار سنت محبت ہے الحمد للہ کہ بقیدِ حیات
میان شاہزادہ صاحب داری آپ کا وطن ادا و داد
آپ صاحب جنرید و تھرید ہیں ایک فرمانہ تک آپ مغلوب
الدین ہے رحمہ اور فرارات اولیا دکرام پرہاضر یاں دیتے رہتے
بعد وحدت سرکار عالم پناہ پیش آست انہ ایسا جھرہ لئے کہ راس کے
محصوص خدمات انجام دیتے ہیں ایسی مستقل حضوری کے ساتھ
یہ شرف انہ وزیان قابلِ رشک ہیں آپ کو ما جی دارش کا پیشوں سے

خدا آپ کو آپ کے عجیب سے جدا نہ کرے آئیں۔

حاجی رحمت اللہ شاہ صاحب وارثی رح آپ کا وطن
لیکن یہ تھا اور آپ نے جج وزیر اعظم دشیم منورہ کے بعد بسیار حست
عرب میں سماں خود حمال نوش فرمایا۔

حاجی رحمت شاہ صاحب وارثی۔ آپ کا وطن و پیدائش
لیکن پنجاب سے۔ صدر کارب کے قدمی ہیں۔ فتح صریح کے محبہ رحمت شاہ
فرانس اولیا، کرامہ آپ اکثر رامیں کے تواضع کا اہتمام پڑے
پہنانہ پر فرماتے ہیں آپ صاحب سلسلہ ہیں اور بے شمار
علماء ان حق آپ سے مستفیض ہوتے ہیں خدا آپ کو زندہ و
سلامت رکھے۔ آئیں۔

مسیان محمد شاہ صاحب وارثی رح آپ کا وطن لی بہیان لیکن

پنجاب تھا۔ دربار وارثت سے خلعت فقر کے ساتھ آپ کو
دولت ایمان بھی حمایت ہوئی تھی سیر و سیاحت ہیں وصال
فرمایا۔

میاں زرین شاہ صاحب وارثت رہ آپ کا وطن بخوبی
میں تھا احراہم پوشی کے بعد آپ بہت چلدر را ہی عالم لقا ہو گئے
میاں ٹھوڑ شاہ صاحب وارثت۔ آپ کا وطن غازی پور رہے
آپ صاحب سلسلہ نبڑگ ہیں۔

میاں ٹھوڑ شاہ صاحب وارثت۔ آپ کا وطن انادوہ ہے
اور آپ صاحب و مددو کھل غیرہ ہیں۔

میاں حاجی شاہ صاحب وارثت آپ کا وطن ہمیری یونی
ہے اور آپ صاحب سلسلہ نبڑگ ہیں۔

میان احمد شاہ صاحب وارثی مدد حملہ آپ کا وطن بھاگ لے گئے
 ہیں ہے۔ آخر حصہ عمر میں آپ کو رپارواری سے خلعت فقر
 بخطاب ہوا ہے۔ الحمد للہ کہ تقبیح حیات ہے ہیں۔
 میان نہیں رشاد صاحب وارثی رحم آپ کا وطن صاحب گنج
 تھا آپ کو خلعت فقر کے سماں تھے دوست اسلام مجھ بخطاب ہوئی
 تھی آپ کا وصال ہو گیا۔

میان شفیق شاہ صاحب وارثی مدد حملہ آپ کا وطن بے
 اگر یہ این تھا آپ نے نہ سبب آبائی سرکار پر تصدیق کر کے
 خلعت فقر حاصل کیا اور شکور گنج میں سہیلہ عبید الداود شاہ رحمۃ
 الدین علیہ کے ہزار پر آپ صقیرم رہر سالانہ عرض کرتے ہیں۔

میان قادوس شفیق شاہ صاحب وارثی رحم آپ

بچڑاون میں مقیم تھے اور اوسی نواحی میں آپ کا سلسلہ
بیت جاری تھا آپ صاحبِ تصرف بزرگ تھے آپ کا
فرار بچڑاون میں ہے۔

میان ولی شاہ صاحب وارثی رحم۔ آپ بحکم سرکار اعمرو
میں مقیم تھے آپ اسم پاسمندی تھے واقعی آپ کی ولادت میان
کسی کو کاظم نہیں تھا آپ کا فرار اعمرو پہر میں زیارت لگا و خاص
و عام ہے۔

میان احمد علی شاہ صاحب وارثی رحم آپ کا بلیں
ڈیا ہم تھا اور بھیالت سیر و سپاہنہ و بھال فرمائیا۔

خاچی احمد شاہ صاحب وارثی رحم آپ بھی تھے آپ کا
و عنظ نہیں بیت پر کیف ہوتا تھا۔ افسوس کہ آپ کا وصال ہو گیا

سید حسن شاہ صاحب دار فی رح آپ کا وطن کمبوںی تھا
آپ صاحب تصرف نہ رکھتے بیشمار طالبان جو آپ سے
مستفیض ہوئے ہیں فزار آپ کا ایسہ میں ہے۔

ہیاں تھوڑے زیموں اس شاہ صاحب دار فی رح آپ کو گوندے
میں احرام عطا ہوا تھا اور سکے بعد پھر کسی موقع پر نہیں و پہنچا کیا
ہیاں کروی شاہ صاحب دار فی رح آپ کا آرہ میں
وطن تھا اور وہیں آپ نے وصال فراہیا۔

ہیاں جو شکر کا شاہ صاحب دار فی رح آپ کے وطن کا
حال نہیں معلوم ہو سکا صرف اس قدر معلوم ہو سکا کہ سیماں
محض و بہت تھے اور شکر کو الیار میں آپ کا آخر زمانہ میں نہیں نہایتی
پر قیام تھا اور وہیں آپ نے وصال فرمایا وہیں آپ کا فرار پاؤ رکھا۔

بیان خادم حسین شاہ صاحب وارثی رجروہ ولائی شاہ
 صاحب وارثی و بلبل شاہ صاحب وارثی ولیہری شاہ صاحب
 وارثی حملہ اللہ علیہم ہم بیرون اون صاحبوں کا اسن سے زیادہ
 پتھر نہیں معلوم ہو سکا کہ سیاسی سکھی اور خصمہ ہوا کہ وحدت
 فرمائی۔

میراں جس پیر شاہ حمدان حسین وارثی رجڑ آپ کا وطن و رہنمای
 میں رکھا چوتھیں سال تک آپ صدایہم و شب بیدار رہتے آپ کی
 ذات ہمارے لئے یاران طرف میں ہم شاہ کی جہاتی ہتھی آپ نے
 ساری عورت ملا صدیقہ ہستی و صدیقہ رئیسی میں بپر فرمائی بہر و نی یعنی
 وحدت فرمایا۔

لے کر میہماں شاہ صاحب وارثی رجڑ آپ نے سرگزار کی

محبت میں اسلام قبول کیا اور احرام پوش ہو کر شاہ مسکن بیرون سے جستیں
بسر فرمائی تھیں سے آپ کی قیام کا پتہ نہیں۔
حکیم احمد شاہ صاحب والیت۔ آپ اطہار کا خاندان
پتوں پری ہیں بعد احرام پوئی کیفیت جذب مخالف ہوئی اور عنوز
اوسمی حالت میں ہیں۔

سید محمد وقی شاہ صاحب والی آپ سادات پنور سے
پیر مہ آپ نے سرکار عالم پناہ کے وصال فرما لئے کے بعد سے
اپنا قیام آسمانہ مشریق میں کر لیا ہے اور سرکار ابھی کی
خواص کو اپنی نہادگی کا مرکز تھا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔
میان احمد شاہ صاحب اگر انہیں وہی دل مٹا دے جائے
جید را پادگی و احمد شاہ صاحب سیاح۔ ان فقر کے دل

تفصیلی نہیں معلوم ہو سکے۔

حاجی مطلوب شاہ صاحب وارثی۔ آپ کا وطن پاپیت
شریف ہے آپ نیرگان مخدوم شاہ جلال الدین بجا
کبیر الاول بقدس سرہ تھے ہیں۔ آپ کی ذات بابرکات مایہ افسیار
برادران طرف ہے۔ آپ دارث پاک کے بلاست کیش
عشق میں شان لکھائی رکھتے ہیں آپ کو سلطنت و
ہدایت چاہیجہار می ہے خدا آپ کو تاویر زندہ و سماست
رکھے۔ آئیں۔

حاجی مستحق ہم شاہ صاحب وارثی رحم آپ کا قیام احمد شیرازی
میں تھا سال ۱۷۵۸ سال سے زیادہ تھا تاک جمال وارثی پر ناظر کر سکے
بعد پھر کسی کو آنکھ کھوں کرنے نہیں دیکھا یہاں تک کہ دو دن آنکھوں

کی روشنی زائل ہو گئی۔ بیشمار طالبین و حاجمتدارونکو آپ کے
دنی و دنیاوی فوارد حاصل ہوتے۔ سی گھنٹہ گیری کی حالت میں
آپ نے وصال فرمایا۔ اور دارالحجه راجہ پرہیز میں دفن ہوئے۔
خیان کلوب پادشاہ صاحب دارالحجه آپ کے وطن کا پہ
نہیں اسقدر بالتحقیق معلوم ہوا ہے کہ آپ بجنزو پ صاحب
تصوف نارت بہرگی کئے اور آپ دربار خواجہ میں اعلیٰ ازی خود
حمد منبت پر نامور رکھتے۔ پہنچتے ترا آپ کو بزمہ و بیکار کیا گیا۔ اب جو سرف
میں آپ کا وصال ہوا۔

حاجمی تصوف نارت صاحب دارالحجه آپ کا قیام ریاست
بھوپال میں ہے جہاں آپ نہیں متوکلانہ بس فرار ہوئے
میاں دیر محل شاہ صاحب دارالحجه آپ کا قیام لکھنؤں

اتھا آپ نے حضور کے دست حق پرست پر سلام قبول کیا
تھا ڈالی کنج میں آپ کافر ہے۔

سید علی شاہ صاحب دارالحیث رحم آپ مونگیر کے خاندان
سادات سے ہیں عذر گنہوں کے شجاعیہ میں آپ کو احرام محبت
ہوا اور آپ مجذد و پائیہ کیف میں کسی طرف کو تحمل نہ کئے۔

میان علی شاہ صاحب دارالحیث - آپ کا لکھنؤ میں
ہے اور بوجہہ پر انہ سالی اوسی نواحی میں سیر کرتے ہیں۔

سید زما دار شاہ صاحب دارالحیث - آپ کا دہلی میتھوا
محبوبہ بہار میں ہے۔ آپ زما میتھوا میش اخلاقی بزرگ ہیں
آپ کا سلسلہ رشد و پداشت جاری ہے اور بکثرت اکم کرو
راہ آپ کے غیر مخصوص ہماری سے اہل است پر آرہے ہیں۔

میان گنایاں شاہ صاحب وارثی رحبوانی گنج آپ کا
وطن تھا۔ کوئی لکھوارہ میں آپ کا قیام ہنا و مصال فرمائے
میان عزیز شاہ صاحب وارثی رحبوں آباد آپ کا
وطن ہے۔ آپ نے سیاچی میں اپنی عصر تراجم کی۔
حاجی نواب ناہدار شاہ صاحب وارثی رح آپ نواب میں
اوہ تھے آپ کو سرکار لاٹکتے ہی سے منقول رہیں
تھا آصر زمانہ میں آپ نے دیوا مشریق میں سستھل قیام فرمایا
اور وہیں آپ بچوں مصال ہوا۔

میان خاک شاہ صاحب وارثی رح آپ بہتی تھے
ور بعد احرام پڑی محکم سرکار آپ نے ماک عربہ عجمی سیاچی
ضیافتہ فرمائی۔ اوہی و سیاحت ہی میں گھین اصل بھی ہوئے۔

پڑت مہادیو بخت شاہ صاحب وارثی رہ آپ کا وطن پر پیرو
تھا اور اب لہنہ دین آپ تبلیغِ احمدیہ فرمائے تھے۔

میان کریم شاہ صاحب وارثی رہ آپ کا وطن عالم نہیں
آپ متوفی مسٹر ارکو ورلیش تھے اکبر آباد دین آپ کا وصال
ہوا اور گورستان ہج کوئی میان پر مدفن ہیں۔

میان احمد شاہ صاحب وارثی رہ آپ کا وطن نواح
پانی پت میں تھا بعد احرام پوپتی ترک وطن کر کے سماجی میں
وصال فرمایا۔

حکیم عظیم علی شاہ صاحب وارثی رہ آپ کا قیام بالوں
میں تھا۔ آپ نہایت فیض بسان بزرگ تھے آپ کا سکله
بیعت دسیر پہنانہ پر جاری تھا افسوس کہ وصال فرما گئے

میان احمد شاہ صاحب والی تھی۔ آپ کا وطن سندھ پر
تھا و صباں فرمائے گئے۔

میان کلی شاہ صاحب والی رہ آپ کا وطن جو نیور تھا
بعد احرام پوسٹی دیوا شریف میں قیام کیا اور وہاں پوینڈ خاک
گئے ہوئے۔

مولوی مکناہم شاہ صاحب والی رہ آپ کا وطن نواح
پنجاب میں تھا پسند تکمیل علیم خا ہری احرام پوش ہو گئے اور
معلوم نہیں کہ آپ کیا قیام پذیر ہیں۔

میان بی شاہ صاحب والی تھی۔ آپ ریاست چھپڑ
کے پاسندے ہیں عین جوانی میں احرام پوش ہوئے سر کارے
کمال محبت ہے اور تھا میت با و صنع فقیر ہیں آپ متوكانہ

سیاحی فرمائے ہیں آپ سے نہت لوگوں کو براہ راست ہوئی اور
ہو رہی ہے۔ خدا آپ کو زندگ و سلامت رکھے۔

میان نور شاہ صاحب وارثی رحم آپ کا وطن جمال زبر
تھما اور لکھنؤ میں قیام فرمائے تھے اب عرصہ سے آپ کا پچھہ
نہیں معلوم۔

میان کلی شاہ صاحب وارثی شش آباد ضلع فرخ آباد
آپ کا وطن ہے۔ آپ سرکار سے نہت خاص رکھتے ہوئے اور
نہایت خلائق و مخلوق اضع در ولیش ہیں۔

میان تیغ علی شاہ صاحب وارثی رحم آپ کا وطن
ضلع بہراجھ میں تھا آپ ائے بھی سیاحی میں اپنی عمر تھام کی
میان احمد علی شاہ صاحب وارثی رحم آپ کا وطن

پرسوں اپر تھا دھماں فرمائے گئے۔

میان محمد شاہ صاحب وارثی۔ آپ کا وطن الحکم باؤ کی تصرف ہے اس سے نہ یادہ حال معلوم نہیں ہو سکا۔
میان روشن شاہ صاحب وارثی رحم آپ کا وطن نواحی فتح آباد میں تھا دھماں فرمائے گئے۔

میان بیدل شاہ صاحب وارثی رحم آپ کا وطن قلعے آؤڈن سختا دھماں فرمائے گئے۔

میان خاکسار شاہ صاحب وارثی۔ آپ کا وطن را پورا ہے آپ نہایت جفا کھٹ دوڑیں ہیں گے آستانہ علمیا پر خود رات خاصی ادا فرمائے ہیں

میان احمد شاہ صاحب وارثی رحم توطن ہموان میان

امیر شاہ صاحب دارالقی رہ متواتر ہے اُن ہر دو صاحبون کا
عرصہ سے حال نہیں معلوم کہ تعمید حیات ہیں یا وصال ہو گیا۔
میان محمد و میر شاہ صاحب دارالقی رہ آپ کا امراء محمود ہستو
میں ہے۔

حاجی واکر شاہ صاحب عرف صوفی پایا رے دارالقی آپ
نہایت خلیق و متواتر اضع و رویش ہیں اب آپ نے مستقل
طور پر دیوان شریف یعنی قیام فرما لیا ہے۔
مگر می الفت شاہ صاحب دارالقی و میان گناہ شاہ
صاحب دارالقی و علامہ علی شاہ صاحب دارالقی تعمید بھی
و میان امیر شاہ صاحب دارالقی متواتر پار دینہ کے
تفصیلی حالات نہیں معلوم ہو سکے۔

میان نور شاہ صاحب وارثی آپ کا وطن ضلع مونگیرے
آپ، نہایت با وحشی اور جیاہد کش فقیر ہیں۔

میان محمد شاہ صاحب وارثی آپ کا وطن ضلع ایتم بخا
سر بریج پر ہیں واصل بچ ہوئے۔

میان احمد شاہ صاحب وارثی آپ کا وطن باز پالپور
سیوان میں تھا عرصہ سے کچھ سیہ نہیں معلوم۔

میان احمد شاہ صاحب وارثی رحم آپ کا وطن فتحور
تھا آپ کا بھی فصلی حال نہیں معلوم ہو سکا۔

میان آپا و شاہ صاحب وارثی۔ آپ ایک عمر زیاد
ہیں اور آپ کا قیام شاہ جہان پور میں رہتا ہے۔

میان محمد شاہ صاحب وارثی رحم آپ کا وطن عمالک منوط

ادموہ میں بخا سیر و سیاحت میں وصال فرمائے گئے۔

میان خزان شاہ صاحب دارالثیر آپ نابدینا تھے
فتوح میں قیام کیا وصال فرمائے گئے۔

میان باٹکے شاہ صاحب دارالثیر آپ کا وطن پیجا
میں تھا آپ اکبر زاد میں وصال فرمائے گئے۔

حاجی سید غنفور شاہ صاحب جماجمی الوارثی آپ کا وطن
گیا میں تھا آپ نو عمری میں احرام پوش ہوئے اور آپ سے
مفرز تعیینہ فتحہ طبقے میں تو سیدع سلسلہ ہوئی۔ آپ باوجو
کم سنتی فیوضات و اثریہ سے کامل مستفیض رکھتے آپ کا وصال
ہو گیا۔

میان سید الحسن شاہ صاحب وارثی آپ ایک مجاہد

کش

و متوکل فقیر بیں صحراء بے بارہم پر بین قبایل میں سے ہے۔

میان حنفی شاہ صاحب دارالحکم رہ آپ ایک
نامی گواہی فتحیر نے جوارا عکلہ پور بین آپ کی خانقاہ ہے آپ سے
سلسلہ دارالشیعہ کی توسیع اٹھی اپنائی پڑھوئی اور آپ کے صاحب
کے بعد اب آپ کے مترشیز سے سلسلہ پیغام بخاری میں
میان سیدین شاہ صاحب دارالحکم رہ آپ کا وطن قصبه
شکوہ آباد تھا اُناؤدیں آج پہنچنے والے وصال غریباً۔

میان الحسینی شاہ صاحب دارالحکم رہ آپ کا وطن کوڈھوڑ
یعنی تھا عزیز ہوا کہ وصال فرمائے گئے۔

میان شیخیع صاحب دارالحکم رہ آپ کا وطن شکوہ آباد
تھا وصال فرمائے گئے۔

میان صرط المستقیم شاہ صاحب دارالٹی رح آپ کا ملن
ملک عرب میں بھاہن دوستیان تاگرا حرام پوش ہوئے اور الٹا
دارثیر نے آپ کو محیر صرط المستقیم بنا دیا مدت ہونی دھماں فرما گئی
میان بعد ادی شاہ صاحب دارالٹی رح آپ بھی عرب
سے بیان آگرا حرام پوش ہوئے افضل دارثیر نے دولت
معروف سے آپ کو مالا مال کر دیا آپ کا بھی دھماں ہو گیا۔
میان صفی شاہ صاحب دارالٹی رح آپ خاندان
پودھریان صفی پور شریف سے بھتے آپ کا دھماں ہو گیا۔
میان خاک شاہ صاحب دارالٹی آپ کو سرکاری
لطف احرام عطا ہوا اتنا دھماں فرمائے گئے۔
میان کجارت شاہ صاحب دارالٹی رح آپ کو بھی صفی

اگرام ہر جست ہوا تھا آپ ضلع فرخ آباد کے پاشنے کے
وصال ہوا یا۔

میاں عجیبہ المراق شاہ صاحب خاموشی ارنج
آپ ضلع بارہ بیکی کے پاشنے کے آپ کو سرکار نے خاموش
کر دیا تھا اور رسمی خاموشی کے نام میں رہائی ٹلکا لے چاہیئے
آپ کو افرار می خضع بارہ ضلع پہنچ ہیں ہے۔

خاطر سعیدی شاہ صاحب وارہی۔ آپ کا ذلن بڑا
گاؤں ہے آپ کو بجا کر کار نے صاحب حقیقت بھایا ہے
آپ کے حالات اندر من الشہر ہیں آپ پریفت جزا ذہ بھا
ہے تمیث آپ گرس تحریف ہیں چاڑھرا پھا آبائی بھاسنگر
ہش کر لئے ہیں چماحب تحریف اور صاحب مسلم بزرگ ہیں

دیواشیف میں قیام ہے اور اکثر بزرگ سماحت بھی فرماتے ہیں
 لٹھور شاہ صاحب وارثی رعیت یم آباد میں وصال فرمایا
 میان ہریکا شاہ صاحب دارثی رع آپ کا قیام نہ
 ہیں رہتا تھا آپ مجدد صاحب المعرفت فقیر تھے۔

میان ہریکا شاہ صاحب دارثی رع خود ہو اک آپ
 قیام قصیدہ ڈبائی میں رہتا تھا آپ صاحب سلسلہ نہیں
 تھے وصال ہو گیا۔

میان لکن شاہ صاحب وارثی رع آپ کو وطن نواح
 شکوہ آباد میں تھا وصال ہو گیا۔

قاضی عجل الحجی شاہ صاحب دارثی رع آپ صاحب
 چوب فقیر تھے کلمہ معظمه میں صاحب خدمت و صاحب اشرف

گد رے ہیں۔

میان بہادر شاہ صاحب وارثی رح آپ کو مد نیمہ منورہ
میں حضور نے متین فرمایا تھا آپ بھی ڈبرے صاحب کمال بزرگ
میان زکیہن شاہ صاحب وارثی رح آپ پنجابی سخنے۔
سرکار سے لصفت تہدار لنگوٹھ مر جست ہوا تھا۔

میان چپ پشاہ صاحب وارثی - آپ ایک صعنہ بڑگ
سخنے آپ کو لصفت تہدار مر جست ہوا تھا آپ خاموش رہتے تھے
جمیر شریف میں دصال فرمائے۔

آزاد شاہ صاحب وارثی رح آپ کا ضرار کا نپور میں ہے
دادر شاہ صاحب وارثی رح آپ کا مزار شہادت بکھ

میں ہے۔

معصوم شاہ صاحب وارثی آپ قیامِ حجیم شاہ صاحب
کی کوئی پڑھے دیں مٹو کلا تھے زندگی سبز فرماتے ہیں۔

کھڑیا شاہ صاحب وارثی شرح آپ سیاح تھے اور بڑھا
سیاحت ہی کسی مقام پر وصال فرمائے گئے۔

پتو شاہ صاحب وارثی شرح آپ کا مزار خیرگڑہ میں ہے۔
چنپ شاہ صاحب پنجابی وارثی شرح آپ بحکم سرکار
خاموش رہتے تھے فیروز پور میں آپکا مزار ہے۔

احمد شاہ صاحب وارثی شرح پاک پن شرف میں آپ کا
وصال ہوا ہے۔

مولانا عزیز شاہ صاحب وارثی شرح آپ مجدوب تھے
بالنس بربلی میں وصال فرمایا۔

سکھ دشاد صاحب وارثی رح رام پور میں آپ کا فراز
کمال شاہ صاحب وارثی رح جو کی آپ کا فراز تر و نادر تر

ہیں ہے۔

پیار شاہ صاحب وارثی رح آپ قنوجہہ بھوپال کام صلح میں پوری
کے باشندے تھے سحر کار سے محبت تھی اپنے وطن میں وصال فرمایا۔
ملا محدث شاہ صاحب وارثی رح آپ کا فراز پاک کارٹ

ہیں ہے ملکہ مالا بار

ضلعہ سہولت شاہ صاحب وارثی رح آپ کا فراز سندھ ولی
ہیں ہے۔

اہم شاہ صاحب وارثی رح آپ کا فراز کا سرمن ہے
میونگوب علی شاہ صاحب وارثی رح آپ کا فراز لکھنؤ ہے

محبت شاہ صاحب وارثی رہ آپ کے فرازام کو پرین جمال نہ
محبوب شاہ صاحب وارثی رہ آپ کا دلمن ملک نہیں کلم
تھا عرصہ سنتے آپ کا حال معلوم نہیں۔

حُب علیٰ شاہ صاحب وارثی رہ آپ کے فراز کو دیکھنے
پڑے ہے۔

پنڈت منور شاہ صاحب وارثی رہ آپ کے فراز رام ناگر
کوہ حیات قلندر رہ پڑے ہے۔

دعا شوش علیٰ شاہ بُنگالی وارثی رہ آپ کے فراز کا پتہ نہیں معلوم
احمد علیٰ شاہ وارثی ستاریہ آپ کو غلام موسیقی سین کمال
حائل تھا احرام پوستی کے بعد نجداد شریف کا حکم مزاٹھا۔

حاجی ولی محمد شاہ صاحب وارثی رہ آپ کے فراز بالا دین
چینے

داری شاہ صاحب وارثی رح آپ کافزار لکڑی میں ہے
تیرانی شاہ صاحب وارثی رح آپ سیاح فقیر نام معلوم
نہیں کہ کمان و صمال فرمایا۔

خدائیش شاہ صاحب وارثی رح آپ کافزار کرسی شریف
میں ہے۔

مسکین شاہ صاحب وارثی رح آپ کھا و طرہ جید رآ با د تھا آپ
محذوب و صاحب اصرفات بزرگ لذرے ہیں۔

حاجی احمد شاہ صاحب وارثی رح آپ کا وطن ملک چین
تھا اور آپ سیاح فقیر تھے۔ مزار بجا کئے نامعلوم۔

نور شاہ صاحب وارثی رح آپ بزرگ کامل ستے آپ کافزار
دوستی میں بھس۔

سیات شاہ صاحب وارثی رح آپ ذکر دشائیں دردش
سے مر آپ کا مولیٰ تھا میں ہے۔

بھی بخش شاہ صاحب وارثی رح مر آپ کا بیٹوں میں تھا
تھر حصہ تورہ ضلع گونڈڑہ میں ہے۔

در بخش صاحب وارثی آپ کافرا نگرام میں ہے۔

مرجی شاہ صاحب وارثی رح آپ کافرا رسول پور میں ہے
عمر الیں شاہ صاحب وارثی رح آپ نے روولی شریف
بن دھماں نزدیکیا۔

عجیب اللہ کم شاہ صاحب وارثی رح آپ مت و بدھوش
نئے فرا آپ کا اچھا پھما میں ہے۔

نور الدشائی صاحب وارثی رح آپ کافرا سندھیہ میں ہے

شیرعلی شاہ صاحب وارثی رح آپ نے لکھنؤ میں دھماں
فرمایا ہے۔

مشکلی شاہ صاحب وارثی رح آپ کا فزار علیہم نگریں ہے
گناہم شاہ صاحب وارثی رح آپ کا وطن جملے رائے
بریلی تھا۔

گناہم شاہ صاحب وارثی رح آپ کا وطن شتر بسو ان تھا
احمد شاہ صاحب وارثی رح آپ کا وطن اندر رکھا وہیں
کہ سلطنت وہیہ منور و داصل بحق ہوئے۔

علام حسین شاہ تھا صاحب وارثی رح آپ کا وصال حرادا اُ
میں کسی مقام پر ہوا ہے۔

عبداللہ شاہ صاحب وارثی رح آپ کا وطن قیام نہ ہو تھا

سارے پور میں فرار ہے۔

رنگلے شاہ صاحب وارثی رکھنے والوں میں وصال ہوا ہے
چاند شاہ صاحب وارثی گردی سلوال میں وصال ہوا ہے
حاجی عزیز بادشاہ صاحب وارثی کا پوزود طن ہے
دریج دز بارت مدینہ طیپہ کی غرض تے باریلہ ہندوستان سے
پھول شاہ صاحب وارثی رح آپ کی قبر صحرائے
مرکنڈا میں ہے۔

حافظ جاتو شاہ صاحب وارثی رح آپ کا فزار ملدا آپا خملخ
بارہ نیکی میں ہے
روشن شاہ صاحب وارثی رح آپ کا فزار بیکانیر میں ہے۔
باوال شاہ صاحب وارثی رح آپ کا فزار بالو پور میں ہے

حاجی گھورے شاہ صاحب وارثی رہ آپ کا فزار بی بی میں
 گھورے شاہ صاحب وارثی آپ کا فزار کان اور میں ہے
 محمود شاہ صاحب وارثی رہ آپ کا فزار موبا ان میں ہے
 میان گرم شاہ صاحب وارثی رہ آپ کا قیام بالیگان
 میں نہیں آپ اپکے صاحب تھوڑا پر گستاخ و صمال ہو گیا
 میان مسیح الیین شاہ صاحب وارثی رہ شش تلوپ ضلع
 بارہ بیکی آپ کا وطن تھا و صمال ہو گیا۔ وہ کامیاب نہ ہو گئے
 میان رضاون شاہ صاحب وارثی رہ آپ قریب
 بال نہ شرفیت کے باشند ہو گئے و صمال فراہم گئے۔
 میان ہمچنی شاہ صاحب وارثی رہ آپ کو سفر کار کے
 بیچ میں بھجن خوب یاد ہے و صمال فرمائے گئے

میان چوں شاہ صاحب وارثی۔ آپ نواح بدرہ بنگی کے
باشدے ستے ایک مدت سے لاپتہ ہیں۔

میان یکم شاہ صاحب وارثی ترہ آپ کا وطن ملاوان ہے
آپ دا کرو شاغل درویش تھے دھماں فرمائے گے۔

میان ول جبلی شاہ صاحب وارثی ترہ بہلوں وطن ہے
عرصہ سے آہن پوش ہیں۔

میان نواب شاہ صاحب وارثی ترہ سہالی آپ کا
وطن ہے دھماں فرمائے گے۔

میان چوں شاہ صاحب وارثی ترہ آپ کا وطن برکہ
تحاو صمال فرمائے گے۔

میان محمد شاہ صاحب وارثی ترہ وطن آپ کا جونپور تھا

لگر تملکتہ میں قیام فرا کئے آپ کا سلسلہ تجویز و ارشاد بنت
وسع ہے آپ کو نصف کھنیر کار سے بخوبی ہوا بخوار و حمال
فرما کر۔

میان فقیر شاہ صاحب وارثی رہ امیر بخش بن شیع آستانہ
شریف کے والد تھے و حمال ہو گیا۔ ویوا خیر لیف سی میں
وفد ہوئے۔

میان مدینی شاہ صاحب وارثی رہ آپ کا وطن میرم
شریف میں تھا نہایت صاحب کیفیت عرشان میں تھے
بعد اورام پوشی بندگا م سپاہت اکبر آباد میں و حمال فرمایا
آپ کا فرار گورستان سرگردانی میں زیارت گا و فلاح تھے
میان شاہ صد والد میں صاحب وارثی رہ آپ کا

دھن افغانستان سعی فیضان داری شے چکر شہد دا مہلا یا کہ
پلے آپ کو صاحب خدمت کیا اور پھر آپ کو شادا و دلایت گونہ
ہنا یا آپ کافراستھل گونہ دو چھری ہے جہاں پر سالانہ عروس
ہوتا ہے۔

میان احمد شاد صاحب والی رحم آپ بھن بی بی کے
شوہر سنتے آپ کافراستھل خلیل شاہ اول میں رہے۔
میان موسیٰ شاہ صاحب والی شریعت آپ کافراستھل بیوی
میں تھا شیر دز سے احتم تو پڑھوئے تا آخر وقت پھر نہیں اگھے
میان توکل شاہ صاحب والی رحم آپ کو بھی وصال
ہو گیا۔

میان کھنی شاہ صاحب والی رحم نوائی اندر دو یعنی

سیاست فرمائے تھے وصال ہو گیا۔
 میان ققیہ شاہ صاحب وارثی رح آپ کا وطن خیرتی
 بزرگہ علامت ققیہ ہوئے از رلچہ وصال صدر ممکن مفراحت
 میں جان بحق تسلیم ہو گئے۔
 میان رسول شاہ صاحب وارثی رح آپ نانگ صاحب
 کے پیغمبر کے دیدی سکھتے دلویم قبل وصال آخری
 ققیہ ہوئے اور بعد وصال سرکار عالم پناہ دیا ہدینہ میں
 وصال بحق ہوئے۔

عقیہ میدھم شاہ وارثی اٹاوسی صاحب صاحب عالم ہزار
 صھر عہد نامہ خرقہ پیشی - ۱۴۷ هجری ۱۲۰ شاہ
 کیم شوال ۱۲۰ شاہ برو رعید الفطر بعد نماز صبح ۱۶۰ سال کی عمر

دِرَام عطا ہوا اور صہنگا مام احرام پوشی حضور نے سینئر انور سے لگا کر
 فایت شفقت سے چودست عطا پاش لشپت پر مارا تھا و مکان
 ہائین باز دپرا تھا پختہ نمایاں ہو گیا کہ اب بھاگ دن بدستورِ مدد جو
 جسے فقیر پہنے تھے تمغہ سر فرازی دشمن کا مرانی سمجھتا ہو
 بلا ہمیں است کہ داعش علا میش دار مم ۶

نہستِ سکھوارت احرام پوش دار شیخ

مشیخ شاہ صاحبِ حبیم وارثیہ رحمۃ اللہ علیہ خاندان بوسا افتخار سے
 تمیں بدر پر کشباب میں احرام پوش ہوئے آپ صاحبِ کشف
 و کرامات تمیں دربار وارثی میں آپ کا بڑا اعزاز تھا آپ کا فرز
 نجیم سے تھوڑے زیادت گاہ و خاص دعاء میں ہے۔ آپ کا سالانہ عوامی

احمد بن ادريس شاہ حبیم وارثیہ کا دلن مشرک آتا وہی نبھا

تیامت ہے۔

پر اپنے افسوس والی شاد صفا حبیم وارثیہ جسیکی۔ آپ بھی حضور کی
خوش پوشن تھیں آپ کی عاصیت اصراف ہو سکی عام مسخرت ہے
آپ کا اصرارِ حرم بخوبی نوازیں بھیجا اپنے وید و علی اپنے ہے۔

پر اپنی شاد صفا حبیم وارثیہ آپ کا وطن شرح آپا و بھائی آپ آخر
عمر میں نہایت ہا فیصل مجدد و پیر گذری اسیں لکھوں آپ کی زندگی
شیئیں نہیں پڑیں شاد صفا حبیم وارثیہ۔ آپ خاندان خواجہ کو
اعظیم نہ رکھیں کی ماں مار غالوں ہیں۔ ادا اکمل سچری سے سر کا
گی محبت میں فتحیں سفر ہو میں مادر ہمہ و قست خجال مرض
میں نجھوڑ مسح عرق ہیں ملکہ نما ویرزندگی و سلامت رکھے۔

احمد شاہ صاحبہ وارثیہ رہ آپ کا وطن اپنے میں تھا دو دین
رحلت فرمائی۔

اجتنب گھنام شاد صاحبہ وارثیہ رہ آپ ماسٹر شمس الدین شاہ
کی ضمکو حصہ درسر خوار کی احراء مر پوش ہیں اپنے وطن گوندو چکنے
شاہ صاحب زالیہ رہ پر قیام ہے

کنوار شاد صاحبہ وارثیہ آپ کا نہایت ہے جو قیام ہے

احمد شاہ صاحبہ وارثیہ آپ کا کانپنور ہیں قیام ہر شد آپ ائمی
روزہ دار تھیں رحلت فرمائیں۔

احمد شاد صاحبہ وارثیہ رہ آپ نوچ بار و نیکی میں مشتمل تھیں
اور وہیں رحلت ہوئی۔

اجتنب گھنیرے دل شاد صاحبہ وارثیہ رہ جو آخر آپ ہیں آپ بھا

قیام کھا اور وہیں رحلت فرمائی۔

اللہ والی شاہ صاحبہ وارثیہ - سہار پور میں قیام کھا وہیں رحلت فرمائی۔

بھادوی شاہ صاحبہ والشیہ رح گوڈہ یعنی درگاہ شاہ صدر الدین صاحب پر قیام بھادویں رحلت فرمائی۔

سید امی احمد شاہ صاحبہ وارثیہ رہ آپ سید علی الداود شاہ صاحب وارثی رحمۃ اللہ علیہ کی اہمیت ہے اور مسکار کی فقیر ہیں جن مجموعہ شاہ صاحبہ والشیہ - آپ سید احمد ہیں لقبیہ حیات ہے۔

معقول شاہ صاحبہ والشیہ - آپ کا وطن دیوانشیری

ہے اور وہیں مقبرہ ہے۔

رئیم شاہ صاحبہ وال شیہ آپ کا کچھ حال نہیں معلوم ہو سکا۔

بدینا شاہ صاحبہ وال شیہ آپ مجدد و دشیف ربان نہیں۔ سرکار کی فقیر بھی نہیں اور شرف نہیں تذار بھی حاصل تھا سیاحت عرب میں رحلت فرمائی۔

جن لی لی وال شیہ آپ تیس سال سے زیادہ خلیم سرکار ایک مقام پر بیٹھی رہیں۔ بعدہ نہنگاہم سیاحت علی گدھ میں وصال فرمایا۔

سکنیہ شاہ صاحبہ وال شیہ آپ گلاب شاہ تھا جب کی دختر نہیں اور سرکار کی فقیر براہوں میں کپنے رحلت فرمائے۔ مزار آپ کا قبرستان چکوئیان پر زیارت کا وحی

انصیفین ہ صاحبہم وارثیہ آپکے ہر بیٹھ تہیشہ تیرے روز
نذر شاول فرمائی اور اسی ریاست میں رہ چل دیا فرمائی۔

تمہست قصر احمد اسہماں

جو حضور کے حلقوں کوپوش ہیں

یا رشاد صاحب وارثی سعد اسہماں۔ سیاح نئے
وڑھے سے پتہ نہیں۔

طالب شاہ صاحب وارثی سعد اسہماں سیاح تو
معلوم نہیں زندہ ہیں یا مرد و افرمایا۔

جواہر شاہ صاحب وارثی سعد اسہماں۔ سیاح نئے
سیاحی میں وصال فرمایا۔

چارو شاہ صاحب وارثی سدا سہاگ مقیم سہاگی
محذوب ساکھ سیف زبان تھے انکا وصال ہو گیا۔
رحم علی شاہ صاحب وارثی سدا سہاگ ملچ آباد پن
والصال فرمائے گئے۔

مسکین شاہ صاحب وارثی سدا سہاگ مست
والسدر علیک نہان ہیں ایک دارت سے پتہ نہیں ہے۔

مندرجہ ذیل اسے اور مسترد کا درج سلسلہ
کی حقیقت و مختاپہ کو انجیب اسی درج پر بنا لیا ہے
فہرست فقرات میں اجتنب علی
میان عبداللہ شاہ صاحب وارثی مقیم سید زو الفقا

مرحوم دبوا شریف -

سید زین العابدین صاحب تھنی وارثی رحم

مشیم سید دبوا شریف -

جنصر حسن صاحب تھنی - دبوا شریف مشیم جامی لامبلو

لکوشاہ صاحب مشیم آستانہ شریف قادریم دبوا شریف

نیلم شاہ صاحب - مشیم لکھنؤ -

اصل یہ ہے کہ گروہ وارثی ایک ایسا نیشن نام سائی اور

میدان غیر محمد ورد ہے کہ جہاں یہ پتہ ہلکا قطعی نام مکمل و محوال ہے

کہ اس بیتل میں کسی قسم کے ذخایر و خزانے محفوظ ہیں

جہاں دیکھئے آپ کے دبلوں کے ٹولیاں موجود ہیں اور جدہ

ویکھئے فیوض یا فلکان وارثیہ کی ایک حریت ایکنڈیا آبادی

نغمہ روحانی

تدویون میں شمار خادمان ارثی
 رشک فردوس بین ہجراستان ارثی
 دل کو زدنگو دیں لحل اور را کرامی صبا
 جس حکیم ہونا کیا مر عاشقان ارثی
 عالم پیاس میں بی تھی سڑاب معرفت
 ہوش میں اتبک میں میں میکشان ارثی
 عرضہ محشر من بھی پر نمیں خوف دھرا
 پھر دیاں جھوٹے دبو انگلائیں دارثی
 دین دلت سے جلد میں ایں درجیں
 یعنی دنیا میں مجستیں جہاں دارثی
 پنجت کے نام کا طراہ ہو خطہ نور میں
 درس حکیم کا محشر من لشان ارثی
 پھر تو بیداں منزل مقصود مَد پہنچن گئیم
 بنے جب نیکے گرد کار داں دارثی

— ۰ رہنا خواہ ۰ —

وہا جریں دلیل انتہا

بڑے خواستہ میں جو تاریک دلیل ہو کر دلیلی مشرک ہے میں بالآخر
مهاجر سمجھی شہزادی صاحب مرحوم عزیز پوری۔ مهاجر شاہ شاکر صاحب
امکا وائی۔ مهاجر صوالی نصیل الرحمن صاحب مرحوم بابکی پوری۔
نواب نادر شاہ صاحب مرحوم لکھنؤی مهاجر۔ حافظ احمد شاہ
صاحب مرعوم اکبر آبادی۔ مهاجر حافظ چپاری شاہ صاحب
بڑا گاہن۔ مهاجر سرہنامس انزلانی مرحومہ جناب پئشی امانت نعمت
خان صاحب پٹشنگ کوئی تو ان مهاجر مراپوری۔ پئیت دیندار
شاہ صاحب مهاجر نروروی صوفی چپاری کے شاہ صاحب
نهاجر سید مجرد ق شاہ صاحب مهاجر بابکی پوری۔ مهاجر

جاحی فیض شاہ صاحب خادم خاص کبروی - مہاجر جاحی
 نعمت اللہ شاہ صاحب مہاجر ملادن - بسم اللہ شاہ صاحب
 صاحب فرزخ آبادی - خاکسار شاہ صاحب مہاجر رائے پوری

قصہ گوپال دربارہ والی

تراب علی شاہ صاحب مرحوم ہٹولی - جاحی فیض
 بخشش علی صاحب مرحوم زمیندار گدید
 مسند رحیمیں سماں حضرت کھان کوش و
 بیشی بیش دو ماہ مہماں استاد ہزار

کی دعوت کا اہم ہوتا ہے

راجہ دوست محمد خان صاحب وارثی مرحوم ریاست
 راجہ دوست نرائیں شکر حماجہ داری ریاست میر
 راجہ محمد شیرخان صاحب وارثی ریاست رائے پور
 چودہ بھری لطافت حسین صاحب مرحوم وارثی تعلقہ
 رامدله بادشاہ حسین خان صاحب وارثی تعلقہ
 کبراء عاجی عباس حسین خان صاحب وارثی تعلقہ
 بالولو پر نہ سستہ شہزادہ ریاست وارثی

مولانا شاہی وارثی دریا آبادی خنگلی وارثی بڑاون -

مولانا تحریر وارثی گیاوسی - مولانا عقیل وارثی لکھنؤی - حمزہ
 شیخ احمد ارثی لکھنؤی - مولانا بیدن پیغمبریہ وارثی لکھنؤی - مولانا
 فضیلت وارثی باز پرلوری - مولانا طائفت وارثی
 شیخ پیغمبری حافظہ پیارہی وارثی پڑا کاؤں - مسما غلط
 احمد نیمیجان وارثی اکبر آبادی - لیسان الہمندی ختنہ
 سایا خض وارثی خیر آبادی - حکیمہ کوثر وارثی خیر آبادی
 افتخار الشعرااء - محمد طلس خیر آبادی - حکیم نور حشم
 وارثی ایدھیر مشرق گور کھپوری - حکیم جبکر وارثی سبوانی -
 مولانا اکبر وارثی میر کوٹی - حسین قیصر اکبر آبادی - صاحب لانا
 سعید باب وارثی اکبر آبادی - فروغی وارثی شاہ بہماں پوری سکی
 شیخ پیغمبر وارثی سترکنی - شعیم وارثی لالہ پوری دیوی

حسیران وارثی زام پوری - فوداری ملادین - مولانا سنجی
 داری امادی - مصطفی داری امادی - نازم داری دلوی -
 تراب داری بہبٹلوی - فواب داری گدیاںی - اہلین داری
 احمد پوری - گنڈ او ارثی علی گڑھی - شاکر وارثی امادی
 شاه بوالحسن داری امادی - مولانا صغر داری شاہپوری
 امجد داری با بولپوری - افسون داری لکیٹاںی - سخنہوس
 داری دلوی - روشن شاہپوری - حکیم منعہر داری
 فتحوری - غنی گیاہی - فقیر بیدیاں داری امادی مصنف رسالہ
 فہرست پر حکیمان دربار وارثی
 بی - پیرش - حاجی محمد دفم - مجامعا اوسیمی سالمی
 فقیر سے - امیر تریخ پرستی
 بھی بخش - محمد علی خوشبو ساز
 بختاور - بدلو - خاکر دب
 لئے ہر پڑپ کی قدامت کمال اوسکے سکھنے سے ظاہر ہو گا۔

مُوَالَانْ جَوَادْ كَاظْمَانِي

میان حیدرگش عروم میر قوالان در پاروارشی دیوادار شد.

میان عجیب اور مرحوم بڑے لوگوں میان خاجم علی مرحوم سرکم
میان صفتیں کا مرحوم گدید۔ ان لوگوں کے بعد تھے انکی
آل دادلاو جملہ جتوں میراث آسٹرانہ خلیفہ سے متفقیہ

مسنونیتیں ہوئیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خلاف کے عبیدہ سرخیت - غلام اثر ریں روپنہ حضرت ایم جزا صلی اللہ علیہ وسلم باللہ فراہ مبارک

ایک طاق میں نصب ہے۔

بڑت پاکھر جیکے سماں ہیں سر کار عالم تباہ نے استراحت
فرمائی ہے اور جواب کو ششمہ شہابی پر بالذمہ خوار مبارک سر برزا
شاداب ہے۔

چھائی مترصل زینیہ شرقی قدمہ دو لمحہ سر کے دروازہ پر تبا
اور جس کا پانی سر کار سے لوٹ فرمایا۔ پھر۔

ہر سہ دروازہ کے پوچھ جوالوں عالی ہیں نصب ہے
اور اسہا امام بارہ دینہ رکھ کر کھل کر گئے ہیں۔

پیشہ اک باب عالی ذخیرہ اس باب تیہن میخواست
پاکی سو لار سر کار عالم تباہ۔ تھے لہبہ اونک حضور روز
دنداں مبارک حضور پر نور احتمام شریعہ و فردست عالی

سرکار عالم پاہ نور اللہ فرمیجہ

صل جان دیوہ شریعت دینیز بیر بجا تین معلم ان دارالشیعہ کے پام کشڑ و بیشتر
تبرکات محسنو خدا ہیں۔

لعلہ کیتھ

ڈال درمی لئے جاتی ہو ادیوکی لمبی حلیت ہو دینہ سے فضادیوکی
بزم کا شنی پیدا ہو تو کعبہ پریخ اور سکم خیر ملتے ہیں سداد توکی
سیمہ زرد رہ کو پاوسکی ارش ہو نصب خالہ بسی تجوہ بنا کو تو زند دیوکی
حشرمک ہو شہین آن پس منگل کا چکے ہیں جو سہمہ ہو تراویوکی
نکبت کیوں گارت میں لسی سکر بیدم
بوج عذان سے سعطرتے صبا دیوکی

ہندوستان میں جس قدر اہل اللہ کی خانقاہیں
 اور مقابر عالیشان اب تک نتھیں رہے ہیں اون میں
 عام طور پر پشاہان وقت اور صاحبیان تکمیل و اقتدار کی
 ارادوں کو سشنٹ لئے گام کیا ہے مگر آستانہ والی بھی
 ایک ایسا آستانہ ہے جو چوبادجو و اسد رجہ طحیل و عرض
 پنجتہ و انہما می خوبصورت ہو نیکے صرف غلامان دارشیہ کی
 ہمیت و سعی کیا قابل فخر نہ ہے۔ عہد کار داریش سے ان
 افراد کو خداوند خاص ہمیت ہوا و فضل الہی ہر حال میں اونکے
 شامل رہے جن کی جان تو ملکوں شہنشوں نے رو قعہ اپنیں
 کی تکمیل۔ ہماری آنکھوں کو وکھلا سے حق یہ ہے کہ جیسے
 صاحب آستانہ کی شان تمام عالم سے نرالی ہی اسی طرح

استانہ شریعت بھی اپنا نظر آپ سے ۔

تمیر و فضلہ قادر میں جن خوش تصمیبوں کے نکایات

حصہ لیا ہے اُنکی سماں کے میں مسند دلائیں

حاجی شیخ عثایت اللہ صاحب دارالثیر تعلقہ دار سید پور

ونائب ریاست محمود آباد شریف میں تمیر ۔

حاجی عولومی فخر الدین صاحب دیکیں اعظم تعلقہ دار دیوان استاد

خڑا بخشی

مولومی شیخ محمود حمد صاحب دارالثیر آستانہ شریعت

سیدا وہ شیخ حضرت شاہ ولایت دیوبندی شریف نکے میں تمیر

عاجی فاضی بخشش عملی صاحب دارالثیر و قصہ کو سہ کاری ۔

رسیس گردیده - نگران تعمیر
شیخ مت اعلیٰ صاحب وارثی رسیس دیوک شریف

محرر تعمیر

نشی شبرات علی صاحب وارثی هتوطن دیوک شریف

محرر تعمیر

تعمیر کنندگان رو فصل اقدس

محمد شمشود آبادی مقصود علی محمد آبادی - عاجی فتح محمد
معمار ستری سرگردہ معماران

محمد آبادی - کلوچه محمد آبادی وزیر علی محمد آبادی
معمار

فرزند علی محمد آبادی خمام علی محمد آبادی - خدای محمد آبادی

معمار

معمار

معمار

رئیس بخش محمد آبادی - کریم بخش محمد آبادی - عبیر التغور دلوی

معمار

معمار

معمار

صاحب علی دلوی - عابد علی دلوی - امیرخان محمد آبادی

معمار

معمار

معمار

جمن خان صدر پوری - احمد خان محمد آبادی - غنی محمد آبادی

معمار

معمار

معمار

شتری محمد آبادی - بنی بخش محمد آبادی - خدا بخش خورد محمد آبادی

معمار

معمار

معمار

خدابخش خان محمد آبادی - ولی محمد محمد آبادی - قریعلی محمد آبادی

معمار

بتریدی مسجد آبادی - گھور و گلان مسجد آبادی - گھور و غور مسجد آبادی

معمار معمار معمار

فضل محمد مسجد آبادی - روشن مسجد آبادی - لال محمد لکھنؤی

معمار معمار معمار

چنی لال نواب گنجی - کرم علی مسجد آبادی - شکور مسجد آبادی گھٹیٹے

معمار معمار معمار

خدا بخش - کلو خورد - ولداری - چینہدی - روشن خان جنخون

معمار معمار معمار معمار

مکا عبد الرحمن - مجیدیہ - شبلی دیوی - خدا بخش کامیاب مسجد آبادی

معمار معمار معمار

صیب بخش دیوی سر لفیت سقہ

لہاڑاں جی پری.

گوبند جی - پچھی نرائی - سورج سہائے - مادھو جی - باور جی
بادل جی.



ذواب خان سنگتراش اکبر آبادی - صعشاگر دان - حاجی
شیخ ناکھنو سنگتراش کھراتومی - صعشاگر دان -
احمد علی سنگتراش محمود آبادی -

کارہیگران آہن

باڈ سینیل لکھنؤی - لانہا مسٹر سی لکھنؤی -

قطۂ نہاد کی سترخ تکمیلہ عہد پرستی نامہ مسٹر فوکس
۱۳۰۴ھ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ دیدِ مہارِ حیثُم بافضل خدامِ اکرم
سالِ تکمیلِ ضریح شہزاد ارشیدم روضۂ اقدس محبوبِ الہمی گفتم
۳۰ جون ۱۳۰۴ھ

سلامِ احمدِ مدرس

سلامِ احمدِ شمع بزعمِ مصلحتِ طائفی
سلامِ احمدِ نورِ حیثُم مرتضائی
سلامِ احمدِ وح نہرا جان میں
سلامِ اے ریڈ کلزار کونین
سلامِ اے کشتی دل کے نہیان
سلامِ اے بی ورسامان دوسا
سلامِ اے گنج اسرارِ معاافی
سلامِ اے گلبن بارعِ ممتاز

فرودن و مجلس داعی

سلام اک خسر و قلیق عرفان شہزادت علی محبوب بہجان
 بہارِ گلشن کو نینِ سلم چراغِ خانہ بیداریں نتلیم
 تبیہہ مرتضیٰ شان پر تبیہہ امیر شکرِ میداںِ محفل
 بہارِ روضہ النور کو تجھرسے دراقدس کو صبح و شام بحدبے
 مری آنکھیں تصدیق چالیسیر نشانِ نبیدا طہر حرا سمر
 کلنس پر لوحہ کے قربانیان میں صہرِ ماہ کو صدقہ حمزہ اون
 میں اوس ارضِ مقدس ہر چیز پہ کہ آسودہ ہے جس میں تو میان
 دل بخور لائے تاب کیتے تاسعہ یا آخر زندگی کی چیز پا کس خواب کیتے
 میں صدقے پیٹھی نہیں میں مسونیا لے ذرا خسار میں چادرِ رہماں لے
 انتہا اسی سر و حرماں جان بیدا م
 بہارِ گلشن امیران بیدا م

لٹھ نڈا مہم استھان پر

راسی خاکہ آستانہ میں کسیدن فنا بھی ہنگا
 کہ جا ہوا ہے بیدم اسی خاکہ ستان سے
 آستانہ وارثی کی علوشان رفتہ مردان کو تعارف
 تو بیضورت ہے کیونکہ سو وصلہ پیشو اوسارے عالم
 درج خاص و عام پونے کے باعث افتاب سے زیادہ روشن ہے
 اور یقینت بھی صحابہ بیان نہیں کہ آج تک بیان سے کوئی

اسیل بھی مایوس و محروم اور کوئی طالب ناکام و ناہراں دین
 پھر اپنے بیان کے منع اور داشتہ احمدی عالات کا ظاہر کر دینا
 ضروری ہے کہ بعد وصال سرکار عالم نے ۲۴ برلن سیدوم جو چونکہ
 حاضرین کثیر العدد اور اعلان کرو یا گیا تھا کہ حضور کے فرمان
 واجب الازعان کے موافق آپ کا کوئی خلیفہ یا جانشین
 نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ بیان سید جابر اہمیت معاہد
 نصیحت کی آئندہ شرفت چوں یہ ہوئے اور یہ طے پایا کہ جو نظم حضور
 امام الادیا نور اللہ ضیریحہ کے زمانہ میں معاہدہ ہی پذیرتھور قائم
 رہے گا۔ اسی چوں یہ کو سید صاحب بنے بھی ہیا تک پڑھر
 کیا کہ لکھا رہا اور مذکور حسب الفاق رائے سید صاحب صوفی
 اخبار و بدیہ سکندر می را مپور میں شائع کر دی گئی۔

کچھ وہ صہ نہ کے اور پس ہر مکدر آمد بھی رہا۔ لیکن یا مشتعل ام رائٹ آیا
 اور بعض حضرات نے خود تو حصانہ کارروائیاں شروع کر دیں اور
 وہ روپیہ اختیار کیا کہ جس سے فہلماں وارثی کے دلوں کو سخت
 صد مہ پہنچے۔ آخر انہوں نے اعلیٰ حکیم کو مشتملین پر
 کیا اور میا تک کہ مسیل صاحب نے اونکی راہ سے
 اتفاق کیا اور یہ دعویٰ کہ انہوں والی سی سفیر کی پیغمبری شرف کے
 جہاں محمد وحی بغرض شرکت عرض شریعت شریف لے چکا ہے
 تھے اور خود ایک دستور العمل میشورہ فہلماں وارثی
 حسبُری کر دیتے۔ لیکن محمد وحی کی زندگی نے وقایت کی اور
 وہ اس پیارک ارادوں کو پورا نہ کر سکے۔ اسکے بعد آستانہ سر
 پر ایسی طوراً بیت الملوک کی روپیگاری ہوئی کہ جبکہ احادیث کرنے سے ایک

گونہ قلب کو تکیف اور طبیعت کو کرامت ہوتی ہے۔ مجبو رعالت
 تک نوبت پہنچی اور درگاہ دار قمی الیوسی ائمہ شیعہ ممبران نے
 ہر طور پر کوشش کر کے بصرف زر کش مرقد نہ دائر کیا جس میں
 ان حضرات نے جواہر خرمی کے بااثاث و بانی مکتبہ برمی بری
 مبع آزمائیاں فرمائیں لیکن بمحمد اتف آیہ کریمہ جماعت الحق و
 نَهَىَ الْبَاطِلُ ۖ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهْوًا وَقَاهَةً اللَّهُ يُحِبُّ
 کے
 فضل اور صاحب آستانہ کے کرم سے الیوسی ائمہ کا میریا
 ہوا اور عدالت نے یہ تجویز فرمایا کہ جناب حاجی صاحب قبلہ
 کا کوئی سجادہ نشین نہ تھا اس نتیجہ ہو سکتا ہے۔ اسی صفت میں
 آستانہ شریف معین ادریس کے متعلق تھا کہ وقت نہ فاہم فاریما
 اور اوس کے انتظام کے واسطے ایک کمیٹی قائم کروی کی

آگوئہ قلب کو تکلیف اور طبیعت کو کراہت ہوئی ہے۔ مجھوں اعدالت
 کا ک نوبت پہنچی اور درگاہ دار فی الیسوی اسٹین کے ممبران نے
 ہر طور پر کوشش کر کے بصر فزر کشیر مقدمہ واپس کیا جس میں
 ان حضرات نے جواں خرابی کے باعث دبائی تھے بڑی طرزی
 پیغام آزمائیاں فرمائیں لیکن مصہد اُن آیہ کریمہ مہماں الحق و
 نَهَىَ الْبَاطِلُ ۖ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوًّا وَأَنَّ اللَّٰهُ يَعْلَمُ
 فضل اور صاحب آستانہ کے کرم سے الیسوی اسٹین کا میرا جا
 ہوا اور عدالت نے یہ تحریز فرمایا کہ جانب حاجی صاحب قبلہ
 کا کوئی سجادہ نشین نہ تھا اس آیہ کہ ہو سکتا ہے۔ اسی صورت میں
 آستانہ شریفہ معین اوس کے متعلق قاتم کے وقت ہذا غام قرار پایا
 اور اوس کے انتظام کے واسطے ایک کمیٹی قائم کردی گئی

جس میں اول وس ممبر مقسر ہوئے اور پورہ کو حسب درخواست
داری شایوسی الشیش چار ممبروں کا اور اذرا فہ منظور ہوا۔

اس طور پر اپنے کل عقداً ممبران کی چودھ پر گرد ہے ان میں
سے ایک پریسیدنٹ اور اپنے سیکریٹری ہے خدا و ران نمبر
کے ایک پریسیدنٹ ہے جو زیر بگرانی ٹرسٹ مکتبی حبیبہ کمیٹی
آستانہ مشریعہ کا عامل ہے۔ آستانہ مشریعہ کے صاحبوں ایک
مسجد تھا لیشان شریف چڑھتہ اور ایک خانقاہ ایشی وہ مکان
جو خانہ بعد مکھا کر پیغمبر نبی ﷺ کے صاحبین وارثی رئیس مذہبی
لئے حلقہ ریاضی نذر کیا تھا اور ایک بد مرعوب ہے جس میں انہم
علوم دینیات، ارشادی اور حسینی کے تصاریع کے کے لئے
جنابہ بی بی تھا ایک صاحبہ وارثیہ ایسیہ لیا وی بنتے ایک

معقول و قعْد کیا ہے۔

تفصیلِ حادیت مقدمہ و قیام درگاہ دارثی الیوسی الشن
کے متعلق محدث علیحدہ ستر رات موجود ہیں اور شایع بھی ہو چکی
ہیں۔ اس لئے اس موقع پر ان کا اعادہ و خروجی نہیں ہے
بڑھا جب چاہیں وہ سر درگاہ دارثی سے طلب فرمائے
طاخنہ فرمائیں۔

اس تمانہ اقدس کے متعلق ایک لذکر خانہ ہے جس میں
زاریں روشنہ اقحر کو کھانا بابا قائد عدو پا جانا ہے اور اُسکا
تمام درکمال تصریح مدعی عزیز طبقہ کر پہنچ سنا کر صاحب دارثی
کے ہے۔

درستہ کا لفظ خود بی بی عالیہ شریعت صاحبہ دارثیہ داشتہ کے یافت ہے

زیر اہتمام شیخ بر صاحب ٹرسٹ ہوتا ہے۔
 ٹرسٹ مکہمی کی تحویل میں بُجز ایک وقف کے جو مسعودی سید
 غنی حیدر صاحب دارثی وکیل و رئیس گلابی نے کیا ہے۔ اور
 کوئی وقف نہیں ہے۔ حال میں ٹرسٹ مکہمی نے ایک قف
 جو احمدی ییکھر دارثیہ مرحومہ الہیہ مولوی فضل حسین صاحب
 صدیقی الوارثی اٹادی مرحوم مصطفیٰ مشتکوہۃ حقانیۃ
 نے کیا تھا بذریعہ عدالت اور حاصل کیا ہے تقریباً دو سال
 سے مولوی محمد اسماعیل صدایش دارثی مرحوم رئیس بلجی
 کے وقف کا روپیہ بھی وصول ہونا شروع ہوا ہے۔

آستانہ نظریت کے متعلق ایک ٹرسٹ مکہمی ایک
 الیسویں شیخ۔ ایک حلقة فقراء دارثیہ ہو۔ ٹرسٹ مکہمی

کا کام آستانہ شریف اور اوسکے متعلقات کو اپنی طرح کرنا
 اور الیسوی مرقی اوس میں کرنا جو بلحاظ سرمایہ ہو سکتی ہو زیر
 نظم ضروریات و جملہ انتظامات کی تکمیل اشتملت ہے الیسوی الشیخ
 کا فرض مرسٹ میسٹ کو فرم کی ادد دینا اور عند الضرورت روپیہ
 فراہم کرنا ہے۔ الیسوی الشیخ کے مہماں کی تعداد تھمیہ پاپیسیو
 کے ہے جس میں غرباء سے لیکر ڈبے ڈبے اولوال شرم اور جاننا
 شامل ہیں جو انتظامات و ضروریات آستانہ شریف کو نہاتہ
 دلچسپی کے ساتھ دیکھتے ہیں۔ اور ہبودی آستانہ شریف کا
 خاص مقصد ہے۔ چنانچہ الیسوی الشیخ ہی اسوق جہڑا
 کی تعمیر اپنے اہتمام سے کر رہا ہے۔ اور اوسی کے افراد نے
 تعمیر آستانہ شریف اور دیوار حد بندی کی تکمیل کی ہے۔

ایوسی الشیخ کا دفتر مصلی آستانہ شریف ہے اور اوسی مکان
میں کتب خانہ و ذخیرہ تبرکات بھی محفوظ ہے۔

حلقہ فقراء وارثیت کا یہ کام ہے کہ حتی الامکان فقراء طبق
کی اصلاح میں کوشش کرے۔ اور جو لوگ خود خواستہ
فقیر و رخود ساختہ حرام لوٹس بن گئے ہیں اونکو باقاعدہ داخل
سلسلہ عالیہ کر کے تعلیم و ترتیب خاندان و ارثیہ سے لاعلم
نہ رہنے دین اور جو حضرات اس پر وہ میں بندگان خدا کو
پہنچائے اور انہوں کو نیکے باقی ہوں اونکو اس بدرابھی سے
پاز رہنے کی کوشش کریں اور خود تو یعنی سلسلہ عالیہ
دارثیہ کے متعلق کارروائی متناسب و ضروری عمل میں لا آتا
رہے۔ اس حلقہ میں ایک صدر حلقة ایک نائب صدر حلقة

ایک ناظم ایک ناظم ہے اور اس حلقہ کا چل سہ بھی زیادہ عوں
 شرف ماد صفر ہوتا ہے جس میں سالانہ کارروائی پری
 ہو کر منظور ہوتی ہے اور آئندہ کے واسطے حسب ہمدردی
 دستور العمل مرتب ہوتا ہے اسی حلقہ کے فرعی سے
 فقرا اخلاقی میں سے آستانہ شرف کی خدمت کے لئے خدا
 بخوبی ہوتے ہیں جو سال ہر ایک باری پری باری سے خدمات آتا
 شرف انجام دیتے ہیں۔

ماہ پری میں محض فقر سے حلقہ والوں کے اہم والوں کی
 زینگاری پرستی کی طبق ایک عوس ہوتا ہے۔ زمانہ عوس شرف
 ماہ صفر دسمبر کا مکاں جو کارروائی آستانہ شرف پر ہوتی
 ہے اوس میں صاحب آستانہ شرف کے بذاق کا پورا پورا انتظار

بڑے طرز کہا جاتا ہے۔ اور قسم تبرکات وغیرہ بھی اسی طور پر جاری ہے جیسا کہ قبل وصال اس سرکار والائیں جاری تھا۔ قل بہواری دیپروپر تھاریپا آستانہ کی صراحت نقشہ ذیل سے ہوئی۔

نقشہ تھاریپا لئا مہماں آستانہ خلیلیا

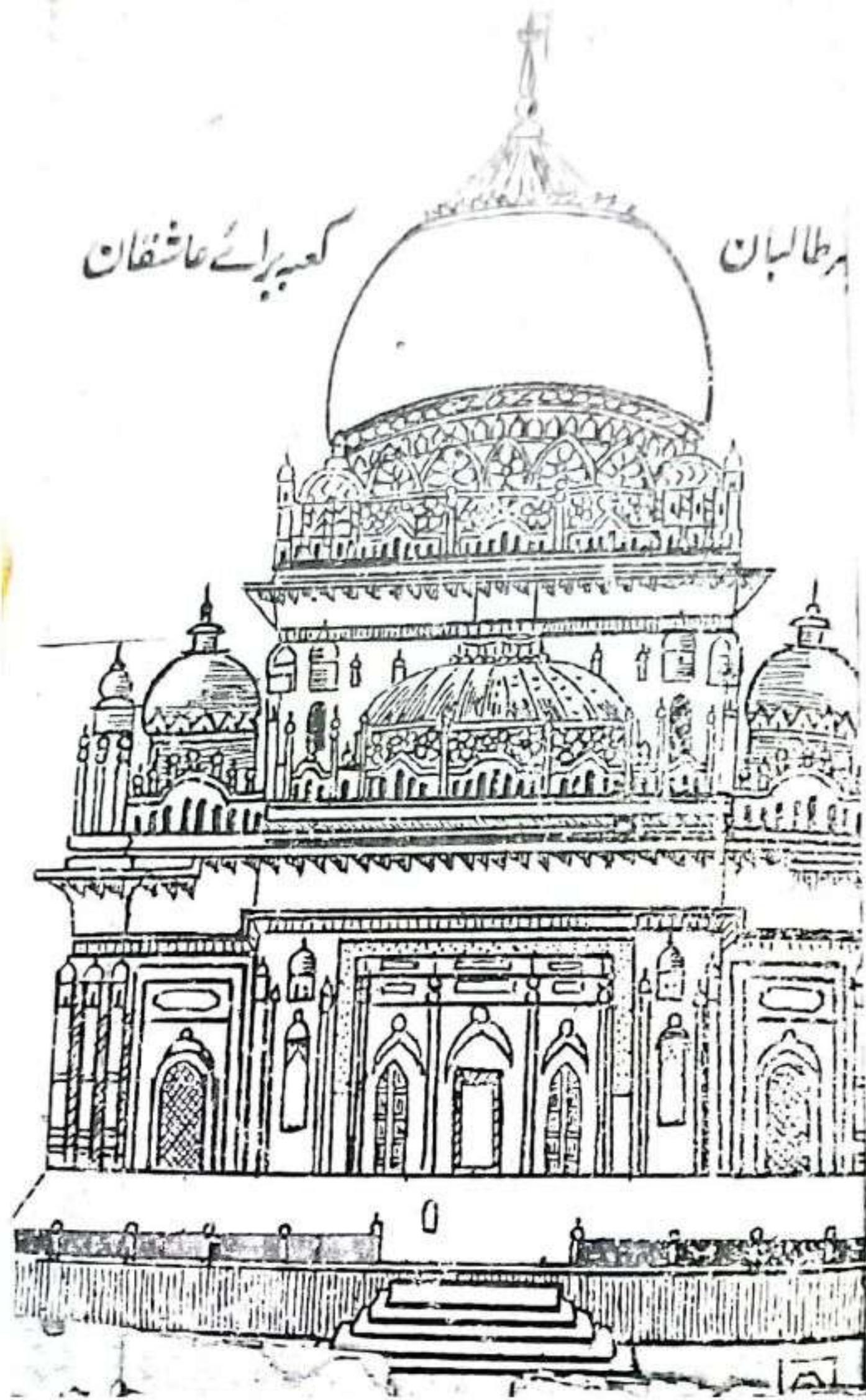
عمری پیشے کی ۱۹۵۴ء۔ تاریخ کو محفل میلاد شریف اور بشرط روتاں مہم بچرہ ہوا۔ متن طبع پر علی اللہ بیان حقل سرکار عالم پناہ کا ہوتا ہے اور اسی صفحہ میں پر کم کو خزار صہرا کو پر جلوں کے سامنے پڑا۔ پیش کی جانی سہی اور مادہں عکھڑر مغرب پر قل

چوتا سہمنے۔

ماہ محرم از نکیم ما وہم لنگر خلیلیم و فاتحہ شہزاد کر بلاد از ہنفیم تا وہم

سیل و لشکر خانه بیلاد و از هم تا دهم میالس عزا - ۲۸ - جمادی مرام
 آغاز عرس ماه صفر میلاد شریعت و مجالس سمع یکم صفر
 المظفر میگیرد امتنان پر قل سر کار عالم نپاید. بعد نماز ظهر
 جلوس صندل و چادر و غسل مرزا مقدس - ۲۹ - صفر قل غلامان
 داری آخری چهار شبیه میلاد شریعت - ۲۸ - صفر ذکر شهادت
 امام حسن علیه السلام و مراسم چهل پنجم شهاده ذکر میباشد - تعریف سبیل
 مجلس از کمی تا دوازده هم ماه ربیع الاول روزاته بعد مغرب
 محفل میلاد شریعت - بارگوین ربیع الاول کو حابوس چادر
 فراز مبارک او زده شنی داشتند ای اشیائی ۱۱ - ربیع الثانی - محفل ذکر
 عوت پاک و رشنی مرزا در حب قتل حضرت خواجه غریب نوازه جمیری
 ندیم سره بزم اشیاعیان فاکته نبرگان شبی حضور امام الدین پیر

سلاسل قادریہ زرائقیہ چیخ شریف نظامیہ بوقت شب الشیازی
 ۳۔ رمضان بوقت شام ذکر رحلت حضرت خالون جنت
 رضنی اللہ عزیزہما۔ اکتوبر ۱۹۷۰ء شب رمضان شریف محل وفا تھم
 حضرت مولانا علی مسٹر کلٹش کرم اللہ عزیز ۲۷ رمضان۔ شریفہ
 ختم قرآن مجید در مسجد آستانہ شریف۔ یکم شوال چادر قل ولنگر
 سوئیان۔ ۱۔ ذی الحجه قربانی مسجاتب سحر کار عالم نپاہ دھا
 و آتش بازاری بست کا گڑوا قمری تاریخ یکم کوہ پیش ہوتا ہے۔
 ماہ چیت سدھی ۲۳ لغایتہ ۱۱ حجا فل سماع و آتش بازاری۔ فل
 و غسل قمار شریف۔ میلانا تک ۲۴ بدھی لغایتہ ۵ مراسم عمر شریف
 دسمبر ہر سال محرم چہلمین سرکاری تعریف علم مجلس سینیل لنگر کا انتظام
 شاہ سلطان احمد صناد ارتی سنا یت خوش عقیدگی سے کرتے ہیں اور جد
 مجاوری تعریف امام بالڑہ شہرات علی محترماً استانہ شریف انجام دیتی ہیں



کعبہ پر عاشقان

بسطامیان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مشکلہ حل کر خداوند مری بہری اور برمی حضرت مشکلات ملوکی
 احسن بصری و عبد الداود خواجہ خواجہ پرمیم اوسمم اور خداوند عزیزی
 اوایں الدین و خواجہ یعنی نجاشی باضعا خواجہ بو شحوق ابی احمد فرشانہ ولی
 خواجہ ناصر محمد ناصیر الدین قطب دین اور جناب پتو آجہ حاجی تمدنی عزیزی مدینی
 خواجہ عثمان ہاردنی معین الدین عثمان مخزن بہری بمجمع رائے خفی
 خواجہ سعید خواجہ طاوس والی نہدستی حضرت خواجہ معین الدین جشنی سعیدی
 قطب دین سعیدیار کا کی تہماںی سار کا اور فردی الدین لقب گنج شکر حسینی زاد
 حضرت خواجہ نظام اعم الدین مجبویت

اور مکال لین سر ارج الدین بیہن حضرت محمد راجن اور جمال الدین بیہن
 شیخ محمد حسن خواجہ محمد بیہان
 اور نظام الدین فخر الدین بیہن حضرت شاہ جمال الدین بیہن
 حضرت شاہ بلطفہ رامپوری حشیر
 حضرت حاجی حافظہ سید راشد علی
 آفتاب مشرقی و ماہتاب مغربی
 از برائے خاطر کل انبیاء والیم
 یا خدا بیدم کے براہمی مقصودی

سُبْحَانَ رَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَنَا شَرِيكٌ
 يَا أَكَمَّ الْأَكْمَالِ يَا أَنْبِيَا الْأَنْبِيَاءِ وَيَا أَوْلَى
 از پے خاطر بولیتمی اور علی مرتضی حضرت یعنیں پن
 حضرت عبدالمامن صدیقہ م اویا اور امام باقر و عبیر جوان بائی

یا خدا میرا مام کاظم موسی صا خواجہ معروف کر خی تبر سقطی ولی
 ہم جنید و شبلی عبید لاحد ہم بالفوج بوا الحسن ہم لاسم عبید پشوای ہرلی
 مہسند کل باکی بازار نہ ہبڑا ہ خدا غوث اعظم فاطح عالم داہم ہو علی
 عبید الرازق ولی سید محمد باکی بازار سید احمد راپ پیرت در شہزادی علی
 شاہ موسی سید حسین بلو العباس شاہ اور رہبا ر الدین ولی سید محمد قادری
 حضرت شاہ جلال قادری و شفیعیہ اور فردیہ بکر ابراہیم شاہ ملستانی موسی
 شاہ بزرگ اور امام ائمہ ولی حق نما شاہ حسین بن حاصب ائمہ ولی حق نما
 حضرت شاہ بہادریت اور شم عبید الصدر حضرت شاہ بکر الهمی
 ہون گر حمامی و عالمین نجات ائمہ حضرت حاجی جناب سید زین حادم علی
 مرتضیٰ حق حقيقة و ان امام لا اولیا سید مسعودی جناب حاجی دار علی
 بجزء منظوم ہون مقبول سید علی کرنگل قادری زلائق حبی نظری امامی و آرثی

تھریڑا دلپڑ رازِ رشیات خامہ پورا میت شہادت میں
 اطراف پر فخر الکمال اجنبی مولانا شاہ محمد فراختر شاہ
 شاہ محمدی الحنفی سجادہ دین فخر حضرت شاہ محمد حنفی
 قدس سرہ اللہ آبادی

صفاتے مال مل ہیں نور ہی جہر قصوت کا
 جسے عرفان ہو صدقہ سمجھ لے و تعارف کا

تعارف

میرے خیال میں کئی نوع سے بھی تعارف کا محتاج نہیں
 مولف یا مصنف میرے پرائی دوست سراج الشواجہ
 پیدا م شاد صاحب دار می اپنی تولیت میں کسی کے دست

نہیں۔ کتاب جنکے لئے لکھی گئی۔ ہے یعنی تصویرِ حق و عشق
حضرت خواجہ دارِ رشد پاک روحِ الٰہ روحِ حمد و اوصالِ دینا
برد و فیوضہ اپنے عمارت اور صارف میں آئیتہ سنتے زیادہ
روشن اور آفتابِ الصدق انتہار سے بڑھ کر بیٹھنے ہیں۔

پھر میں کیا اور میری آنحضرتیں ہی کیا پڑھو ماہنہ ٹبر می بات
جونوگ غرفائیں چاہئے ہیں ان احرافِ مہداں کے پھر
کی راہ پھیلیں اور سویدائی ولی میں ججر سود کی پھی زایدِ تبلیان نہ
پایہ میں آتا ہے کسی سستے پوچھیں و مرثا سی تعارف ”ستہ سب
زندگی عرقائیں عاصل کریں۔ اللہ مذکور بیٹھی ہو گئی۔

بُخُود

لقریط از شیخ طبع عالی سی فاضل حمتا زارا فاضل
 مولانا سید طقر حسین صاحب است چشم ام آبادی
 ٹبید مولوی سید امیر ہائی اسمکول ایڈن

الحمد لله الذي منه الهدایة والیه النهاية والسلام
 قل لرسول الله الذي ارسل إلى كافة الخلق للهدایة
 أبا العبد - باين هستي دکناني که مرن وارصم ہنی ارزد که ہاؤ ہو جے
 رندانہ برآرم و نفرش مستانہ دراندانہ ملاما دمیکی نسیم عمر ایکیز اندر پرستا
 بوزد و قلوب پرمان را بشگفتہ سخن در کارست و آشو بیدگی ہنجا
 فرد فرعنک ہنور و خوش در تاب و خوشندگی خور شیر محمدت اہورا

۵

ایہ

دین ہے
پرستا

دریا

لہا سے
کتابِ اعیاث سبت یاد خسوس عمارت میکشان
لہا جنبا سرمهی از لائے بینا لیش سرمهت و تاری درونان
لہ آدمی اش کی از بیرونہ کشان را وقیع است مصنفسن از اس آندہ
کار است و عمد و تشریش کیا رخیا ز - نمی دانم چہ کنم چہ نام
روانے گفارش وردانے خامہ پر کارش دلم از جابرود
السلام نمی سوختانہ بارے گفارزادارم نہ سرسامان مدحت طراز
برم سکوت رو مهرو آزرم من سکت نجایا

شہنشہ دب المختفی

اس کتاب کے جملہ حقوق تحقیق مطبع محفوظ ہیں -
زد صاحب بلا اجازت تقصیر طبع لغراوین در نہ بجا فایدہ نقشان
اوٹھا یعنی

اقوال زرین

کتاب نہ البعض انبیاء کرام و اولیا و ذہبی احرار
 فلا سفه یورپ دایشیا حکماء یونان و روم و دیگر شاعر عالم
 کے ایسے منتخب اخلاقی اور مذاہشرتی اقوال پیغماونہ
 دلپیغمبر کے انمول جواہرات کا بیش بہا خزانہ ہے جنک کو بلانہ
 مبالغہ ساری دنیا کے بہترین و ناعنوں کا تجمیع ہے سرمایہ کہا
 جاسکتا ہے اور جنکے مطلع ہے سے شرمند بائیان اندازہ و
 ملت اور تھیر ہو کر ایک انسان کا مل جس سکتا ہے۔

یقینستہ احمد علاء الدین احمد

بیانے کا پتہ - محمد پیغمبر الیاذن شہنشہ میں پریس آگہ

